پانچ زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی اور انگلش) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت

Faizan-e-Madina | Monthly Magazine | رنگین شمارہ

ماہنامہ فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جنوری 2022ء / جمادی الاولیٰ / جمادی الاخریٰ 1443ھ

غارِ ثور

نیک رشتہ ملنے کے لئے

جن لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہو کر ٹوٹ جاتی ہو وہ نمازِ فجر کے بعد یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام 312 بار پڑھ کر اپنے لئے نیک رشتہ ملنے کی دعا کریں، اِن شآءَ اللہ جلد شادی ہو اور خاوند بھی نیک ملے۔ (مینڈک سوار بچھو، ص24)

چوری سے محفوظ رہے

سورۂ توبہ لکھ یا لکھوا کر پلاسٹک کوٹنگ کروا کر اپنے سامان میں رکھئے، اِن شآءَ اللہ چوری سے محفوظ رہے گا۔

(چڑیا اور اندھا سانپ، ص29)

کوڑھ اور پیلیا

سورۂ بیّنۃ پڑھ کر بَرَص و یَرقان (یعنی کوڑھ اور پیلیا) والے پر دَم کریں اور لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ کھانے پر دونوں وقت یہ سورت صحیح خواں (یعنی دُرست پڑھنے والے) سے پڑھوا کر دَم کر کے کھلائیں خدا چاہے بہت زیادہ فائدہ ہو۔ (کام کے اوراد، ص3)

بینائی کی حفاظت کے لئے

پانچوں نمازوں کے بعد گیارہ مرتبہ "یَانُوْرُ" پڑھ کر دونوں ہاتھوں کے پوروں پر دَم کر کے آنکھوں پر پھیر لیجئے۔

(جنّتی زیور، ص606)

سیب دَم کروانے کی برکت

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ! میرا نام محمد نواز عطّاری ہے، میرے چچا کے بیٹے فیاض احمد جن کی شادی ہوئے تقریباً سات سال ہو گئے تھے اور وہ اولاد کی نعمت سے محروم تھے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جانشینِ امیرِ اَہلِ سنّت حضرت مولانا الحاج ابو اُسید عبید رضا عطّاری مدنی مُدَّظِلُّہُ العالی سے 2018 میں سیب دَم کروا کر کھلایا تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ بچّی کی ولادت ہوئی ہے۔ محمد نواز عطّاری (رکن کابینہ مجلس ائمہ کرام، ایبٹ آباد زون، لاہور ریجن)

نوٹ: سیب دَم کروانے کے لئے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی کے ان دو نمبرز پر رابطہ کرسکتے ہیں:

02138696333 UAN: +92 21111252692

بفیضانِ نظر سید الائمہ، کاشف الغمہ، امامِ اعظم، حضرت سیدنا
امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنت، مجددِ دین وملت، شاہ
امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنت حضرت
علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

ماہنامہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

جنوری 2022ء | جلد: 6
شمارہ: 01

مہ نامہ فیضانِ مدینہ دھوم مچائے گھر گھر
یا رب جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ)

ہیڈ آف ڈیپارٹ: مولانا مہروز علی عطاری مدنی
چیف ایڈیٹر: مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی
نائب مدیر: مولانا ابو النور راشد علی عطاری مدنی
شرعی مفتش: مولانا جمیل احمد غوری عطاری مدنی

ہدیہ فی شمارہ: سادہ: 50 رنگین: 100
سالانہ ہدیہ مع ترسیلی اخراجات:
سادہ: 1200 رنگین: 1800
ممبر شپ کارڈ (Member Ship Card)
12 شمارے رنگین: 1100 12 شمارے سادہ: 550
نوٹ: ممبر شپ کارڈ کے ذریعے پورے پاکستان میں مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ سے 12 شمارے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے
Call: +922111252692 Ext:9229-9231
Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ایڈریس: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

گرافکس ڈیزائنر: یاور احمد انصاری / شاہد علی حسن
https://www.dawateislami.net/magazine
☆ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اس لنک پر موجود ہے۔

آراء وتجاویز کے لئے
+922111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ؕ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مسلمان جب تک مجھ پر دُرُود شریف پڑھتا رہتا ہے فرشتے اُس پر رحمتیں بھیجتے رہتے ہیں، اب بندے کی مرضی ہے کم پڑھے یا زیادہ۔ (ابن ماجہ، 1 / 490، حدیث: 907)

حمد

فکر اَسْفَل ہے مری مرتبہ اَعْلیٰ تیرا
وَصف کیا خاک لکھے خاک کا پتلا تیرا

ہر جگہ ذِکر ہے اے واحد و یکتا تیرا
کون سی بَزْم میں روشن نہیں اِکّا تیرا

خِیْرہ کرتا ہے نگاہوں کو اُجالا تیرا
کیجئے کونسی آنکھوں سے نظارہ تیرا

ہیں ترے نام سے آبادی و صحرا آباد
شہر میں ذِکر ترا دَشت میں چرچا تیرا

بے نوا مُفلس و محتاج و گدا کون کہ میں
صاحبِ جُود و کرم وَصف ہے کس کا تیرا

اتنی نسبت بھی مجھے دونوں جہاں میں بس ہے
تو مرا مالک و مولیٰ ہے میں بندہ تیرا

اب جماتا ہے حسنؔ اُس کی گلی میں بستر
خوبرویوں کا جو محبوب ہے پیارا تیرا

از برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ
ذوقِ نعت، ص 19

مَنْقَبَت

بہتری جس پہ کرے فَخْر وہ بہتر صدّیق
سَرْوَری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدّیق

سارے اصحابِ نبی تارے ہیں امّت کے لئے
ان ستاروں میں بنے مِہْرِ مُنَوَّر صدّیق

ان کے مدّاح نبی ان کا ثنا گو اللہ
حَق اَبُوالْفَضْل کہے اور پیغمبر صدّیق

بال بچوں کے لئے گھر میں خدا کو چھوڑیں
مصطفےٰ پر کریں گھر بار نچھاور صدّیق

ایک گھر بار تو کیا غار میں جاں بھی دیدیں
سانپ ڈستا رہے لیکن نہ ہوں مُضْطَر صدّیق

کہیں گرتوں کو سنبھالیں کہیں رُوٹھوں کو منائیں
کھودیں اِلْحاد کی جڑ بعدِ پیغمبر صدّیق

تو ہے آزاد سَقَر سے ترے بندے آزاد
ہے یہ سالکؔ بھی ترا بندۂ بے زَر صدّیق

از مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ
دیوانِ سالک، ص 41

مشکل الفاظ کے معانی: **اَسْفَل:** ادنیٰ، پست۔ **بَزْم:** محفل۔ **اِکّا:** شمع دان۔ **خِیْرہ:** حیران، پریشان۔ **دَشت:** صحرا۔ **خوبرویوں:** خوبرو کی جمع، حسینوں۔ **مِہْرِ مُنَوَّر:** روشن سورج۔ **حَق:** مراد اللہ پاک کی ذات۔ **اَبُوالْفَضْل:** فضیلت والا۔ اس آیت کی طرف اشارہ ہے: ﴿وَلَا یَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں۔ (پ18، النور: 22) **مُضْطَر:** بے چین، پریشان۔ **اِلْحاد:** بے دینی، اسلام سے پھر جانا۔ **سَقَر:** دوزخ۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ اور رضائے الٰہی

مفتی محمد قاسم عطاری*

اِرشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا الْاَتْقَىۙ الَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰىۚ وَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰۤىۙ اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى﴾ ترجمۂ کنزُالعرفان: اور عنقریب سب سے بڑے پرہیزگار کو اس آگ سے دور رکھا جائے گا۔ جو اپنا مال دیتا ہے تاکہ اسے پاکیزگی ملے اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جانا ہو۔ صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لئے اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہو جائے گا۔ (پ30، الّیل: 17تا21)

شانِ نزول: جب حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ کو بہت مہنگی قیمت پر خرید کر آزاد کیا تو کفار کو حیرت ہوئی اور اُنہوں نے کہا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایسا کیوں کیا؟ شاید بلال کا اُن پر کوئی اِحسان ہوگا، جو اُنہوں نے اتنی مہنگی قیمت دے کر انہیں خریدا اور آزاد کر دیا۔ اِس پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ان میں یہ ظاہر فرما دیا گیا کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا یہ فعل محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے ہے کسی کے اِحسان کا بدلہ نہیں اور نہ اُن پر حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ وغیرہ کا کوئی احسان ہے۔ (تفسیر خازن، 4/385)

حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے علاوہ بھی بہت سے لوگوں کو اُن کے اسلام کی وجہ سے خرید کر آزاد کیا، جیسے حضرت عامر بن فُہیرہ، حضرت اُمِّ عُمَیس اور حضرت زُہرہ رضی اللہ عنہم۔

مفسرین کا اِجماع: امام علی بن محمد خازِن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام مفسرین کے نزدیک اِس آیت میں سب سے بڑے پرہیزگار سے مراد "حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ" ہیں (اور یہ آیت آپ رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی ہے۔) (تفسیر خازن، 4/384)

اِن آیاتِ مبارکہ میں افضل الناس بعد الانبیاء، سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے فضائل کے انوار جگمگا رہے ہیں۔ اُن میں سے کچھ لمعات و انوار یہ ہیں۔

پہلی فضیلت: دنیا میں سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سے کوئی گناہ سَرزَد نہ ہوگا، کیونکہ دنیا میں ایسے بہت سے متقی گزرے ہیں جنہوں نے کبھی کسی گناہ کا اِرتکاب نہیں کیا، یعنی متقین کی اعلیٰ قسم میں ایسے لوگ موجود رہے ہیں، تو جو سب سے بڑے متقی ہیں، اُن سے گناہ کا ارتکاب کیسے ہو سکتا ہے، پھر آپ رضی اللہ عنہ کی سیرت کا مطالعہ کرنے والوں پر بھی یہ فضیلت واضح ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی مبارک زندگی میں کسی گناہ کا اِرتکاب نظر نہیں آتا، بلکہ نیکی کے کاموں پر دوسروں سے سبقت لے جانے کا پہلو ہی غالب دکھائی دیتا ہے۔

دوسری فضیلت: سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو جہنم سے بہت دور رکھا جائے گا، جیسا کہ آیت ہی میں فرمایا: ﴿وَ سَیُجَنَّبُهَا﴾ ترجمہ: "عنقریب اُس کو آگ سے دور رکھا جائے گا۔" نیز صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ تو ویسے بھی اُن ہستیوں میں سے ہیں، جن کے بارے میں فرمایا گیا کہ جہنم کی معمولی سی آہٹ تک نہ سنیں گے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِّنَّا الْحُسْنٰۤىۙ اُولٰٓىٕكَ عَنْهَا مُبْعَدُوْنَۙ لَا یَسْمَعُوْنَ حَسِیْسَهَاۚ وَ هُمْ فِیْ مَا اشْتَهَتْ اَنْفُسُهُمْ خٰلِدُوْنَۚ لَا یَحْزُنُهُمُ الْفَزَعُ الْاَكْبَرُ وَ تَتَلَقّٰىهُمُ الْمَلٰٓىٕكَةُؕ هٰذَا یَوْمُكُمُ الَّذِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ﴾ ترجمہ: بیشک جن کے لیے ہمارا بھلائی کا

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

وعدہ پہلے سے ہو چکا ہے وہ جہنم سے دور رکھے جائیں گے۔ وہ اُس کی ہلکی سی آواز بھی نہ سنیں گے اور وہ اپنی دل پسند نعمتوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں سب سے بڑی گھبراہٹ غمگین نہ کرے گی اور فرشتے اُن کا اِستقبال کریں گے کہ یہ تمہارا وہ دن ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔ (پ17، الانبیاء:101تا103)

تیسری فضیلت: جہنم سے دور رکھے جانے میں اُن کے لیے جنّتی ہونے کی بشارت بھی ہے کیونکہ جن کی نیکیاں اور برائیاں برابر ہیں، اُن میں سے بعض کے لیے تو مقامِ اَعراف ہے، جو جنت و جہنم کے درمیان ہے، لیکن اہلِ تقویٰ میں جسے جہنم سے بچنے کی بشارت ہو، اُس کے لیے دوسرا مقام جنت ہی ہے۔ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ﴾ ترجمہ: تو جسے آگ سے بچالیا گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا تو وہ کامیاب ہوگیا۔ (پ4، اٰل عمرٰن:185) پھر خصوصاً تقویٰ نَفْس کی بری خواہشات سے بچنے ہی کا نام ہے اور ایسوں کیلئے جنت کی صریح بشارت ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ اَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَ نَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۙ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰى ؕ﴾ ترجمہ: اور وہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اور نفس کو خواہش سے روکا، تو بیشک جنت ہی ٹھکانہ ہے۔ (پ30، النّٰزعٰت:40، 41) بلکہ جنّت کی اصل تیاری ہی متقین کیلئے ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿وَ سَارِعُوْۤا اِلٰى مَغْفِرَةٍ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَ الْاَرْضُۙ اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ۙ﴾ ترجمہ: اور اپنے رب کی بخشش اور اس جنت کی طرف دوڑو جس کی وسعت آسمانوں اور زمین کے برابر ہے۔ وہ پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ (پ4، اٰل عمرٰن:133)

چوتھی فضیلت: سیّد المرسلین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی امت میں سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں کہ ﴿الْاَتْقَى﴾ کا لفظ باتفاقِ امت آپ کے لیے ہے۔

پانچویں فضیلت: آیت سے آپ کا تمام امت سے افضل ہونا بھی معلوم ہوا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب سے بڑا متقی قرار دیا اور سب سے بڑے متقی کو اللہ رب العالمین نے خود ہی سب سے افضل و اکرم قرار دیا ہے، چنانچہ قرآنِ مجید میں فرمایا: ﴿اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔ (پ26، الحجرات:13)، نیز تقویٰ کا مقام دل ہے، جیسا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وَالْاِیمَانُ فِی الْقَلْبِ، ثُمَّ یُشِیرُ بِیَدِهٖ اِلٰى صَدْرِهٖ وَیَقُولُ: اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا، اَلتَّقْوٰى هَاهُنَا ترجمہ: ایمان دِل سے متعلقہ مخفی چیز ہے۔ پھر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور دومرتبہ فرمایا: تقویٰ یہاں ہوتا ہے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، 6/159)

جب تقویٰ کا مقام دل ہے تو صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے مبارک دل کا حال سنیے، امام غزالی علیہ الرَّحمہ نے بطورِ حدیث مرفوع اور حکیم ترمذی نے قولِ ابوبکر بن عبد اللہ المُزَنی کے طور پر نقل کیا، فرمایا: ما فضلکم ابوبکر بکثرۃ صیام ولا صلاۃ ولکن بسر وقر فی صدرہ یعنی ابو بکر تم لوگوں سے نماز اور روزے کی کثرت کی وجہ سے آگے نہیں نکلے، بلکہ اُس چیز کی وجہ سے آگے نکلے ہیں، جو ان کے دل میں قرار پکڑے ہوئے ہے، (یعنی قوتِ ایمانی، معرفتِ ربانی اور تقویٰ و خشیتِ الٰہی) (احیاء العلوم، 1/100) آپ رضی اللہ عنہ کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم سے افضل ہونے پر اہلِ سنت کا اِجماع ہے، چنانچہ عقائدِ نسفیہ میں ہے: افضل البشر بعد نبینا ابوبکر الصدیق ثم عمر الفاروق ثم عثمان ذوالنورین ثم علی رضی اللہ عنہم وخلافتھم علی ھذا الترتیب ایضا یعنی ہمارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد (امتِ محمدیہ میں) سب سے افضل ابوبکر صدیق پھر عمر فاروق پھر عثمان ذوالنورین پھر علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہم ہیں اور اُن کی خلافت بھی اِسی ترتیب سے ہے۔ (العقائد النسفیۃ مع شرحہ للتفتازانی، ص321)

چھٹی فضیلت: حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے تمام صدقات و خیرات قبول اور اعلیٰ درجے کے اِخلاص پر مبنی ہیں، اِس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کے راہِ خدا میں دیئے گئے ہر مال کے متعلق فرمایا کہ اس کا مقصد دِکھاوا اور ریاکاری نہیں، بلکہ ﴿یَتَزَكّٰى﴾ ہے، یعنی "تاکہ اسے پاکیزگی ملے" اور اللہ تعالیٰ اچھی نیت والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا، چنانچہ فرمایا: ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۙ﴾ ترجمہ: بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں فرماتا۔ (پ11، التوبۃ:120) پھر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال خرچ کرنے پر بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو جائے گا، چنانچہ فرمایا: ﴿وَ لَسَوْفَ یَرْضٰى ۠﴾ ترجمہ: بیشک قریب ہے کہ وہ

خوش ہوجائے گا۔(پ30، الیل:21) نیز آپ رضی اللہ عنہ کے اعلیٰ درجے کے اخلاص کی گواہی اللہ تعالیٰ نے یوں دی ہے، فرمایا: ﴿اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰىۚ﴾ ترجمہ: صرف اپنے سب سے بلند شان والے رب کی رضا تلاش کرنے کے لیے (وہ اپنا مال خرچ کرتا ہے)۔ (پ30، الیل:20)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے خوبصورت مشابہت!

اللہ تعالیٰ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بطورِ خاص خوش کر دینے کا مژدہ سناتے ہوئے فرمایا: ﴿وَلَسَوْفَ یَرْضٰى﴾ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہوجائے گا۔ یعنی بیشک قریب ہے کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ اُس نعمت و کرم سے خوش ہوجائیں گے جو اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں عطا فرمائے گا۔ (خازن، 4/385) اس بشارت میں ایک خوبصورت پہلو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ارشاد فرمایا: ﴿وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰىؕ﴾ اور بیشک قریب ہے کہ تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا کہ تم راضی ہوجاؤ گے۔ (پ30، الضحیٰ:5) اور صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے لیے فرمایا: ﴿وَلَسَوْفَ یَرْضٰى﴾ اور بیشک قریب ہے کہ وہ خوش ہوجائے گا۔ طرزِ کلام دونوں مقبولوں سے یکساں ہے۔ سُبْحٰنَ اللہ۔

مَدَنی رسائل کے مُطالعہ کی دُھوم

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے صفرُ المظفر اور ربیعُ الاوّل 1443ھ میں درج ذیل مَدَنی رسائل پڑھنے / سننے کی ترغیب دلائی اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازا: (1) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 21 صفحات کا رِسالہ ”98 سنّتیں اور آداب“ پڑھ یا سُن لے اُسے سنتوں کی چلتی پھرتی تصویر بنا اور اُسے اور اُس کی آنے والی نسلوں کو بھی سچا عاشقِ رسول بنا۔ اٰمین (2) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 40 صفحات کا رِسالہ ”حسن و جمالِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ پڑھ یا سُن لے اُسے مرتے وقت اپنے پیارے پیارے حسین و جمیل آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا جلوہ دِکھا اور اُس کی بے حساب مغفرت فرما۔ اٰمین (3) یاربَّ المصطفےٰ! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”فیضانِ امام احمد بن حنبل“ پڑھ یا سُن لے اُسے بُرے خاتمے سے بچا، مدینے میں محبوبِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے جلووں میں شہادت کی موت نصیب فرما۔ اٰمین (4) جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت حضرت مولانا عبید رضا عطّاری مدنی دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ نے رِسالہ ”اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنّت“ پڑھنے / سننے والوں کو یہ دُعا دی: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رِسالہ ”اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنّت“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے ولیِ کامل اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے فیضانِ رضا سے مالا مال فرما کر بے حساب مغفرت سے نواز دے۔ اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رِسالہ	پڑھنے / سننے والے اسلامی بھائی	اسلامی بہنیں	کل تعداد
98 سنّتیں اور آداب	22لاکھ64ہزار748	7لاکھ38ہزار753	30لاکھ3ہزار501
حسن و جمالِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم	22لاکھ95ہزار13	7لاکھ24ہزار497	30لاکھ19ہزار510
فیضانِ امام احمد بن حنبل	22لاکھ56ہزار110	7لاکھ59ہزار306	30لاکھ15ہزار416
اعلیٰ حضرت اور امیرِ اہلِ سنّت	23لاکھ48ہزار802	7لاکھ39ہزار340	30لاکھ88ہزار142

بیماریوں اور دکھوں کی بہترین دوا

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مدنی*

آخری نبی مکی مدنی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: خَیْرُ الدَّوَاءِ الْقُرْآنُ یعنی قراٰن پاک بہترین دوا ہے۔[1]

اللہ پاک نے قراٰنِ کریم ہمارے لئے شِفا اور رحمت بنا کر اُتارا ہے۔[2] اِس بنا پر قراٰن کریم ہمارے جسم اور دل و روح سب کیلئے شفا ہے۔[3] اب چاہے بیماری ظاہری ہو یا باطنی، حسی ہو یا معنوی، اس کے خاتمے کے لئے قراٰنِ کریم بہترین دوا ہے۔[4]

قراٰنِ کریم کے نزول کے زمانے کا جائزہ لیجئے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ اُس وقت جہالت و گمراہی کی وجہ سے کُفر و شرک اور دیگر کئی معاشرتی بُرائیوں نے وبا کی صورت اختیار کی تو ایسے موقع پر آیاتِ قراٰن رحمت و شِفا بَن کر اُتریں، جس جس نے درس گاہِ نبوت میں بیٹھ کر رحمتِ قراٰن سے فائدہ اُٹھایا اُس کا شمار ”انعام یافتہ بندوں“ میں ہوا اور اُسے ہدایت و راہنمائی کے لئے مینارۂ نور قرار دیا گیا۔

عہدِ رسالت ہی سے دکھوں اور ظاہری بیماریوں کے لئے قراٰنِ حکیم کو بہترین دَوا کے طور پر متعارف (Introduce) بھی کروایا گیا اور اِس سے علاج کرنے کا بھی سلسلہ شروع ہوگیا، اُس عہد کے پانچ واقعات ملاحظہ کیجئے:

1 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: سورۂ فاتحہ ہر مرض کی دوا ہے۔[5] اس سورہ کا ایک نام ”شافیہ“ اور ایک نام ”سورۃُ الشفاء“ ہے، اس لئے کہ یہ ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔[6]

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا ایک قافلہ عرب کے کسی قبیلے میں گیا تو اِسی دوران قبیلے کے سردار کو بچھو نے ڈنک مار دیا، ایک صحابی نے درد والی جگہ پر اپنا لُعاب لگایا اور سورۂ فاتحہ پڑھ کر دَم کیا تو دَرد فوراً ختم ہو گیا۔[7]

2 ایک شخص نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حلْق یعنی گلے میں درد کی شکایت کی تو آپ نے اِرشاد فرمایا: قراٰن پڑھنا اختیار کرو۔[8]

3 رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں جس کو تم دنیاوی پریشانی یا مصیبت کے وقت پڑھو تو وہ پریشانی دور ہو جائے؟ عرض کی گئی جی ہاں یارسولَ اللہ ضرور بتائیے! تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ حضرت یونس کی دعا ”لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ“ ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ آیۂ کریمہ: ”لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ“ اسمِ اعظم ہے اس کے ساتھ جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔[9] یہ

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

قرآنی دُعا آیتِ کریمہ کہلاتی ہے اور بلاؤں کے خاتمے کے لئے بہت مفید ہے۔[10]

4 حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے دَم کرنے سے ایک بیمار کو آرام آگیا۔ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آپ سے فرمایا: اُس کے کان میں کیا پڑھا؟ تو آپ نے سورۂ مُؤمنون کی آیت 115 تا اختتام تک سنادی۔ ارشاد فرمایا: یقین رکھنے والا شخص اِسے پڑھ کر پہاڑ پر دم کردے تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوجائے۔[11]

5 حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: جس مرض میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی روح قبض کرلی گئی تھی، اس مرض میں آپ سورۂ فَلَق اور سورۂ نَاس پڑھ کر اپنے اوپر دَم فرماتے تھے اور جب طبیعت زیادہ ناساز ہوئی تو میں وہ سورتیں پڑھ کر آپ پر دَم کیا کرتی اور خود آپ کے ہاتھ کو پھیرتی کیونکہ وہ (میرے ہاتھ سے زیادہ) بابرکت ہے۔[12]

دُکھ اور بیماری دور کرنے کے چند قرآنی علاج

حضرت سیّدُنا صالح مُرّی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میری اہلیہ کو فالج ہوا تو میں نے قراٰنِ پاک سے کچھ پڑھ کر اسے دَم کیا چنانچہ اسے اِفاقہ ہوگیا۔ غالباً میں نے یہ بات حضرت قطّان رحمۃُ اللہ علیہ کو بتائی تو آپ نے کہا: مجھے اس بات پر کوئی تعجب نہیں، خدا کی قسم! اگر آپ مجھے یہ بتاتے کہ میں نے ایک مُردہ پر قراٰن سے کچھ پڑھ کر دَم کیا اور وہ زندہ ہوگیا تو مجھے تب بھی اس پر تعجب نہ ہوتا۔[13] حقیقت بھی یہ ہے کہ اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں بہت تاثیر رکھی ہے۔ بزرگانِ دین کے بیان کردہ چند قرآنی علاج ملاحظہ کیجئے:

1 **سورۃُ النِّسآء کی برکتیں:** گھر کو قبضے سے بچانے کے لیے سورۂ نسآء لکھ کر لٹکا دیجئے۔ بارش یا آبِ زم زم پر یہ سورت دَم کرکے خوف زدہ کو پلا دیجئے، خوف دور ہوجائے گا۔ سوتے وقت اس سورت کی تلاوت احوال کی درستی، امیدیں پوری ہونے، قبولیتِ دعا اور رزق و برکت کا سبب ہے۔[14]

2 **سورۃُ المآئدۃ کی برکتیں:** جہاں یہ سورت لکھ کر لگادی جائے وہ گھر چوری سے محفوظ رہے گا۔ اس سورت کو پانی پر دم کرکے پی لینے سے پیاس سے حفاظت رہتی ہے۔ سوتے وقت اس سورت کو پڑھنے والے کی دعا قبول ہوتی اور اُسے برکت ملتی ہے۔[15] 3 **سورۃُ الاَنعام کی برکتیں:** اس سورت کی پہلی آیت سات مرتبہ پڑھ کر دم کرنے سے جسمانی تکلیف دور ہوتی ہے۔ اس سورت کو زعفران یا زعفرانی رنگ سے لکھ کر چھ دن پینے سے تلّی کی بیماری اور دیگر جسمانی تکلیفیں ختم ہوجاتی ہیں۔ دو رکعت نفل میں اس سورت کی تلاوت کرنے اور اس کے بعد عافیت مانگنے والا آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔ سوتے وقت سورۂ اَنعام پڑھنے والے کے مویشی، اونٹ وغیرہ میں برکت ہوتی ہے۔[16] 4 **سورۃُ الاَعراف کی برکتیں:** زعفران سے اس سورت کو لکھ کر بطورِ تعویذ پہننے والا بد نظری، دانت اور دل کی تکلیف اور بچھو و سانپ کے ڈسنے سے محفوظ رہے گا۔[17] سورۂ اَعراف کی آیت 201 کو بکری کی کلیجی پر دَم کرکے کھانے سے نظر کی کمزوری دور ہوتی ہے۔[18]

5 **آیاتِ شفا کی برکتیں:** رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امام قشیری کے خواب میں تشریف لاکر فرمایا: کیوں غم زدہ ہو؟ عرض کی: میرا بیٹا بیمار ہے، اُس کی حالت نازک ہے۔ ارشاد فرمایا: آیاتِ شفا[19] سے تمہارا دھیان کہاں ہے؟ چنانچہ (بیدار ہوکر) آپ نے آیاتِ شفا تین مرتبہ پڑھ کر اپنے بچے پر دَم کیا جس کی برکت سے اُسے شفا مل گئی۔[20] 6 حضرت عبدالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سامان کی حفاظت کے لئے سورۂ حِجر کی آیت 9 لکھا کرتے۔[21] 7 امام شافعی رحمۃُ اللہ علیہ سے ایک شخص نے اپنی آنکھ کی بیماری کی شکایت کی تو آپ نے اُسے بِسمِ اللہ کے ساتھ "سورۂ قٓ کی آیت 22 اور حٰمٓ اَلسَّجْدَۃ کی آیت 44" لکھ کر عطا فرمائی جس کی برکت سے اُس کی یہ بیماری دور ہوگئی۔[22] 8 اللہ پاک کے ایک نیک بندے کو پیشاب میں تکلیف شروع ہوئی لہٰذا اس نے سورۂ واقعہ کی دو آیات: 5 اور

6، سورۂ حاقّہ کی آیت 14، سورۂ فجر کی آیت 21 ایک پرچے پر لکھی اور اُسے پانی میں ڈال کر پی لیا جس کی برکت سے اُس کو شفا ملی۔[23] (9) سورۂ رحمٰن لکھ کر پینا تلی کے مرض میں مفید ہے۔[24] (10) مریض کے پاس سورۂ مُجادلہ پڑھنے سے درد سے آرام ملے گا۔[25] (11) سورۂ لَیل پڑھ کر مرگی کے مریض کے کان میں دَم کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔[26]

قراٰن سے علاج کی چند شرائط: اَوراد و وظائف پڑھنے کی شرائط میں سے سات شرطیں نہایت ہی اہم اور ضروری ہیں، ان کے بغیر قراٰنی اعمال سے فوائد حاصل ہونے میں کمی آسکتی ہے۔ وہ شرائط یہ ہیں: (1) حلال لقمہ کھانا اور حرام غذاؤں سے بچنا (2) سچ بولنا اور جھوٹ سے ہمیشہ بچتے رہنا (3) نیت کو درست اور پاکیزہ رکھنا کہ ہر نیکی اللہ کریم ہی کے لیے کرنا (4) شریعت کے احکام کی پوری پوری پابندی کرنا (5) اللہ کریم کے دِین کے سُتونوں مثلاً قراٰن، کعبہ، نبی، نماز وغیرہ کی تعظیم اور بزرگانِ دِین کا ہمیشہ ادب واحترام کرنا (6) جو وظیفہ بھی پڑھیں دل کی حضوری (یعنی مکمل توجہ) کے ساتھ پڑھنا (7) جو عمل اور وظیفہ پڑھیں اس کی تاثیر پر پورا پورا یقین اور پختہ عقیدہ رکھنا۔ اگر شک وشبہ ہوا تو وظیفہ یا عمل میں اثر نہ رہے گا۔[27]

---

(1) ابن ماجہ، 4/116، حدیث: 3501 (2) پ15، بنی اسرائیل: 82 (3) فیض القدیر، 3/628 (4) شرح سنن ابن ماجہ للسیوطی، ص250 (5) سنن الدارمی، 2/538، حدیث: 3370 (6) تفسیر صاوی، 1/13 (7) بخاری، 4/30، حدیث: 5736 ملخصاً (8) شعب الایمان، 2/519، حدیث: 2580 (9) مستدرک، 2/183، 184، حدیث: 1907، 1908 (10) فضائل دعا، ص143 (11) الدعا للطبرانی، ص331، حدیث: 1081 (12) بخاری، 4/34، حدیث: 5751 (13) حلیۃ الاولیاء، 6/182، رقم: 8221 (14) نعت البدایات، ص249، 250 (15) نعت البدایات، ص250 (16) نعت البدایات، ص250، 251 (17) نعت البدایات، ص252 (18) نعت البدایات، ص252 (19) توبہ: 14، یونس: 57، نحل: 69، بنی اسرآءیل: 82، شعراء: 80، حم السجدۃ: 44 (20) البرہان للزرکشی، 1/517 (21) البرہان للزرکشی، 1/515 (22) البرہان للزرکشی، 1/516 (23) البرہان للزرکشی، 1/516 (24) الدر النظیم، ص102 (25) الدر النظیم، ص102 (26) الدر النظیم، ص106 (27) جنتی زیور، ص574۔

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2021ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محمد عرفان عطاری (جہلم) (2) اعظم غنی (جامعۃ المدینہ فیضان مدینہ لاہور) (3) محمد اسامہ عطاری (میانوالی)، انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) حضرت سیدنا قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ (2) انجبر (69) **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❁ اعجاز علی (کراچی) ❁ بنتِ مشتاق احمد (سیالکوٹ) ❁ بنتِ محمد صادق (کراچی) ❁ حافظ محمد اویس بٹ (نارووال) ❁ محمد سعد الدّین (رحیم یار خان) ❁ بنتِ ذوالفقار علی (لاہور) ❁ سعید احمد (گوجرانوالہ) ❁ فاروق احمد (سکھر) ❁ بنتِ شبیر احمد (کراچی) ❁ بنتِ خوشی محمد (ملتان) ❁ اویس گھٹی (جعفر آباد، بلوچستان) ❁ محمد جاوید (جامعۃ المدینہ دنیاپور)۔ ❁ بنتِ جاوید اقبال (ڈجکوٹ)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ نومبر 2021ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: (1) محسن رضا (خوشاب) (2) بنتِ عامر (گوجر خان) (3) ثام علی (ملتان)، انہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات:** (1) اس طرح یاد کیجئے، ص59 (2) حروف ملایئے، ص59 (3) چغلی، ص57 (4) افسوس ناک حادثہ، ص62 (5) چغلی، ص57۔ **درست جوابات بھیجنے والوں میں سے منتخب نام:** ❁ بنتِ محمد سہیل (کراچی) ❁ بنتِ عمر (لاہور) ❁ حسن شکیل (چشتیاں) ❁ عبد الرّحمٰن (گجرات) ❁ بنتِ انور (بہاولپور) ❁ کلیمُ اللہ (راجن پور) ❁ محمد واصف قادری (بستی ملوک) ❁ بنتِ شریف (کوٹ اڈو) ❁ بنتِ عمران (میانوالی) ❁ بنتِ رمضان (بھائی پھیرو) ❁ بنتِ محمد شفیق (جڑانوالہ)۔

مدنی مذاکرے کے سوال جواب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار قادری رضوی** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 9 سوالات وجوابات ضروری ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 کیا رُوح مَر جاتی ہے؟

سُوال: کیا بندے کی موت پر اُس کی رُوح بھی مَر جاتی ہے؟

جواب: بندے کی موت پر اُس کی رُوح مَرتی نہیں بلکہ بدن سے نکلتی ہے۔ ”موت“ بدن سے رُوح کے جُدا ہونے کا نام ہے۔ رُوح کی موت کا عقیدہ رکھنا گمراہی ہے۔

(بہارِ شریعت، 1/104-مدنی مذاکرہ، 12 محرم شریف 1440ھ)

2 اذان دینے والی مُرغی

سُوال: اگر مُرغی اذان دینے لگ جائے تو کیا اُس کے انڈے اور گوشت کھا سکتے ہیں؟

جواب: جو مُرغی اذان دیتی ہو اس کے انڈے اور گوشت کھانا بالکل جائز ہے۔ بعض لوگ ایسی مُرغی کو منحوس سمجھ کر ذَبح کر ڈالتے ہیں حالانکہ اُسے منحوس سمجھنا بدشگونی ہے اور بدشگونی لینا شَرعاً جائز نہیں۔ عوام میں ایسی اور بھی بہت سی باتیں مشہور ہیں مثلاً ماہِ صفر یا کسی خاص تاریخ کو منحوس سمجھنا، بِلّی آڑے آنے یا اُلٹی آنکھ پھڑکنے کو کسی مصیبت کا پیش خیمہ (یعنی مصیبت کی شروعات) بتانا وغیرہ وغیرہ یہ بدشگونی کی باتیں ہیں جن سے بچنا ضَروری ہے۔ اِس قسم کے وَہمی خیالات کے متعلق تفصیلی معلومات حاصِل کرنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی 127 صفحات پر مشتمل کتاب ”بدشگونی“ کا مُطالعہ کیجئے۔ (مدنی مذاکرہ، 5 محرم شریف 1440ھ)

3 نمازِ جنازہ میں سَلام کب پھیرا جائے؟

سُوال: نمازِ جنازہ میں سَلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہئے یا ہاتھ باندھے ہوئے بھی پھیر سکتے ہیں؟

جواب: نمازِ جنازہ میں سَلام ہاتھ چھوڑ کر پھیرنا چاہئے۔

(فتاویٰ رضویہ، 9/194-مدنی مذاکرہ، 19 محرم شریف 1440ھ)

4 اچار کھا کر مسجد میں جانا کیسا؟

سُوال: اچار کھا کر وُضو کرتے ہیں اس کے باوجود اس کی خوشبو مُنہ میں رہ جاتی ہے کیا اِس حالت میں مسجد میں جا سکتے ہیں؟

جواب: مسجد میں خوشبو ہونا تو منع نہیں ہے بلکہ اچھا کام ہے، اگر واقعی اچار میں خوشبو ہے تو یہ کھا کر مسجد آنے میں حرج نہیں۔ مگر اچار میں کچا لہسن یا کچی پیاز کھائی ہے تو یہ چیزیں منہ میں خوشبو نہیں بدبو پیدا کرتی ہیں، اِس حالت میں مسجد میں نہیں آسکتے۔ (بہارِ شریعت، 1/648) اب اچار کھا کر مسجد آنے والا خود فیصلہ کرلے کہ اچار خوشبو دار ہے یا بدبو دار۔

(مدنی مذاکرہ، 8 ربیع الآخر 1440ھ)

5 سفید داغ والے کی مسجد کی حاضری اور اِمامت کا مسئلہ

سُوال: اگر کسی شخص کو ایسا سفید داغ ہو جو لوگوں کو نظر

بھی آتا ہو تو کیا وہ مسجد میں نماز پڑھ سکتا ہے؟ نیز کیا ایسا شخص اِمامت کروا سکتا ہے؟

جواب: بعض اوقات فقط سفید داغ ہوتے ہیں، ان سے مَواد نہیں نکلتا اور بدبو بھی نہیں آتی ہے تو اِس صورت میں ظاہر ہے ایسے شخص کے مسجد آنے میں کوئی حَرَج نہیں ہے، ایسا شخص اِمامت بھی کروا سکتا ہے۔ چونکہ ایسے شخص سے عموماً لوگ تھوڑا بہت کتراتے ہیں لہٰذا بہتر یہ ہے کہ ایسے شخص کو اِمام رکھنے کے بجائے کسی اور کو اِمام بنالیا جائے۔ ہاں اگر ان سفید داغوں سے مَواد نکلتا اور بدبو آتی ہو جس سے لوگوں کو تکلیف ہوتی ہو تو پھر ایسے شخص کو مسجد میں آنے کی اِجازت نہیں بلکہ مسجد خالی ہونے کی صورت میں بھی ایسے شخص کا مسجد میں داخلہ جائز نہیں کہ اس کی بدبو سے فرشتوں کو تکلیف ہو گی۔ (مدنی مذاکرہ، 19 محرم شریف 1440ھ)

6 سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ کا بندہ کہنا کیسا؟

سُوال: کیا ہم سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اللہ کا بندہ کہہ سکتے ہیں؟

جواب: سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے خاص بندے ہیں جیسا کہ ڈاکٹر اقبال کا شعر ہے:

عَبد دِیگر عَبْدُہٗ چیزے دِگر
ایں سراپا اِنتظار او منتظر [1]

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ پاک کے بندے ضرور ہیں مگر عام بندوں کی طرح نہیں بلکہ "عَبْدُہٗ" یعنی اللہ پاک کے خاص بندے ہیں، لہٰذا سرکارِ دوعالَم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ پاک کا بندۂ خاص کہنے میں حَرَج نہیں۔ (مدنی مذاکرہ، 9 ربیع الاول 1440ھ)

7 سَیِّد اپنی بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

سُوال: کیا سَیِّد اپنی غریب بہن کو زکوٰۃ دے سکتا ہے؟

جواب: زکوٰۃ دینے والا چاہے سَیِّد ہو یا غیرِ سَیِّد، دونوں ہی سَیِّد کو زکوٰۃ نہیں دے سکتے اور نہ سَیِّد کسی سے زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، 1/931) بلکہ شَرائط پائے جانے کی صورت میں سَیِّد صاحب کو بھی زکوٰۃ نکالنی ہو گی۔

(مدنی مذاکرہ، 23 ربیع الاول 1440ھ)

8 موبائل فون میں قراٰنِ کریم ہو تو اُسے زمین پر رکھنا کیسا؟

سُوال: موبائل فون میں اگر قراٰنِ کریم ہو تو کیا اُسے زمین پر رکھ سکتے ہیں؟

جواب: اَدب اور بے اَدَبی کا دار و مدار عُرف پر ہوتا ہے، عُرف میں موبائل فون میں قراٰنِ پاک کی فائل موجود ہو یا اس کی Application install ہوئی ہو (یعنی اس کا سافٹ ویئر پروگرام ڈالا گیا ہو) لیکن اِسکرین پر ظاہر نہ ہو تو اس موبائل کے نیچے رکھنے کو بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر اسے بے اَدَبی قرار دیا جائے تو پھر حافظِ قراٰن کو بھی زمین پر نہیں بیٹھنا چاہئے کیونکہ اس کے سینے میں بھی قراٰن ہوتا ہے اور عُرفاً لوگ کہتے بھی ہیں کہ اس کے سینے میں قراٰن ہے۔ تو جس طرح حافظِ قراٰن کے سینے میں قراٰن ہوتا ہے، اس کے باوجود اس کے زمین پر بیٹھنے کی وجہ سے اسے قراٰنِ پاک کی بے اَدَبی نہیں سمجھا جاتا اسی طرح موبائل فون زمین پر رکھنا بھی بے اَدَبی نہیں کہلائے گا۔ ہاں! اِسکرین پر جب قراٰنِ کریم نظر آ رہا ہو اس وقت اس کا اَدب و اِحترام کریں اور بہتر یہ ہے کہ بے وضو اس کو مَس (Touch) بھی نہ کریں۔ (مدنی مذاکرہ، 28 ذوالحجۃ الحرام 1439ھ)

9 خالہ اور بھانجی کا بیک وقت ایک آدمی سے نکاح کرنا کیسا؟

سُوال: خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے ساتھ بیک وقت نکاح کر سکتی ہیں؟

جواب: خالہ اور بھانجی ایک آدمی کے ساتھ بیک وقت نکاح نہیں کر سکتیں۔ اِسی طرح پھوپھی اور بھتیجی بھی ایک ساتھ نکاح میں نہیں رکھی جا سکتیں۔

(بہارِ شریعت، 2/27، مدنی مذاکرہ، 22 ربیع الآخر 1440ھ)

---

(1) یعنی عبد اور ہے عَبْدُہٗ اور۔ سارے بندے اللہ کی رحمت کا انتظار کرتے ہیں اور اللہ کی رحمت حضورِ انور (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا انتظار کرتی ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، 8/15)

مفتی فضیل رضا عطاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے تین منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 مدرسہ یا اسکول سے چھٹی کرنے پر مالی جرمانے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ بچوں سے مدرسے یا اسکول کی چھٹی کرنے پر فائن یعنی مالی جرمانہ لینا جائز ہے یا نہیں؟ اور جو رقم بطورِ جرمانہ لے چکے اسے ادارے کے استعمال میں لاسکتے ہیں یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بچے ہوں یا بڑے، ادارے سے کسی دن کی چھٹی کرنے کا معاملہ ہو یا کوئی دوسرا معاملہ، بہر حال مالی جرمانہ لینا جائز نہیں کیونکہ یہ تعزیر بالمال ہے اور تعزیر بالمال منسوخ ہے اور منسوخ پر عمل کرنا جائز نہیں۔ نیز یہ باطل طریقے سے اور کسی شرعی وجہ کے بغیر دوسرے کا مال کھانا ہے اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے قرآنِ پاک میں ایک دوسرے کا مال باطل طریقے سے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

یاد رہے کہ جرمانہ لینے والے کو جرمانے کی رقم میں کسی قسم کا تصرف کرنا یعنی اپنے یا ادارے وغیرہ کے کاموں میں استعمال کرنا ہرگز جائز نہیں بلکہ اس پر فرض ہے کہ رقم اس کے مالک کو واپس کرے، اگر مالک زندہ نہ ہو تو اس کے وارثوں کو دے، اگر ورثاء بھی زندہ نہ ہوں یا مالک یا اس کے ورثاء کا تلاش کرنے کے باوجود پتہ ہی نہ چلے تو پھر کسی شرعی فقیر کو ثواب کی نیت کے بغیر دے دے۔ اس دینے میں صدقہ کے ثواب کی نیت نہیں کر سکتا، ہاں حکمِ شرعی پر عمل کے ثواب کی نیت کر سکتا ہے۔

تنبیہ: جرمانہ بالغ کی رقم سے وصول کیا جائے تب تو ناجائز ہونے کی وجہ وہی ہے جو اوپر بیان ہوئی۔ البتہ اگر نابالغ اپنی ذاتی ملکیت کی رقم سے جرمانہ ادا کرے تو اس صورت میں ناجائز ہونے کا حکم اور سخت ہو جائے گا کہ یہ ایسا تصرف ہے جس میں نابالغ کا سراسر مالی نقصان ہے کہ بچے کے مال کو کسی عوض کے بغیر ہلاک کرنا ہے اور اپنے مال میں سراسر نقصان والے کسی تصرف کا نابالغ کو شرعاً اختیار نہیں، اگرچہ اپنی خوشی سے کرے یا اپنے ولی کی اجازت سے کرے۔ اسی بنیاد پر فقہاء کرام نے نابالغ کے ہبہ و صدقہ کو جائز تسلیم نہیں کیا بلکہ ہبہ و صدقہ کی چیز ہی واپس کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے، حالانکہ ہبہ اپنی اصل میں جائز عمل ہے جبکہ یہاں جرمانہ لینا شرعاً ہی ناجائز عمل قرار پایا تو نابالغ سے اس کی رقم سے جرمانہ لینا کسی طور پر بھی حلال نہیں ہو سکتا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دارالافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

② پہلی رکعت میں سورۃ النّاس پڑھ لی تو دوسری میں کونسی سورت پڑھیں؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ اگر کسی نے نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ النّاس کی تلاوت کرلی تو اب اگلی رکعت میں وہ کس سورت کی تلاوت کرے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

قرآنِ پاک کی تلاوت ترتیب سے کرنا واجب ہے جبکہ قصداً خلافِ ترتیب پڑھنا مکروہ تحریمی، ناجائز و گناہ ہے اور بلاضرورت فرض نماز کی دو رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تکرار، مکروہ تنزیہی و خلافِ اَوْلیٰ ہے مگر گناہ نہیں اور اگر ضرورتاً ہو تو مکروہ تنزیہی بھی نہیں، جبکہ نوافل میں سورتوں کی تکرار مطلقاً مکروہ نہیں۔

لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اس نمازی کو اگلی رکعت میں بھی سورۃ النّاس ہی کی تلاوت کرنی واجب ہے، پیچھے سے تلاوت نہیں کرسکتا اور چونکہ یہ تکرار ضرورت کی بناء پر ہوگی لہٰذا مکروہ بھی نہیں، البتہ قصداً فرض نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ النّاس کی تلاوت نہیں کرنی چاہئے تاکہ تکرار کی ضرورت نہ پڑجائے۔

یاد رہے کہ اگر کسی نے نماز میں خلافِ ترتیب تلاوت کرلی تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں ہوگا کیونکہ سجدۂ سہو نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب بھولے سے ترک کرنے سے لازم ہوتا ہے، جبکہ ترتیب سے تلاوت کرنا نفسِ نماز کا واجب نہیں بلکہ تلاوت کا واجب ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

③ امام اونچی جگہ پر ہو تو کیا نماز ہوجائے گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس بارے میں کہ میں ایک مسجد میں امامت و خطابت کے فرائض سرانجام دے رہا ہوں۔ گرمی کے موسم میں ہماری مسجد میں نماز باہر صحن میں ہوتی ہے اور میں نماز پڑھانے کے لئے جس جگہ کھڑا ہوتا ہوں وہ جگہ چار انگل (تقریباً تین انچ) اونچی ہے اور جس جگہ مقتدی کھڑے ہوتے ہیں وہ جگہ نیچے ہے تو اس صورت میں نماز کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مقتدیوں کی بنسبت امام کا حدِ امتیاز تک اونچا کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ پھر اگر اونچائی قلیل ہے تو نماز میں کراہت تنزیہی پیدا ہوگی یعنی گناہ تو نہیں لیکن امام کا اس سے بچنا بہتر ہے جبکہ کثیر اونچائی کی صورت میں کراہت تحریمی کا حکم ہوگا اور اس صورت میں نماز واجب الاعادہ ہوگی۔ اور تین انچ کی بلندی ایسی قلیل حد تک ہے جس سے امتیاز ظاہر ہوتا ہے اس لئے کراہت تنزیہی کا حکم ہوگا۔

لہٰذا آپ کو چاہیے کہ مقتدیوں سے ممتاز جگہ پر کھڑے نہ ہوں اگر اس اونچی جگہ پر کھڑے ہونا ہی ہو تو اپنے ساتھ ایک صف بنالیں اس سے کراہت ختم ہوجائے گی۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کچھ نیکیاں کمالے

(قسط:01)

درجات بلند کروانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

اللہ پاک کے کرم و فضل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہمیں کئی ایسی نیکیاں اور اعمال عطا فرمائے جن میں محنت کم مگر ان کے سبب ثواب بہت زیادہ ملتا ہے اور ہمارے درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔ درجات کی بلندی کی بہت اہمیت ہے، چنانچہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ پاک سے بلند درجات کا سوال کیا کرو! اس لئے کہ تم کریم سے سوال کرتے ہو۔[1]

ایک روایت میں ہے کہ دو عبادت گزار جو کہ برابر برابر عبادت کیا کرتے تھے، (بروزِ قیامت) جب انہیں جنّت میں داخل کیا جائے گا تو ایک کو دوسرے کے مقابلے میں بلند درجات عطا کئے جائیں گے۔ اس پر دوسرا عبادت گزار عرض کرے گا: اے میرے ربّ! یہ دنیا میں مجھ سے زیادہ عبادت نہیں کرتا تھا، پھر کیا وجہ ہے کہ تو نے اسے عِلِّیِّیْن میں بلند درجہ عطا فرمایا؟ اللہ پاک ارشاد فرمائے گا: وہ دنیا میں مجھ سے بلند درجات کا سوال کیا کرتا تھا اور تو جہنم سے نجات کی دعا مانگا کرتا تھا لہٰذا میں نے ہر ایک کو اس کے سوال کے مطابق عطا کر دیا۔[2]

ذیل میں درجات بلند کرنے والی نیکیوں پر مشتمل چھ فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ملاحظہ کیجئے!

1 بلند درجات ملیں گے: کچھ لوگ ایسے ہیں جو نرم و ملائم بستروں پر اللہ پاک کا ذکر کرتے ہیں اللہ پاک انہیں بلند درجات میں داخل فرمائے گا۔[3] **2 سب سے بلند درجہ:** کیا میں تم کو یہ خبر نہ دوں کہ تمہارے رب کے نزدیک تمہارا کون سا عمل سب سے اچھا، سب سے پاکیزہ اور سب سے بلند درجے والا ہے اور جو تمہارے سونے اور چاندی کو صدقہ کرنے سے زیادہ اچھا ہے اور اس سے بھی اچھا ہے کہ تمہارا تمہارے دشمنوں سے مقابلہ ہو، تم انہیں قتل کرو اور وہ تمہیں شہید کردیں۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے عرض کی، یارسولَ اللہ! وہ کون سا عمل ہے؟ ارشاد فرمایا"وہ عمل اللہ پاک کا ذکر کرنا ہے۔"[4] **3 10 درجات بلند ہوں گے:** جبریلِ امین علیہ السّلام میرے پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ آپ کا جو بھی اُمّتی آپ پر ایک بار درود شریف پڑھے گا، اللہ پاک اس پر 10 رحمتیں نازل فرمائے گا اور اس کے 10 درجات بلند فرمائے گا۔[5] **4 صَف کے خَلا کو پُر کرنا:** جو بندہ صَف کے خَلا کو پُر کرتا ہے اللہ پاک اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور فرشتے اس پر بھلائی نچھاور کرتے ہیں۔[6] **5 مظلوم کی مدد کرنا:** جو کسی مظلوم کی مدد کرے، اللہ پاک اس کے لئے 73 مغفرتیں لکھے گا، ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور بقیہ 72 سے قیامت کے دن اس کے درجے بلند ہوں گے۔[7] **6 نیک اولاد کی دعا:** ایک بندے کے جنّت میں درجات بلند ہوں گے تو وہ اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کرے گا: الٰہی! مجھے یہ بلندیِ درجہ کہاں سے ملی؟ تو اسے کہا جائے گا: تیرے بچے کے تیرے لئے دعائے مغفرت کرنے کی وجہ سے۔[8]

اللہ کریم ہمیں درجات بلند کروانے کیلئے مذکورہ اعمال بجالانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(بقیہ اگلے شمارے میں)

(1) طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، 6/364 (2) قوت القلوب، 1/374 (3) صحیح ابن حبان، 1/309، حدیث: 401 (4) ترمذی، 5/246، حدیث: 3388 (5) معجم اوسط، 5/68، حدیث: 6602 (6) معجم اوسط، 3/29، حدیث: 3771 (7) شعب الایمان، 6/120، حدیث: 7670 (8) ابن ماجہ، 4/185، حدیث: 3660۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

راستے تنگ نہ کیجئے

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطاری

دینِ اسلام نے جہاں زندگی کے دیگر شعبہ جات میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے وہیں راستوں کے حقوق کے متعلق بھی ہمیں کافی درس دیا ہے۔ اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (صحابۂ کرام سے) ارشاد فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو! انہوں نے عرض کی: (بسا اوقات) ہمیں وہاں بات چیت کرنے کے لئے بیٹھنا پڑجاتا ہے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ انہوں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا۔ (بخاری، 4/165، حدیث:6229) ایک مرتبہ جہاد کے ایک سفر میں لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور راستے بند کردیئے۔ اس پر اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی کو بھیج کر لوگوں میں یہ اِعلان کروایا: جس نے منزل تنگ کی یا راستہ بند کیا تو اس کا کوئی جہاد نہیں۔ (ابوداؤد، 3/58، حدیث: 2629) اس حدیثِ مبارکہ کے الفاظ "منزلیں تنگ کردیں اور راستے بند کردیئے" کے تحت حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس طرح کہ بعض لوگوں نے راستہ پر اپنا سامان رکھ دیا جس سے راستہ بند ہو گیا اور گزرنے والوں کو تکلیف ہونے لگی اور بعض نے ضرورت سے زیادہ منزل پر جگہ گھیر لی جس سے ساتھیوں پر تنگی ہو گئی۔ (مراٰۃ المناجیح، 5/498)

اے عاشقانِ رسول! آج بھی لوگ دکان کا سامان فٹ پاتھ پر یا پھر دکان کے آگے لوگوں کی گزرگاہ پر رکھ دیتے ہیں، گھر کے آگے چبوترہ یا پودوں کی کیاری بنا کر گلی تنگ کر دیتے، دیگیں پکانے کے لئے گلیوں میں گڑھے کھود دیتے، مختلف پروگرامز منعقد کرکے عام راستہ بند کر دیتے، گلی اور مین شاہراہوں پر غلط پارکنگ کرکے راستے کے حقوق کو پامال کرتے اور دیگر گاڑی والوں کو پریشان کرتے نظر آتے ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے میں اپنے ایک فیملی ممبر کو ایمر جنسی کی بنا پر ہسپتال لے جانے کے لئے گھر سے نکلا، درد کے مارے وہ کراہ رہا تھا اور اس کی حالت تشویشناک تھی، گاڑی میں خود ہی چلا رہا تھا، اس دن مجھے اندازہ ہوا کہ بعض لوگ راستے کے حوالے سے بالکل آؤٹ آف کنٹرول، آؤٹ آف نیچر، آؤٹ آف مینرز اور آؤٹ آف قانون ہوتے جارہے ہیں۔ راستے پر جگہ جگہ لوگوں نے اپنی گاڑیاں ایسے کھڑی کی ہوئی تھیں کہ جیسے راستہ نہیں بلکہ وہ پارکنگ ایریا ہو، ایک جگہ ایک موٹر سائیکل والا راستہ روک کر کسی سے بات کر رہا تھا۔ کچھ مقامات پر رکشے والوں

نوٹ: یہ مضمون نگرانِ شوریٰ کی گفتگو وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

نے رکشے کھڑے کر کے راستہ بلاک کیا ہوا تھا۔
یہ واقعہ میرے ساتھ ہوا اگرچہ بہت بڑی ایمرجنسی نہ سہی، مگر ایمرجنسی کہلاتی ایمرجنسی ہے، اس طرح کے واقعات ہوسکتاہے کہ آئے دن لوگوں کے ساتھ ہوتے ہوں مگر وہ فریاد کریں تو کس سے؟ اسی طرح بعض اوقات لوگ عام گاڑیوں کی طرح ایمبولینس کہ جس کے اندر مریض ہوتا ہے اور اسے ایمرجنسی کی صورت میں اسپتال لے جایا جارہاہوتا ہے، اسے بھی راستہ نہیں دیتے، وہ بے چارے ہارن پر ہارن بجائے جارہے ہوتے ہیں، مگر بے حس لوگ ان کی بھی پرواہ نہیں کرتے، بعض اوقات ایمبولینس کو خالی دیکھ کر لوگ کہتے ہوں گے کہ یہ ایمبولینس والا بس ایسے ہی شور مچارہاہے اندر مریض تو ہے نہیں، حالانکہ ہوسکتاہے کہ ایمبولینس والے کو کسی مریض یا زخمی تک جلد پہنچ کر اسے اسپتال لے جاناہو۔
یقیناً زندگی میں کچھ لمحات و معاملات ایسے بھی آتے ہیں کہ جن میں ہمیں چند منٹس بلکہ چند سیکنڈز کی اہمیت کا صحیح اندازہ ہوجاتاہے، انہیں میں سے ایک معاملہ یہ بھی ہے کہ جب کوئی شخص ایمرجنسی کی حالت میں ہو اور ہم اسے اسپتال لے کر جارہے ہوں، اس کی درد سے نکلتی ہوئی آواز سے ہمیں تکلیف ہورہی ہو، اسی دوران راستے میں غیر ضروری چیزیں ہمیں پریشان کریں اور بروقت اسپتال پہنچنے میں رکاوٹ بنیں تو اس وقت صبر کا پیمانہ لبریز ہونے کو آجاتاہے۔
البتہ اس طرح کی سچویشن میں بعض لوگ آپے سے باہر ہوجاتے ہیں، اپنی گاڑی سے اتر آتے، غصہ دکھاتے، لوگوں کو گالیاں سناتے اور بسا اوقات ہاتھاپائی تک معاملے کو پہنچادیتے ہیں، انہیں ایسا نہیں کرناچاہئے، جتنی دیر یہ لوگ اس طرح کے معاملات میں الجھتے ہوں گے شاید اتنی دیر میں وہ اپنے مریض کو لے کر اسپتال پہنچ جاتے، مزید یہ کہ ان کی اس طرح کی حرکتوں سے گاڑی میں موجود ان کے مریض کی تکلیف کم ہوگی یا بڑھ جائے گی اس کے بارے میں بھی غور کرلیا جائے، نیز ان کی اس حرکت سے نہ صرف یہ خود اسپتال پہنچنے میں لیٹ ہوجاتے ہیں بلکہ ان کے پیچھے موجود دوسری گاڑیوں والے بھی اپنے اپنے مقامات تک پہنچنے میں تاخیر کا شکار ہوجاتے ہیں۔ بہرحال روڈ پر موجود ہر گاڑی والے کو سوچنا چاہئے کہ وہ جہاں اپنی گاڑی پارک کررہاہے کیاواقعی وہ پارکنگ ایریاہے؟ بائیک اور رکشے والوں سے بھی اپنی روش پر توجہ کرنے کی عرض ہے، کہیں ایسانہ ہو کہ آپ کی وجہ سے کوئی دوسرا گاڑی والا پریشانی کا شکار ہوجائے، کسی ایمرجنسی والے کا وقت پر اسپتال یا اپنے مطلوبہ مقام تک پہنچنا مشکل ہوجائے۔
بعض اوقات ایسا ہوتاہے کہ کسی تنگ راستے سے گزرنے کے لئے دو گاڑیاں آمنے سامنے سے آجاتی ہیں، ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں اس جگہ کو پہلے کراس کرلوں مگر ہوتا یہ ہے کہ دونوں آکر اس جگہ پھنس جاتے ہیں، اور پھر دونوں گاڑیوں کے پیچھے دیگر گاڑیوں کی قطار بندھ جاتی اور ٹریفک جام ہوجاتاہے، ان دونوں میں سے اگر ایک بھی صبر کرتا اور اپنی گاڑی کو اس تنگ راستے سے پہلے کہیں سائیڈ پر کرلیتا تو ایسی صورتحال کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ کاش! ہمیں یہ سوچ نصیب ہوجائے کہ ہم لوگوں کو پریشان کرنے کے بجائے ان کی پریشانیوں کو دور کرنے والے بن جائیں۔
میری تمام عاشقانِ رسول سے فریاد ہے! لوگوں کی پریشانیوں میں اضافہ کرنے کے بجائے ان کی تکلیفوں کو کم کیجئے، دیگر معاملات میں بہتری کے ساتھ ساتھ راستوں کے حوالے سے بھی اپنی عادات کو بہتر کیجئے، اپنی موجودہ صورتِ حال کا جائزہ لیجئے کہ آپ کے کسی قول و فعل سے کسی کو تکلیف تو نہیں ہورہی، راستوں میں بلاوجہ بلکہ کوئی وجہ ہو تو بھی کسی سے مت الجھئے، ہم سے کس کس طرح لوگوں کو تکلیف پہنچ سکتی ہے اسے جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کی کتاب ”تکلیف مت دیجئے“ کا مطالعہ کیجئے، اللہ پاک ہمیں اپنی تمام عادات کو بہتر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فرشتوں کے سردار کو اصل شکل میں دیکھا (قسط:01)

مولانا کاشف شہزاد عطاری مدنی*

اللہ پاک کی عطا سے سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ایسے کثیر اعزازات حاصل ہوئے جو مخلوق میں سے کسی اور کے حصے میں نہ آئے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرشتوں کے سردار حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو دو مرتبہ ان کی اصل شکل و صورت میں ملاحظہ فرمایا۔[1]

اے عاشقانِ رسول! حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسّلام فرشتوں کے سردار جبکہ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے خادم اور وزیر ہیں۔ خادم و وزیر کی عظمت و شان اور اپنے آقا سے محبت ظاہر ہونے سے آقا کی فضیلت ورُتبے کا اظہار ہوتا ہے۔ آیئے! جبریلِ امین علیہ السّلام سے متعلق کچھ معلومات حاصل کرتے ہیں، اِن شآءَ اللہ ان کی بدولت ہمارے دل میں آقائے دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی محبت میں مزید اضافہ ہو گا۔

5 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

1. رَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَام فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَیْتُ بِهٖ شَبَهًا دَحْيَةُ بْنُ خَلِيفَةَ یعنی میں نے جبریل علیہ السّلام کو دیکھا تو دَحیہ بن خلیفہ ان سے بہت مُشابہ (ملتے جلتے) ہیں۔[2]

حضرت سیّدنا دحیہ ابنِ خلیفہ کلبی رضی اللہ عنہ قدیمُ الاسلام اور جلیلُ القدر صحابی ہیں۔ دحیہ کے دال پر زیر یا زبر دونوں آسکتے ہیں۔ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ نہایت حسین و جمیل تھے اس لئے جبریلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسّلام (عموماً) انہیں کی صورت اختیار کرکے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوتے تھے۔[3]

2. رَاَیْتُ جِبْرِیْلَ عَلٰی سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰى وَلَهٗ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ یعنی میں نے جبریل کو سِدْرَۃُ الْمُنْتَہٰی کے پاس دیکھا کہ ان کے 600 پر ہیں۔[4]

3. اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلِ الْمَلَائِكَةِ جِبْرِيْلُ علیہ السّلام یعنی کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ سب فرشتوں سے افضل کون ہے؟ (وہ) جبریل علیہ السّلام (ہیں)۔[5]

فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے
کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی[6]

4. ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں میں سے اور دو زمین والوں میں سے ہوتے ہیں۔ آسمان والوں میں سے میرے وزیر جبرائیل و میکائیل جبکہ زمین والوں میں سے ابوبکر و عمر ہیں۔[7]

امام ابنِ حجر مکی ہیتمی شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جس طرح حضراتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما انسانوں میں سے امتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سردار ہیں یونہی حضراتِ جبریل و میکائیل علیہما السّلام حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے امتی فرشتوں کے سردار ہیں۔[8]

5. مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ جِبْرِيْلَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِيْعِ الطَّيَرَانِ یعنی حضرت جبریل کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

تیز رفتار پرندے کی 500 سال کی مسافت جتنا فاصلہ ہے۔[9]

القابات واسمائے جبریل علیہ السّلام:

حضرت جبریل علیہ السّلام اللہ پاک کے مشہور فرشتے ہیں جو مختلف انبیائے کرام علیہم السّلام کے پاس وحی لے کر آتے رہے جبکہ سب سے زیادہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ کے مبارک نام سے متعلق بعض علما نے 9 جبکہ بعض نے 14 لُغات بیان فرمائی ہیں، مثلاً: 1 جِبْرِیْل 2 جَبْرِیْل 3 جَبْرَئِل 4 جِبْرَائِیْل 5 جِبْرَایِیْل 6 جِبْرَئِیْل 7 جَبْرَئِل 8 جِبْرِیْن 9 جَبْرِیْن۔ جبریل کا معنی عبدُ اللہ (اللہ کا بندہ) ہے جبکہ فرشتوں کے درمیان آپ "خادِمُ رَبِّہٖ یعنی اپنے رب کا خادم" کے لقب سے مشہور ہیں۔ آپ علیہ السّلام کے القابات اَمِیْنُ الْوَحْی، خَازِنُ الْقُدْس، اَلرُّوْحُ الْاَمِیْن، رُوْحُ الْقُدُس، اَلنَّامُوْسُ الْاَکْبَر اور طَاؤُوْسُ الْمَلَائِکَۃ وغیرہ ہیں۔[10]

پائے جبریل نے سرکار سے کیا کیا اَلقاب
خُسْرَوِخَیلِ مَلَک، خادمِ سلطانِ عرب[11]

فیضانِ صحبتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

غوثِ زَماں حضرت سیدنا شیخ عبدُ العزیز بن مسعود دَبّاغ رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جبریلِ امین علیہ السّلام اور دیگر تمام فرشتے نورِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پیدا کئے گئے ہیں اور ان سمیت تمام مخلوق کو اللہ پاک کی مَعرِفت دربارِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس بات کو انسان و جنات میں سے اولیائے کرام، تمام فرشتے اور خود جبریلِ امین بھی جانتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السّلام کو اللہ پاک کی جو معرفت اور قُرب حاصل ہے وہ صحبتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بدولت ہے۔ اگر حضرت جبریل علیہ السّلام کو یہ صحبت حاصل نہ ہوتی اور وہ اپنی ساری عمر مَعرِفتِ خداوندی کے حصول میں کوشش کرتے رہتے تو اپنے موجودہ مقامات میں سے ایک بھی مقام حاصل نہ کرپاتے۔[12]

اَنبیا و اَولیا و اَوّلین و آخرین
کون ہے جس کو نہیں حاجت رَسُوْلُ اللہ کی[13]

تخلیقِ جبریل علیہ السّلام کا مقصد:

شیخ عبدالعزیز دَبّاغ رحمۃُ اللہ علیہ مزید فرماتے ہیں: حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں اور وہ حضور علیہ السّلام کے مُحافِظِین و خادِمین میں سے ہیں۔[14]

اَزَل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی[15]

صحبتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کب ملی؟

زَیْنُ الدِّین امام محمد عبد الرّؤف مُناوی رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اللہ پاک نے حضرت اِسرافیل علیہ السّلام کو سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ رہنے کا حکم فرمایا چنانچہ وہ گیارہ سال کی عمر تک صحبتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی برکتیں پاتے رہے۔ اُس کے بعد یہ اعزاز حضرت جبریل علیہ السّلام کو حاصل ہوا لیکن (اس وقت) وہ نہ تو آپ کے سامنے ظاہر ہوتے اور نہ ہی کلام کرتے تھے۔[16]

خادمِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم:

اے عاشقانِ رسول! اللہ پاک نے حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کو اپنے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا خادم بنا کر ان کی شان و عظمت کو مزید چار چاند لگائے۔ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ نے اس موضوع سے متعلق ایک لاجواب رسالہ تحریر فرمایا جس کا نام ہے: اِجْلَالُ جِبْرِیْل بِجَعْلِہٖ خَادِماً لِلْمَحْبُوْبِ الْجَلِیْل۔

دیکھی نہیں کسی نے اگر شانِ مصطفےٰ
دیکھے کہ جبرئیل ہیں دربانِ مصطفےٰ

اللہ پاک حضرت سیدنا جبریلِ امین علیہ الصّلوٰۃ والتّسلیم کے طفیل ہمیں دونوں جہاں میں سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سچی غلامی نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) زرقانی علی المواہب، 1/108، کشف الغمہ، 2/54 (2) مسلم، ص91، حدیث: 423 (3) نسیم الریاض، 4/288، بشیر القاری، ص203 (4) مسند احمد، 2/73، حدیث: 3862 (5) معجم کبیر، 11/129، حدیث: 11361 (6) قبالۂ بخشش، ص315 (7) ترمذی، 5/382، حدیث: 3700 (8) فتاویٰ حدیثیہ، ص286 (9) الحبائک فی اخبار الملائک، ص21 (10) نسیم الریاض، 1/133، الحبائک فی اخبار الملائک، ص19، شرح ابوداؤد للعینی، 2/238، عمدۃ القاری، 10/589 (11) حدائقِ بخشش، ص59 (12) جواہر البحار، 2/310 (13) قبالۂ بخشش، ص304 (14) جواہر البحار، 2/310 (15) قبالۂ بخشش، ص258 (16) الکواکب الدریہ، جزء اول، قسم اول، ص22۔

فراڈیوں سے بچیں

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

وہ ایک تعلیمی ادارے میں ٹیچر تھا، امیر ہونے کی خواہش اکثر اس کے دل میں ہلچل مچاتی رہتی تھی مگر کوئی راہ نہ نکلتی۔ آخر کار! ایک دن اسے اُمّید کی کرن دکھائی دی، اسے ایک شخص ملا جس نے اسے اپنے بزنس میں انویسٹمنٹ کی آفر کی اور ہر ماہ اچھا منافع دینے کا وعدہ کیا[i]، اس شخص پر اعتبار کرتے ہوئے ٹیچر نے کسی نہ کسی طرح رقم کا انتظام کیا، اپنے قریبی لوگوں (جن میں اس کے شاگرد بھی شامل تھے) کو بھی اچّھے نفع کا لالچ دیا اور لاکھوں روپے جمع کر کے اس شخص کو جمع کروا دیئے۔ اب اسے ہر ماہ نفع میں موٹی رقم وقت پر ملنے لگی جس میں سے وہ اپنی رقم کا سارا نفع خود رکھتا اور دوسروں کو بھی طے شدہ نفع کی رقم وقت پر دے دیتا اور اپنا مارجن رکھ لیتا (مثلاً اسے ایک لاکھ کی رقم کے نفع میں کم و بیش چار ہزار ملتے تھے تو وہ دوسروں کو 3500 دے کر 500 روپے خود رکھ لیتا تھا)۔ دو چار مہینے اسی طرح گزرے، ٹیچر کا اس شخص پر اور لوگوں کا ٹیچر پر اعتماد بڑھتا گیا، یوں مزید رقم جمع ہوئی اور انویسٹمنٹ 80 لاکھ تک جا پہنچی۔ لیکن اگلے ہی مہینے وہ شخص غائب ہو گیا جس کے پاس ٹیچر نے اپنی اور لوگوں کی رقم جمع کروائی تھی۔ اب تو ٹیچر کو لینے کے دینے پڑ گئے کیونکہ نہ صرف اس بے چارے کی اپنی رقم ڈوبی بلکہ ان لوگوں کی بھی ڈوب گئی جنہوں نے رقم اس کو جمع کروائی تھی۔ اب لوگوں نے اس سے اپنی رقم کی واپسی کے تقاضے شروع کئے۔ ٹیچر کی عزت، کیریئر سب داؤ پر لگ گیا وہ اتنی بڑی رقم ایک دَم کہاں سے واپس کرتا! اس نے لوگوں کو وعدوں پر ٹالنا شروع کیا لیکن آخر کب تک! اپنی عزت، وقار اور جان بچانے کے لئے اپنا ذاتی گھر اور کچھ قیمتی سامان تک بیچ ڈالا لیکن جان مکمل نہ چھوٹی! ٹیچر کو رقم دینے والوں میں اس کا بہنوئی بھی شامل تھا، جب اس نے رقم کی واپسی کا تقاضا شروع کیا تو ٹیچر نے اسے ہلکا لیا کہ یہ تو گھر کے آدمی ہیں لیکن بات اتنی بڑھی کہ اس کی بہن کو طلاق ہو گئی۔ یوں امیر بننے کی خواہش میں ایک فراڈیئے کے ہاتھوں اس ٹیچر کی زندگی برباد ہو کر رہ گئی۔

محترم قارئین! یہ واقعہ کچھ عرصہ پہلے پیش آیا تھا جسے اپنے الفاظ و انداز میں پیش کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کے اِرد گرد بھی ایسے لوگ موجود ہوں جو کسی فراڈیئے کا شکار ہوئے ہوں۔ آگے بڑھنے سے پہلے اسی طرح کی چند مختصر خبریں پڑھ لیجئے:

1. مختلف ویب سائٹس اور سوشل میڈیا کے ذریعے پاکستانی عوام کو چند ہزار روپے کے بدلے لاکھوں ڈالر دینے کا لالچ دے کر لوٹنے والے 6 گروپس کے 20 افراد پکڑے گئے۔ ان کے خلاف درخواست دینے والے صرف ایک شخص نے ان کے کہنے پر مختلف

(i) شرکت و مضاربت کرنے سے پہلے ان کی ضروری شرائط کا علم حاصل کرنا اور ان کے مطابق عمل کرنا لازمی ہے تاکہ کاروباری نفع جائز و حلال طریقے سے حاصل ہو، اپنی مرضی سے نفع و نقصان کی شرائط لگانا اس عمل اور نفع کو ناجائز بنا سکتا ہے چنانچہ کہیں بھی انویسٹمنٹ کرنے سے پہلے دارُالافتاء اہلِ سنّت سے اس بارے میں شرعی راہنمائی بھی لے لیجئے۔

* اسلامک اسکالر، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

اکاؤنٹس میں مجموعی طور پر 41 لاکھ 90 ہزار روپے جمع کروائے تھے۔[1]

2 ایف آئی اے سائبر کرائم وِنگ نے جنوبی پنجاب کے ایک شہر میں چھاپہ مار کر دو بھائیوں کو گرفتار کیا، ملزمان نے ایک شخص سے آن لائن سرمایہ کاری کے نام پر جھانسہ دے کر ایک کروڑ اور دس لاکھ روپے وصول کر رکھے تھے۔ ملزمان پر غیر قانونی ویب سائٹ بنا کر سادہ لوح لوگوں کو جھانسہ دینے اور آن لائن سرمایہ کاری کے نام پر رقمیں کھانے کا الزام ہے۔[2]

3 پشاور میں بنائی گئی ایک جعلی انویسٹمنٹ کمپنی نے صرف ایک سال میں لوگوں کو 5 ارب 60 کروڑ روپے کا چونا لگا دیا۔ اس کے زیادہ تر شکار بننے والے لوگوں میں رئیل اسٹیٹ، ڈیجیٹل اور فارن کرنسی انویسٹرز شامل ہیں۔ کمپنی نے اپنی ایک ویب سائٹ بھی بنا رکھی تھی جو 20 نومبر کو آف لائن ہو گئی اور اس پیج پر ایک پیغام نمودار ہو گیا کہ "سسٹم ہیک کر لیا گیا ہے۔" بعد ازاں معلوم ہوا کہ کمپنی کا سسٹم ہیک نہیں ہوا بلکہ کمپنی ہی لوگوں کا سرمایہ لے کر رفوچکر ہو چکی ہے۔[3]

یاد رکھئے! اس طرح کے لوگوں کا طریقۂ واردات یہ ہوتا ہے کہ دو، چار یا چھ مہینے تک تو آپ کو باقاعدگی سے بغیر مطالبے کے وقت پر نفع دیتے رہیں گے، لیکن پھر یا تو یہ غائب ہو جائیں گے یا نقصان کا رونا روئیں گے اور جو رقم آپ نے انہیں ایک ساتھ دی تھی وہ تھوڑی تھوڑی کر کے کئی سال میں دینے کا وعدہ کریں گے۔ اس طرح کے واقعات میں ہمارے سیکھنے کے لئے بہت کچھ ہے مثلاً:

1 کبھی بھی ایسے شخص پر بھروسا نہ کریں جو بغیر کسی محنت ومشقت کے آپ کو تھوڑی سی رقم کے بدلے اتنا نفع دینے کا وعدہ کرے جس کا حقیقی کاروبار میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا، یا لاکھوں کروڑوں کی زمین آپ کو چوتھائی قیمت پر دینے کا دعویٰ کرے، لالچ میں آکر کبھی کوئی غلط قدم مت اٹھائیں، چاہے اس شخص سے آپ کا رابطہ آن لائن ہوا ہو یا آف لائن!

2 جس نے آپ کو رقم انویسٹ کرنے کا آئیڈیا دیا وہ آپ کا کیسا ہی قریبی اور قابلِ بھروسا کیوں نہ ہو! اس سے یہ بھی پوچھ لیجئے کہ یہ کام آپ خود کر رہے ہیں یا آپ بھی کسی اور کے پاس انویسٹ کریں گے؟

3 کسی کمپنی میں رقم انویسٹ کرنے سے پہلے اس کی قانونی حیثیت اور معاملات کا باریک بینی سے جائزہ لے کر تسلی کر لیں، کسی تجربہ کار سے مشورہ کر لینا بھی آپ کو فائدہ دے گا۔

4 اگر آپ نے بغیر کسی چھان بین کے رِسک لینے کا ارادہ کر ہی لیا ہے تو اپنی ذمہ داری پر کسی اور کی رقم اس کے پاس انویسٹ نہ کروائیں کیونکہ اگر وہ رقم لے کر بھاگ جاتا ہے تو آپ کا اپنا مالی نقصان تو ہو گا ہی، دوسرے بھی اپنی رقم کی وصولی کے لئے آپ کی جان کو آجائیں گے۔

5 اگر آپ کسی پراجیکٹ میں گھر بنانے یا سرمایہ کاری کے لئے زمین خریدنے جا رہے ہیں تو دیکھ لیجئے کہ وہ زمین ڈویلپر نے خریدی ہوئی ہے یا صرف ابھی بکنگ کے عمل ہی سے گزر رہے ہیں۔ کتنی ڈویلپمنٹ ہو چکی ہے اور مزید جاری ہے یا نہیں؟ اس زمین کے حوالے سے کورٹ میں کیس تو نہیں چل رہا؟ ماہرین کا کہنا ہے کہ پراپرٹی خریدنے میں کبھی بھی جلدی نہ کریں اور ہمیشہ مکمل دھیان سے اپنا پورا وقت لیں اور جب تک تسلی نہ ہو جائے سرمایہ کاری نہ کریں۔

محترم قارئین! فراڈیوں سے بچنے کے لئے اپنی آنکھیں اور کان دونوں کھلے رکھیں اور ایک اچھا مسلمان ہونے کا ثبوت دیں، اللہ کے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مؤمن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈَسا جاتا۔[4] جبکہ دھوکا دہی کرنے والے شخص کو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس فرمان **"جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں[5]"** سے عبرت حاصل کرنا چاہئے۔

اللہ کریم ہمیں فراڈیوں سے بچائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) ڈان نیوز ویب، 26 اپریل 2020ء (2) جنگ نیوز، 30 جولائی 2021ء (3) مختلف نیوز ویب سائٹس (4) مسلم، ص1222، حدیث: 7498 (5) مسلم، ص64، حدیث: 283۔

(پانچویں اور آخری قسط)

آواگون اسلام کی نظر میں

مفتی محمد قاسم عطاری

مختلف مشاہدات و محسوسات کے اسباب: آواگون قسم کے محسوسات ہوں یا دوسری اقسام کے مشاہدات، یہ سب انسانی دماغ یا روح کے کارنامے ہوتے ہیں، جن کی پوری حقیقت ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ اس طرح کی کئی کہانیاں ایک جداگانہ کتاب میں لکھوں گا، فی الحال اختصار کے پیشِ نظر یہ عرض کرتا ہوں کہ باطنی مشاہدات یا جنموں کے متعلق مشاہدات میں جو اسباب ووجوہ ہوتے ہیں، یہ صرف جنموں کے مشاہدات کے متعلق نہیں بلکہ باطنی قوتوں کا بیان ہے جس میں سے بعض کو غلط سمجھنے کی وجہ سے جنم جنم کا عقیدہ یا کچھ اور خیال بنالیا جاتا ہے۔ اس طرح کی چیزوں میں درج ذیل اسباب میں سے کوئی ایک یا زائد ہوتے ہیں:

پہلا سبب: بعض جگہوں پر ڈی جاوو (فرانسیسی اصطلاح) سبب ہوتا ہے۔ ڈی جاوو کہتے ہیں: دماغ کے معلومات وصول کرنے کے سگنل میں کسی کمی بیشی کی وجہ سے پیدا ہونے والا ایک واہمہ یعنی وہم جس سے یہ لگتا ہے کہ جو چیز ہم دیکھ رہے ہیں، وہ پہلے بھی دیکھ چکے ہیں حالانکہ حقیقت میں وہ چیز یا جگہ پہلے نہیں دیکھی ہوتی۔

دوسرا سبب: ایک وجہ یہ ہوتی ہے کہ عالم مثال کی کچھ چیزیں منکشف ہو جاتی ہیں جنہیں دماغ اپنے اندر جذب کرلیتا ہے اور یوں لگتا ہے کہ ماضی میں حقیقت میں بھی ایسا کچھ ہو چکا ہے حالانکہ وہ محض عالم مثال کی تصویریں ہوتی ہیں جو دماغ میں نقش ہو جاتی ہیں۔

تیسرا سبب: انسان کے ساتھ ایک ہمزاد جن ہوتا ہے، بہت سی جگہوں پر اس کی طرف سے شرارت ہوتی ہے اور وہ دماغ میں مختلف اوہام پیدا کر دیتا ہے۔

چوتھا سبب: روح کے تصرفات بہت دقیق اور مخفی ہیں اور دوسری طرف روح کی حقیقت غیر معلوم ہے اور اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے عام لوگوں کو زیادہ علم بھی عطا نہیں فرمایا، روح کے کن تصرفات سے کیا کیا چیزیں معلوم ہوتی ہیں، یہ ہمیں معلوم نہیں ہوتا اور مکاشفات کی اکثر چیزیں محض روح کی قوت اور پرواز کی بنا پر ہوتی ہیں جسے قوتِ حافظہ پوری طرح محفوظ نہیں کرپاتی کیونکہ روح کے اِدراکات بے شمار ہیں جبکہ

* نگران مجلس تحقیقات شرعیہ، دارالافتاء اہل سنّت، فیضان مدینہ کراچی
www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

قوتِ حافظہ اس کے مقابلے میں بہت کم ہے اور جب بڑی شے کے ادراکات کو کسی چھوٹے ظرف (برتن) میں رکھا جاتا ہے تو وہ اسے پوری طرح سمیٹ نہیں پاتا اور بات کچھ کی کچھ ہو جاتی ہے اور اسی طرح کی بعض صورتوں کو قوتِ حافظہ آواگون سمجھ لیتی ہے۔

پانچواں سبب: بہت سے واقعات میں محض تصور کی طاقت اور تخیل کی کرشمہ سازی ہوتی ہے کہ انسان جیسے محسوس کرتا ہے ویسے ہی اسے نظر آنا شروع ہو جاتا ہے جیسے تاریکی میں انسان خوفناک صورتوں کا تصور کرے تو اسے واقعی نظر آنا شروع ہو جاتی ہیں حالانکہ وہاں کچھ بھی نہیں ہوتا۔

چھٹا سبب: کچھ لوگوں کی دماغی حسیات تیز ہوتی ہیں جیسے حدس و فراست و وجدان۔ ان حسیات کی وجہ سے بہت سی چیزیں ان پر ظاہر ہو جاتی ہیں یا ان کے دماغ وہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔ یہ دوسروں کی بنسبت زیادہ گہرائی میں چیزوں کو دیکھ لیتے ہیں لیکن یہ کبھی درست ہوتی ہیں اور کبھی غلط۔

ساتواں سبب: کچھ لوگ مشقوں کی صورتوں میں اپنی دماغی قوتیں بہت بڑھا لیتے ہیں جیسے ماضی بعید میں اِشراقیین اور موجودہ دور میں سادھو وغیرہ۔ مختلف ریاضتوں اور مشقوں سے ان افراد کے دماغ کے وہ خلیات کام کرنا شروع کر دیتے ہیں جو عام حالات میں کام نہیں کرتے اور ایسے لوگ نہایت محیر العقول خبریں بھی دیتے ہیں اور ظاہراً سمجھ میں نہ آنے والے کام بھی کر دکھاتے ہیں لیکن یہ ساری خبریں درست نہیں ہوتیں کہ صلاحیتوں میں کمی بیشی بھی ہوتی ہے، خارجی عوامل بھی اثر انداز ہوتے ہیں اور شیطان کی مداخلت بھی موجود ہوتی ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ انسان کے ظاہری حواس کی طرح باطنی حواس بھی ہیں، ظاہری صلاحیتوں کی طرح باطنی صلاحیتیں بھی ہیں، ظاہری اسباب کی طرح باطنی اسباب بھی ہیں، اس کے ساتھ انسانوں کے کاموں میں شیطان کی دخل اندازی بھی ہوتی ہے اور انسان ظاہری، باطنی حواس اور صلاحیتوں کے استعمال میں غلطیاں بھی کرتا ہے، اس لئے اس کے غلطی کے امکانات والے عمل یا مشاہدے کو قطعی یقینی ہرگز نہیں سمجھا جاسکتا اور جہاں مقابلے میں قطعی یقینی چیز موجود ہو وہاں تو مشاہدے یا محسوسات کو غلط ماننا ضروری ہے جیسے کوئی معتبر آدمی خبر دے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا ہے جبکہ جسے یہ خبر دی گئی وہ اپنے والد صاحب کے سامنے بیٹھا ان سے باتیں کر رہا ہو، تو غور کریں کہ آپ معتبر آدمی کی خبر پر یقین کریں گے یا جو آپ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اس پر یقین کریں گے؟ یقیناً خبر کو غلط سمجھیں گے اور یہی کہیں گے کہ خبر دینے والے کو غلط فہمی ہو گی۔ یہی معاملہ فانی مخلوق کے ناقص محسوسات اور علیم و خبیر خالق و مالک کے بتانے کا ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شے کی خبر دے اور ساری مخلوق اس کے خلاف بتائے تو ساری مخلوق غلط ہو سکتی ہے لیکن خدا کی دی ہوئی خبر غلط نہیں ہو سکتی۔ یہیں سے تناسخ، آواگون اور کئی جنموں کے عقیدے کا معاملہ سمجھ لیں کہ بہت سے لوگ اپنے ناقص مکاشفات یا تجربات کی وجہ سے آواگون کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن خالقِ کائنات نے فرمادیا کہ مرنے کے بعد دوبارہ دنیا میں واپسی نہیں ہو گی، کسی کو مہلت نہیں ملے گی، بلکہ صرف قبر و برزخ ہے اور اس کے بعد آخرت کی زندگی ہے جو قیامت کے دن ہو گی، لوگوں کو حساب کے لئے اٹھایا جائے گا اور اس کے بعد وہ جنت یا جہنم میں جائیں گے۔ لہٰذا جب خدا عزوجل اور اس کے رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہی عقیدہ ہمیں دیا ہے تو اب اس کے خلاف ہر سوچ، عقیدہ، محسوس، مکاشفہ، مشاہدہ اور تجربہ باطل و مردود ہے اور تنہا حق صرف وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے اور سچے عقیدے پر زندگی اور موت عطا فرمائے۔ آمین

شانِ حبیب بزبانِ حبیب (قسط:12)

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

گزشتہ سے پیوستہ

23 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي ترجمہ: میں بانٹنے والا ہوں اور اللہ پاک عطا فرماتا ہے۔[1]

24 فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَنَا اَجْوَدُ وَلَدِ آدَم ترجمہ: میں اولادِ آدم میں سب سے بڑا داتا (سخی) ہوں۔[2]

ان مذکور مبارک فرامین میں حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امّت، سلطانِ دوجہاں، غمگسارِ انس و جاں، محمد مصطفےٰ، احمد مجتبیٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دو مبارک اسماء "قَاسِم" اور "اَجْوَد" کا ذکر ہے۔

ان دونوں اسمائے مبارکہ کا مفہوم ہے: عطا فرمانے والے، تقسیم فرمانے والے، جود و سخاوت کرنے والے۔

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک شانِ جود و سخاوت کے حوالے سے سیرتِ طیّبہ کا مطالعہ کریں تو آپ کے قاسمِ نعمت اور صاحبِ جود و سخاوت ہونے کے موضوع کو چار حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

1 حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم خزائنِ الٰہیہ کے مالک اور مختارِ کل ہیں 2 سائل کو منع نہ فرمانا 3 بے حساب عطائیں فرمانا 4 اپنے پاس جمع نہ رکھنا۔

1 رسولُ اللہ خزائنِ الٰہیہ کے مالک اور مختارِ کُل ہیں

اہلِ اسلام کا یہ مسلمہ اور واضح عقیدہ ہے کہ دینے والا اور سب اختیارات و قدرت کا مالک اللہ ربُّ العزّت ہے اور ربِّ کریم نے اپنے حبیبِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو سب اختیارات عطا فرما دیئے ہیں جس کا اعلان "اِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي" میں بھی واضح ہے۔

شارحِ بخاری علامہ احمد خطیب قسطلانی رحمۃُ اللہ علیہ نے حبیبِ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مالکِ کُل ہونے کا تذکرہ "اَلْمَوَاهِبُ اللَّدُنِّيَه" میں یوں فرمایا: هُوَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ خِزَانَةُ السِّرِّ وَمَوْضِعُ نُفُوْذِ الْاَمْرِ فَلَا يَنْفُذُ اَمْرٌ اِلَّا مِنْهُ وَلَا يَنْقُلُ خَيْرٌ اِلَّا عَنْهُ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یعنی رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اللہ کریم کا ایک پوشیدہ راز ہیں اور احکامِ الٰہیہ کے نفاذ کا مرکز ہیں پس ہر حکم آپ ہی سے نافذ ہوتا ہے اور ہر خیر و بھلائی آپ ہی کے ذریعے منتقل ہوتی ہے۔[3]

حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: دین و دنیا کی ساری نعمتیں علم، ایمان، مال، اولاد وغیرہ دیتا اللہ ہے بانٹتے حضور ہیں جسے جو ملا حضور کے ہاتھوں ملا کیونکہ یہاں نہ اللہ کی دَین (یعنی دینے) میں کوئی قید ہے نہ حضور کی تقسیم میں، لہٰذا یہ خیال غلط ہے کہ آپ صرف علم بانٹتے ہیں ورنہ پھر لازم آئے گا کہ خدا بھی صرف علم ہی دیتا ہے۔[4]

امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں کے تذکرہ پر کئی احادیث نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: کوئی دولت، کوئی نعمت، کوئی عزت جو حقیقۃً دولت و عزت ہو

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، نائب مدیر ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

ایسی نہیں کہ اللہ عزّوجل نے کسی اور کو دی ہو اور حضورِ اقدس صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کو عطا نہ کی ہو، جو کچھ جسے عطا ہوا یا عطا ہو گا دنیا میں یا آخرت میں وہ سب حضور کے صدقہ میں ہے حضور کے طفیل میں ہے حضور کے ہاتھ سے عطا ہوا (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)۔(5)

ایک اور مقام پر فرمایا: جَعَلَ سُبْحٰنَهٗ وَ تَعَالٰی خَزَائِنَ رَحْمَتِهٖ وَنِعَمِهٖ وَ مَوَائِدَ جُوْدِهٖ وَكَرَمِهٖ طَوْعَ یَدَیْهِ، و مُفَوَّضَةً اِلَیْهِ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم یُنْفِقُ كَیْفَ یَشَاءُ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت اور کل نعمت کے خزانے اور اپنے فیض و کرم کے خوان ان کے ہاتھوں کے مطیع کر دیئے، اور یہ سب انہیں سونپ دیا جیسے چاہیں خرچ کریں۔(6)

مزید فرماتے ہیں: دین و دنیا و جسم و جان میں جو نعمت کسی کو ملی اور ملتی ہے اور ابد الآباد تک ملے گی سب حضورِ اقدس خلیفۃُ اللہ الاعظم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم کے وسیلے اور حضور کے مبارک ہاتھوں سے ملی اور ملتی ہے اور ابد الاباد تک ملے گی۔(7)

ایک پنجابی شاعر نے کیا ہی خوب ترجمانی کی ہے کہ

رب فرمایا محبوبا زمانے سارے تیرے نیں
عرش والے، فرش والے، دیوانے سارے تیرے نیں
میں خالق ساری دنیادا، توں مالک ساری دنیادا
کے منگتے نوں ناموڑیں، خزانے سارے تیرے نیں (8)

2 سائل کو منع نہ فرمانا

دنیا جہاں میں بڑے بڑے اسخیا کا یہ حال ہے کہ موجود ہو گا تو دے دیں گے، جمع کر کے رکھیں گے، اپنے لئے بھی رکھیں گے، دوسروں کو بھی دیں گے اور دنیا میں لاکھوں ایسے ہیں جو بہت کماتے ہیں، جمع بھی کرتے ہیں اور پھر سخاوت بھی کرتے ہیں لیکن ایسوں کی بھی کمی نہیں کہ وہ تبھی خرچ کرتے ہیں جب ان کے پاس جمع ہوتا ہے، جیسے ہی انہیں لگتا ہے کہ اب ہماری آمدن کم ہے تو وہ خرچ سے ہاتھ روک لیتے ہیں یہ اگرچہ بُرا نہیں لیکن قربان جایئے صاحب جود و کرم آقا پر کہ آپ نے نہ جمع فرمایا اور نہ ہی آمدن کی کمی و زیادتی کو کبھی دیکھا بس دیتے ہی رہے، لُٹاتے ہی رہے یہاں تک کہ ایسا بھی ہوا کہ اگر موجود نہ ہوتا تو بھی منع نہ فرماتے، صحابۂ کرام نے تو یہاں تک روایت فرمایا کہ سرکار دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کبھی سائل کو ”لَا“ نہ فرمایا جیسا کہ بخاری شریف میں ہے، حضرت سیّدُنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ قَطُّ فَقَالَ ”لَا“ یعنی کبھی ایسا نہیں ہوا کہ سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے کوئی چیز مانگی گئی ہو اور آپ نے جواب میں ”لَا“ (یعنی نہیں) فرمایا ہو۔(9) مراد یہ ہے کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ وسلَّم سے دنیا کے مال میں سے کچھ طلب کیا گیا تو کبھی یہ نہیں فرمایا کہ نہیں دوں گا۔ دینا منظور ہوتا تو عطا فرما دیتے، نہ دینا منظور ہوتا تو خاموش رہتے اور رُخِ انور پھیر لیتے۔(10)

اس بات کی شعر کی صورت میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہ علیہ نے کیا خوب ترجمانی کی ہے:

مانگیں گے مانگے جائیں گے مُنہ مانگی پائیں گے
سرکار میں نہ ”لَا“ ہے نہ حاجت ”اگر“ کی ہے (11)

ایک دفعہ ایک سائل حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت بظاہر کوئی مال موجود نہ تھا تو آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے اپنی جانب سے قرض لینے کی اجازت دی اور فرمایا کہ جب ہمارے پاس کچھ آجائے گا ہم اسے ادا کر دیں گے، جنابِ عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! اللہ ربُّ العزّت نے آپ کو طاقت سے زائد کا مکلف نہیں فرمایا، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو یہ بات پسند نہ آئی، انصار میں سے ایک شخص نے عرض کی: یارسولَ اللہ! آپ عطا کیجئے اور عرش کے مالک سے تقلیل کا خوف نہ کیجئے، یہ سُن کر آپ نے تبسم فرمایا اور آپ کے چہرہ مبارک پر خوشی کے آثار آئے پھر فرمایا مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے۔(12)

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بے حساب عطا فرمانا اور اپنے پاس جمع نہ رکھنا، اس کا بیان اِنْ شَآءَ اللہ اگلے ماہ کے شمارے میں آئے گا۔

---

(1) بخاری، 1/42، حدیث: 71 (2) مسند ابی یعلیٰ، 3/16، حدیث: 2782 (3) مواہب لدنیہ، 1/27 (4) مراٰۃ المناجیح، 1/177 (5) فتاویٰ رضویہ، 29/93 (6) فتاویٰ رضویہ، 28/522 (7) فتاویٰ رضویہ، 21/195 (8) یعنی ربِّ کریم نے اپنے حبیب سے فرمایا: اے محبوب! اول و آخر ہر زمانہ تیرا ہے یعنی تیری ہی حکومت ہے، عرش و فرش میں ہر جگہ تیرے دیوانے ہیں، میں ساری دنیا کا خالق ہوں اور تجھے ساری دنیا اور سب خزانوں کا مالک بنا دیا، تو کسی سائل کو منع نہ کرنا۔ (9) بخاری، 4/109، حدیث: 6034 (10) نزہۃ القاری، 5/573 (11) حدائقِ بخشش، ص 225 (12) شمائل ترمذی، ص 201، حدیث: 338۔

بزرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو نوید عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

مُتَوَکِّل کون؟

حقیقت میں مُتَوَکِّل وہ ہے کہ جس کو مخلوق سے اذیت و تکلیف حاصل ہو، لیکن نہ وہ کسی سے شکایت کرے اور نہ کسی سے ذکر کرے۔ (ارشادِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ)

(اخبار الاخیار، ص24)

تکبر کے چند نقصانات

مُتکبِّر انسان کی عبادت قابلِ قبول نہیں ہوتی، تکبر اللہ پاک کی ناراضی کا سبب اور ایمان کے لئے نقصاندہ ہے، تکبر انسان کو اللہ پاک کی معرفت سے محروم رکھتا اور ذلیل و خوار کرتا ہے۔

(ارشادِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ)

(فیضان شمس العارفین، ص70)

حقیقی درویش

حقیقی درویش وہ ہے جو خالقِ حقیقی کی عبادت ریا (یعنی دکھاوے) سے پاک ہو کر صرف رضائے الٰہی کی خاطر کرے۔

(ارشادِ حضرت خواجہ شمس الدین سیالوی رحمۃ اللہ علیہ)

(فیضان شمس العارفین، ص71)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

عیب جوئی

عیب جوئی ہر مسلمان کی حرام ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، 14/ 271)

مسلمان کی خیر خواہی

ہر سلطنتِ اسلام نہ صرف سلطنت ہر جماعتِ اسلام نہ صرف جماعت ہر فردِ اسلام کی خیر خواہی مسلمان پر فرض ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 14/ 133)

ناجائز چیز سے علاج

ناجائز چیز کو دوا کے لئے استعمال کرنے کی دو شرائط ہیں، ایک یہ کہ وہاں کوئی دوسری شی علاج کی نہ ہو اور دوسری یہ کہ طبیبِ حاذِق مسلمان غیر فاسق نے ایسا کہا ہو۔

(فتاویٰ رضویہ، 22/ 154)

عطار کا چمن کتنا پیارا چمن!

ہمارا کردار

ہمارا کردار ایسا ہونا چاہئے جسے دیکھ کر لوگ کہیں اِس کو Follow کرنا چاہئے۔ (16 رمضان المبارک 1442ھ رات)

پہنچا ہوا

جو شریعت کا پابند ہے، حقیقت میں وہی (اللہ پاک تک) پہنچا ہوا ہے۔ (25 رمضان المبارک 1442ھ رات)

مشورہ کس سے لیں؟

مشورہ اُس سے لیں جو خوفِ خدا والا اور امین (یعنی امانت دار) ہو۔ (16 رمضان المبارک 1442ھ رات)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

مارکیٹوں میں رائج برائیاں

مولانا عبد الرحمٰن عطاری مدنی*

آج کل مارکیٹوں میں جھوٹ، دھوکا دہی اور ملاوٹ جیسے ناسور اس قدر عام ہوگئے ہیں اور لوگ ان گناہوں کے اتنے عادی ہو چکے ہیں جیسے ان میں کوئی برائی ہی نہ ہو۔ چاول ہو یا آٹا، پھل ہو یا سبزی، دالیں ہوں یا گوشت ہر چیز میں ملاوٹ اور دھوکا دہی ہے۔ ذیل میں مارکیٹ میں رائج برائیوں کی چند مثالیں پیش کی جارہی ہیں۔

نقل کو اصل کہہ کر بیچنا

بعض اوقات چیز کی ایسی خصوصیات بتائی جاتی ہیں جو اس میں موجود نہیں ہوتیں اور خریدنے والے کا یہ ذہن بنایا جاتا ہے کہ ان خصوصیات کی بنا پر اس کی قیمت زیادہ ہے۔ مثال کے طور پر مارکیٹوں میں بہت سی چیزوں کی نقل (Copies) ملتی ہیں، بعض دھوکے باز انہیں اصل (Original) بتاکر بیچ دیتے ہیں اور یوں زیادہ رقم وصول کرلیتے ہیں، بعض اوقات تو خود بیچنے والے نے بھی کبھی اصل (Original) کی شکل نہیں دیکھی ہوتی۔ یونہی کبھی سیکنڈ کاپی کو فرسٹ کاپی کہہ کر بیچ دیا جاتا ہے اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک شخص امپورٹڈ چیز خریدنے آتا ہے اسے لوکل چیز امپورٹڈ ظاہر کرکے تھمادیتے ہیں۔

✦ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی گاڑی شوروم میں ڈینٹ اور پینٹ شدہ کھڑی ہوتی ہے جس پر ایک سے زیادہ بار پینٹ ہو چکا ہوتا ہے، بعض بیچنے والے اسے اصل (Original) پینٹ بتا کر بیچ دیتے ہیں اور کہیں کہیں تھوڑا گھسا ہوا بھی رکھتے ہیں تاکہ دوبارہ پینٹ ہونے کا شک نہ گزرے اور گاہک کو مطمئن کرنے کے لئے یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ یہاں مارکیٹ میں مکینک موجود ہیں، ان سے چیک کروالیں اور اس طرح کے لوگوں کی مکینکوں سے سیٹنگ ہوتی ہے۔

✦ کسی مشہور کمپنی کی پراڈکٹ مارکیٹ میں بہت زیادہ چل رہی ہوتی ہیں، اسی کے نام سے نقلی چیز بناکر اس پر اصل کمپنی کا لیبل لگاکر بیچ دی جاتی ہے بالخصوص کاسمیٹکس کے کام میں اس طرح کی بہت گڑبڑ ہوتی ہے۔ راقمُ الحروف کو تیل کے کام کا تجربہ ہے، اس کام میں بھی بعضوں کی یہ شرارت ہوتی ہے کہ تیل کی مشہور کمپنی کے صاف ستھرے خالی کنستر حاصل کرکے اس میں کھلا تیل بھرا جاتا ہے اور پھر پیکنگ کرکے کمپنی کے نام سے بیچا جاتا ہے۔

ہلکی کوالٹی کی چیز کو اچھی کوالٹی کی بتانا

کبھی ہلکی کوالٹی کی چیز اچھی کوالٹی کی بتاکر بیچ دی جاتی ہے، مثال کے طور پر بعض جیولرز اٹھارہ کیرٹ کا سونا بائیس کیرٹ

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

کا بتا کر بائیس کیرٹ کی قیمت میں بیچ دیتے ہیں اور کاریگروں سے بائیس کیرٹ کی جھوٹی اسٹیمپ بھی لگوا دیتے ہیں جسے کسٹمر کو دکھا کر مطمئن کر دیا جاتا ہے اور خریدار پر یہ راز اس وقت کھلتا ہے جب اسے سونا بیچنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

پوری قیمت میں کم چیز دینا اور مقدار پوری دکھانا

✦ بعض پیٹرول پمپ والے بھی گاہکوں کو ٹھگنے سے باز نہیں آتے، طریقۂ واردات یہ ہوتا ہے کہ پیٹرول ڈالنے سے پہلے وہ میٹر کو زیرو پر نہیں کرتے اور پیسے پورے لے کر پیٹرول کم ڈالتے ہیں۔ پیٹرول ڈلواتے وقت یہ احتیاط کیا کریں کہ یونٹ کا میٹر چیک کر لیا کریں، آیا وہ زیرو سے شروع ہوا ہے کہ نہیں اور پیٹرول ڈلواتے وقت نوزل کو موٹر سائیکل کی ٹینکی سے اتنا اوپر رکھوائیں کہ پیٹرول ٹینکی میں جاتے ہوئے نظر آئے اور 100 یا 200 روپے کا پیٹرول ڈلوانے کے بجائے درمیانی عدد جیسے کہ 60، 70 یا 130 وغیرہ روپوں میں ڈلوائیں ☆ بعض بلڈرز تعمیرات میں بہت ڈنڈی مارتے ہیں اور سریا، سیمنٹ، بجری وغیرہ میٹریل ہلکی کوالٹی کا لگا دیتے ہیں، اسی طرح زیرِ تعمیر عمارت کا نقشہ دکھاتے کچھ ہیں اور بناتے کچھ ہیں، نقشے میں پارکنگ ایریا بڑا دکھاتے ہیں لیکن بناتے وقت پارکنگ کا کچھ حصہ کھا کر وہاں بھی مکانات یا دکانیں بنا دیتے ہیں۔

موبائل کے کاروبار میں دھوکے

✦ موبائل بیچنے والے بھی دھوکا دینے میں کسی سے پیچھے نہیں، راقم الحروف کی دکان پر ایک شخص آیا جو پہلے موبائل کی فیلڈ سے وابستہ تھا، اس نے اس کام میں ہونے والی برائیوں کا جو منظر پیش کیا اس کا خلاصہ پیشِ خدمت ہے: موبائل والے بعض اوقات ایک ملک سے تیار شدہ موبائل کسی دوسرے ملک کا بتا کر بیچ دیتے ہیں، کبھی موبائل کی کٹس کو زیادہ پیسے ملنے کے چکر میں ڈبہ پیک بنا کر بیچ دیتے ہیں، بعض اوقات موبائل میں کچھ ایسی چیز ڈاؤن لوڈ کر لیتے ہیں جس سے موبائل حقیقت کے خلاف Specification ظاہر کرتا ہے، مثال کے طور موبائل اپنی Rom، 32GB شو کرتا ہے حالانکہ اس میں 32GB نہیں ہوتی، جب اس طرح کا موبائل خریدار واپس لے کر آتا ہے تو پیسے پورے واپس کرنے کے بجائے 40 فیصد کاٹ کر بقیہ پیسے واپس کرتے ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ انہیں موبائل کی خرابی کا علم ہوتا ہے لیکن پھر بھی کسی طرح موبائل آن کر کے کسٹمر کو بیچ دیتے ہیں اور ایسے موبائل کی گارنٹی نہیں دیتے، وہ موبائل چونکہ خراب ہوتا ہے اس لئے کچھ دنوں میں ہی بند ہو جاتا ہے، جب خریدار یہ موبائل واپس لے کر آتا ہے تو اس سے کہتے ہیں کہ ہم نے تو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ اس کی کوئی گارنٹی نہیں ہے۔ کبھی کوئی موبائل بیچنے کے لئے آتا ہے اور اپنے موبائل کی قیمت 10 ہزار بتاتا ہے، دکاندار اس موبائل کی قیمت لگوانے کے لئے اپنا بندہ اندر مارکیٹ میں بھیجتا ہے، قیمت لگانے والا مثال کے طور پر 9 ہزار لگاتا ہے تو اس کا بندہ واپس آ کر دھوکا دینے کے لئے کسٹمر کے سامنے اپنے مالک کو کہتا ہے کہ اس کی قیمت چھ ہزار لگ رہی ہے پھر کسٹمر اور دکان دار کے درمیان بارگیننگ ہوتی ہے، موبائل والا ایک آدھ ہزار بڑھا دیتا ہے اور جھوٹ بولتے ہوئے کہتا ہے کہ اس کی قیمت تو کم لگ رہی ہے مگر میں تم کو مزید بڑھا کر دے رہا ہوں۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دکان دار موبائل بہت زیادہ مہنگا بیچ دیتے ہیں، اور جب ان کو لگتا ہے کہ کسٹمر مارکیٹ میں ریٹ چیک کر سکتا ہے تو کسٹمر کے دکان سے نکلتے ہی اپنا بندہ اس کے پیچھے لگا دیتے ہیں، چونکہ دکان داروں کی آپس میں سیٹنگ ہوتی ہے اس لئے وہ کسٹمر جس دکان پر جاتا ہے تو اس کا بندہ دکان دار کو معاملہ اشاروں ہی اشاروں میں یا دکان دار کے موبائل میں لکھ کر اسے سمجھا دیتا ہے کہ وہ اس طرح کے موبائل کی اصل قیمت نہ بتائے بلکہ بڑھا چڑھا کر بتائے اور اس عمل کو مارکیٹ کی زبان میں "فیلڈنگ" کہا جاتا ہے اور "فیلڈنگ" کا یہ سلسلہ صرف موبائل کے کام میں ہی نہیں بلکہ دیگر شعبوں میں بھی ہوتا ہے۔

منرل واٹر میں بھی ملاوٹ

ایک تحقیق کے مطابق کراچی میں منرل واٹر 52 فیصد ملاوٹ شدہ فروخت کیا جاتا ہے! ایک عالمِ دین کا بیان ہے کہ میں نے بھی پہلے منرل واٹر پینا شروع کیا تھا، ایک کین ہمارے پاس آتا تھا، پہلی بار کچھ زیادہ پیسے دینے ہوتے تھے پھر اسی دکان پر خالی کین دے کر بھرا ہوا کین ملتا تھا، میں دل کو منالیتا تھا کہ منرل واٹر ہے، کبھی کبھی مجھے شک پڑتا تھا کیونکہ اس میں آئل پینٹ کی بو آتی تھی۔ ایک مرتبہ میرے ایک جاننے والے نے مجھے بتایا کہ پہلے میں نے ایک دکان پر یہ کام کیا ہے، ہم تو یہ کرتے تھے کہ عام پانی کے نلوں سے کین بھر کر دے دیا کرتے تھے۔

آبِ زَم زَم کی جعلی فیکٹری

دنیا میں دھوکا اتنا عام ہو گیا ہے جس کی حد نہیں، منرل واٹر تو ایک طرف رہا، اب تو عام پانی کو بھی آب زم زم کہہ کر بیچنے کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے حالانکہ اس سے تو ہماری عبادت وابستہ ہے، آبِ زَم زَم کو عبادت کی نیت سے دیکھنے پر ایک سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے۔ جعلی آبِ زم زم کے متعلق ایک اخباری رپورٹ ملاحظہ کیجئے: ملاوٹ کرنے والوں نے آبِ زَم زَم کو بھی نہ بخشا، پولیس نے مکۂ مکرمہ میں کارروائی کرتے ہوئے آبِ زَم زَم کی جعلی فیکٹری پکڑ لی۔ فیکٹری سے تیار شدہ آبِ زَم زَم کی جعلی بوتلیں برآمد ہوئیں۔ فیکٹری چلانے والے 5 لوگوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور فروخت کے لیے تیار شدہ بوتلیں و دیگر پیکنگ کے آلات بھی ضبط کر لئے گئے ہیں۔ (روز نامہ جنگ، 31 مئی، 2017، بتصرف) ✦ ملازمین بھی اپنے مالکان کو بہت دھوکا دیتے ہیں اور آنے جانے کا وقت لکھنے میں سپر وائزر سے سیٹنگ کر لیتے ہیں اور بدلے میں اپنی تنخواہ کا کچھ فیصد سپر وائزر کے لئے مختص کر دیتے ہیں اور پرچیز رز یعنی ادارے کے لئے خریداری کرنے والے تو بعض اوقات ایسا دھوکا دیتے ہیں کہ اگر ان کی سیلری نہ بھی ہو تب بھی ان کا گھر چلتا رہے، بل کم پیسوں کا بنتا ہے اور دکاندار سے ساز باز کر کے زیادہ پیسوں کا جھوٹا بل بنا لیتے ہیں اور بعض اوقات تو دو نمبر کا مال خرید کر اپنے مالک کی دکان یا انڈسٹری کا بیڑا غرق کر دیتے ہیں۔

مارکیٹ میں رائج برائیوں کی مزید مثالیں

✦ ذبح کے بعد پانی ڈال کر گوشت کا وزن بڑھا دینا ✦ بڑے اور چھوٹے جانور کا گوشت مکس کر کے بیچنا ✦ فارمی انڈوں کو رنگ کر کے دیسی بنانا ✦ لال مرچ میں کلر مارنا ✦ کپڑا رنگنے کے رنگ کو کھانے کا رنگ کہہ کر بیچنا ✦ کیلوں اور آم کو ان کیمیکلز سے جلدی پکانا جن پر پابندی ہے ✦ مال کسی اور ملک میں بنا اور اسٹیمپ کسی دوسرے ملک کی لگانا ✦ ایکسپائر ادویات بیچنا ✦ ناقص اور ممنوعہ رنگ کی ہوئی دالیں بیچنا ✦ چائے کی پتی میں کالے چنے کا چھلکا ملانا وغیرہ وغیرہ۔

یہ مارکیٹ میں رائج برائیوں کی صرف چند مثالیں پیش کی ہیں، ورنہ مارکیٹوں میں اور بھی بہت کچھ ہوتا ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ جب ہماری مارکیٹوں میں فراڈ اور دھوکا اتنا زیادہ عام ہے تو ہماری معیشت کیسے ترقی کرے گی! جو لوگ اس طرح کے کام کرتے ہیں ان کو چاہئے کہ اپنے اور بال بچوں کے حال پر رحم کھائیں اور اپنی آخرت برباد مت کریں۔ ایسے کاموں کا دنیا میں یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ بیماری وغیرہ دیگر جگہوں میں پیسہ برباد ہو جاتا ہے جبکہ آخرت کا عذاب الگ ہے۔ نہ جانے ہمیں رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان "مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا (یعنی جو دھوکا دے وہ ہم میں سے نہیں)" کیوں یاد نہیں رہتا! جس محبوب کا کلمہ پڑھتے ہیں، جن کی محبت اور عشق کا دعویٰ کرتے ہیں اگر وہی فرمادیں کہ "یہ ہم میں سے نہیں" تو بھلا اور کون سی پناہ ہے جس کا سہارا لیں گے!

اللہ پاک سے دعا ہے کہ وہ ہمیں سچائی اور دیانت داری کے ساتھ رزقِ حلال کمانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی*

ایک گھنٹہ لیٹ آنے پر ملازم کی آدھے دن کی تنخواہ کاٹنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ملازم اگر ایک گھنٹہ لیٹ آئے تو اس کی آدھے دن کی تنخواہ کاٹنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جس کا جتنا قصور ہے اسے اتنی ہی سزا ملنی چاہیے اگر وہ ایک گھنٹہ لیٹ آیا ہے تو ایک گھنٹے کے جتنے پیسے بنتے ہیں اتنے ہی کاٹ سکتے ہیں آدھے دن کے پیسے نہیں کاٹ سکتے۔ اسی طرح بعض جگہوں پر تین دن لیٹ آنے پر پورے دن کے پیسے کاٹ لئے جاتے ہیں یہ بھی جائز نہیں بلکہ ظلم ہے۔ درست طریقہ یہ ہے کہ جتنی تاخیر سے آیا ہے اس کا حساب لگا کر اس کی تنخواہ کے مطابق اس تاخیر کے جتنے پیسے بنتے ہیں صرف وہی کاٹے جاسکتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فرماتے ہیں: "اس روز جتنے گھنٹے کام میں تھا ان میں جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی ہی تنخواہ وضع ہوگی، ربع ہو تو ربع، یا کم زیادہ جس قدر کی کمی ہوئی صرف اتنی تنخواہ وضع ہوگی، مثلاً چھ گھنٹے کام کرنا تھا اور ایک گھنٹہ نہ کیا تو اس دن کی تنخواہ کا چھٹا حصہ وضع ہوگا، زیادہ وضع کرنا ظلم ہے۔" (فتاویٰ رضویہ، 19/516)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

ڈریس کیٹلاگ میں تصویر شامل کرنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میرا کام لیڈیز بوتیک کا ہے اور اس میں سوٹ کے ساتھ تصویر لگائی جاتی ہے۔ کیا تصویر کے ساتھ سوٹ بیچنا جائز ہے؟ اگر اس کا چہرہ بلر کر دیا جائے تو کیسا ہے؟ نیز ہمارے گھر والے برانڈ کے سوٹ خریدتے ہیں وہ بھی تصویر کے ساتھ ہوتے ہیں ان کا خریدنا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: سوٹ کے ساتھ بے پردہ عورت کی تصویر لگانا ہرگز جائز نہیں یہ بے حیائی اور گناہ ہے کہ لڑکی کو بلا کر فوٹو شوٹ کروایا جاتا ہے اور پھر تصویر ہر سوٹ پر لگائی جاتی ہے یہ کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا۔

اس کے لئے جائز متبادل کے طور پر یہ طریقہ اپنایا جاسکتا ہے کہ دکانوں پر ڈمی پر سوٹ لگائے جاتے ہیں تو جس ڈمی کا چہرہ نہ ہو یا چہرہ مسخ کیا ہوا ہو اس پر سوٹ لگا کر تصویر لی جاسکتی ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "تصویر سر بریدہ یا جس کا چہرہ مٹا دیا ہو، مثلاً کاغذ یا کپڑے یا دیوار پر ہو تو اس پر روشنائی پھیر دی ہو یا اس کے سر یا چہرے کو کھرچ ڈالا یا دھو ڈالا ہو، کراہت نہیں۔" (بہار شریعت، 1/628)

یہ طریقہ سستا بھی ہو گا کہ ایک ہی ڈمی پر مختلف سوٹ لگا کر تصاویر بنائی جاسکتی ہیں اس طرح بے حیائی کا بھی خاتمہ ہو گا۔

جہاں تک سوٹ خریدنے کی بات ہے تو وہ سوٹ خریدنا اور بیچنا بھی جائز ہے کہ یہاں تصویر ضمنی چیز ہے تصویر کی خرید و فروخت نہیں ہو رہی لیکن یہ تصویر ساتھ میں لگانا، جائز نہیں۔

(وقار الفتاویٰ، 1/218)

وَاللهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

مشترکہ پلاٹ میں پارٹنر سے اس کا حصہ خریدنا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے اپنے دوست کے ساتھ مل کر 50 فیصد پارٹنرشپ میں ایک کروڑ کا پلاٹ خریدا، اب اس کی مالیت ڈیڑھ کروڑ ہے۔ میرا پارٹنر

* محقق اہل سنّت، دار الافتاء اہل سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

چاہتا ہے کہ اسے بیچ دیں لیکن میں چاہتا ہوں کہ نہ بیچوں تو کیا میں اس سے اس کا حصہ خرید سکتا ہوں؟ اس کی کیا صورت ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں آپ اپنے پارٹنر سے اس کا حصہ خرید سکتے ہیں لیکن موجودہ مالیت کے حساب سے ہی خریدیں گے یہ نہیں ہو سکتا کہ جتنے کا اس نے خریدا تھا اور حصہ ملایا تھا اتنی رقم اس کو دے کر فارغ کر دیں بلکہ جو موجودہ مالیت ہے یا جس قیمت پر آپ دونوں کا اتفاق ہو جائے اس قیمت پر خریدیں گے۔ بیچنے والا یہ تقاضہ کر سکتا ہے کہ موجودہ مالیت کے حساب سے اپنا حصہ بیچوں گا اور موجودہ مالیت اگر ڈیڑھ کروڑ ہے تو اس حساب سے وہ پچھتر لاکھ روپے اسے دے کر اس کا حصہ خریدا جا سکتا ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

مرحوم کی لائف انشورنس میں جمع رقم کا حقدار کون ہوگا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم نے کچھ لائف انشورنس شادی سے پہلے کروائی اور کچھ شادی کے بعد۔ شادی سے پہلے جو انشورنس کروائی اس میں مرحوم نے انشورنس فارم میں اپنی والدہ کو نامزد کیا جبکہ شادی کے بعد والی انشورنس کے فارم میں اپنی زوجہ کو نامزد کیا۔ اس انشورنس فارم کی عبارت درج ذیل ہے: "یہ فارم ایسا شخص پُر کر سکتا ہے جو متعلقہ بیمہ پالیسی کے تحت فوتگی کلیم کا دعویٰ دار ہو یعنی نامزد کردہ، سرپرست، ٹرسٹی، مفوض الیہ یا وارث جیسی بھی صورت ہو۔" یہ ارشاد فرمائیں کہ اس انشورنس میں جمع کروائی گئی رقم پر کس کا حق ہے؟ کیا صرف والدہ اور زوجہ کا حق ہو گا یا تمام ورثاء اس رقم کے حقدار ہیں؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: اولاً تو یہ یاد رہے کہ بیمہ کمپنی کو دی جانے والی رقم قرض کے حکم میں ہوتی ہے اور قرض پر حاصل ہونے والا مشروط نفع سود ہوتا ہے۔

حدیثِ مبارک میں ہے: "کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَۃً فَھُوَ رِبًا" ترجمہ: قرض کے ذریعہ سے جو منفعت حاصل کی جائے وہ سود ہے۔ (کنز العمال، جز6، 3/99، حدیث:15512) اور سود سے بچنا ہر مسلمان پر شرعاً لازم و ضروری ہے۔ لہٰذا پوچھی گئی صورت میں مرحوم نے اس بیمہ پالیسی میں جتنی بھی رقم جمع کروائی تھی وہ اصل رقم مرحوم کے تمام ورثاء میں ان کے حصوں کے مطابق تقسیم ہوگی، لیکن اس پر ملنے والی اضافی سودی رقم کے بارے میں حکم شرع یہ ہے کہ ورثاء اس رقم کو بغیر ثواب کی نیت کے کسی بھی شرعی فقیر پر صدقہ کر دیں۔

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "جو مال رشوت یا تغنی یا چوری سے حاصل کیا اس پر فرض ہے کہ جس جس سے لیا ان پر واپس کر دے، وہ نہ رہے ہوں ان کے وُرثہ کو دے، پتا نہ چلے تو فقیروں پر تصدُّق کرے۔ خرید و فروخت کسی کام میں اس مال کا لگانا حرامِ قطعی ہے بغیر صورتِ مذکورہ کے کوئی طریقہ اس کے وَبال سے سُبکدوشی کا نہیں یہی حکم سُود وغیرہ عُقُودِ فاسدہ کا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ یہاں جس سے لیا بالخصوص انہیں واپس کرنا فرض نہیں بلکہ اسے اختیار ہے کہ اسے واپس دے خواہ ابتداءً تصدُّق کر دے۔" (فتاویٰ رضویہ، 23/551)

رہی یہ بات کہ پوچھی گئی صورت میں انشورنس میں جمع کروائی گئی رقم پر کس کا حق ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ بیمہ پالیسی میں جمع کروائی گئی اصل رقم میں تمام ورثاء کا حق شامل ہے لہٰذا وہ رقم شرعی اصولوں کے مطابق تمام ہی ورثاء میں تقسیم ہوگی، کیونکہ بغیر تملیک کے محض نامزدگی کوئی چیز نہیں اور اس سے نامزد کردہ شخص اس چیز کا مالک نہیں بن جاتا۔

فتاویٰ شامی میں ہے: "ان ملك الانسان لا ینقل الی الغیر بدون تملیكه" یعنی کسی انسان کی مملوکہ شے بغیر تملیک کے کسی دوسرے شخص کی ملکیت میں داخل نہیں ہوتی۔ (ردالمحتار، 8/569، فتاویٰ رضویہ، 19/393) نیز ایسے مواقع پر نامزد کروانے کا اصل مقصد یہی ہوتا ہے کہ پالیسی ہولڈر کا انتقال ہو جانے کی صورت میں نامزد کردہ شخص کو کلیم کا حق حاصل ہے کہ وہ کلیم کر کے کمپنی سے رقم وصول کرے اور اصل حقداروں تک وہ رقم پہنچا دے، ایسا نہیں ہوتا کہ وہ نامزد کردہ شخص اس رقم کا مالک کہلائے اور اصل پالیسی ہولڈر کا اس سے کوئی تعلق ہی نہ رہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شجاعت

مولانا عدنان احمد عطاری مدنی*

صداقت وشرافت کے پیکر، عظمت وجلالت کے مینار، شجاعت وجرأت کے عَلَم بَردار خلیفۂ اوّل امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذاتِ مبارکہ جہاں بے پناہ خوبیوں اور عمدہ اوصاف سے مزین ہے وہیں آپ رضی اللہ عنہ میں ہمت، شجاعت، جرأت اور بلند حوصلہ کی صفت کامل طور پر موجود ہے امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ (سالِ وفات: 671) آیتِ مبارکہ نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌۚ-قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُؕ-اَفَاۡىٕنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْؕ-وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَیْهِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰهَ شَیْــٴًـاؕ﴾ (ترجمۂ کنزالایمان: اور محمد تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے اور جو اُلٹے پاؤں پھرے گا اللہ کا کچھ نقصان نہ کرے گا۔) یہ آیتِ کریمہ حضرت ابو بکر صدیق کی جرأت وشجاعت پر بڑی دلیل ہے کیونکہ جرأت اور شجاعت کی تعریف یہ ہے کہ مصائب در پیش ہونے کے وقت دل مضبوط و مستحکم رہے اور رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی رِحلت سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں۔ بڑے بہادر صحابہ بھی اس موقع پر اپنے آپ کو سنبھال نہ پائے، حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: حُضور کی وفات نہیں ہوئی، حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی زبان گویا بند ہو گئی، حضرت سیدنا مولا علی رضی اللہ عنہ گھر میں بند ہو کر بیٹھ گئے اور معاملہ بڑا دشوار ہو گیا، آخر کار حضرت ابو بکر صدیق نے اس آیتِ مبارکہ کو پڑھ کر معاملہ کھول دیا۔[1] آیئے! خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زندگی کے چند واقعات ملاحظہ کیجئے جو آپ کی ہمت، شجاعت اور مجاہدانہ صلاحیتوں پر گواہ ہیں۔

سب سے زیادہ بہادر کون؟ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے پوچھا: اے لوگو! مجھے اس کے بارے میں بتاؤ جو لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر ہے؟ لوگوں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ (سب سے زیادہ بہادر) ہیں۔ فرمایا: میں تو اپنے برابر والے سے لڑتا ہوں۔ تم مجھے لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر کے بارے میں بتاؤ؟ لوگوں نے عرض کی: ہم نہیں جانتے کہ وہ کون ہے؟ فرمایا: سب سے زیادہ بہادر اور شجاع حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں، غزوۂ بدر کے روز ہم نے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم (کی خدمت) کے لئے ایک سائبان بنایا، اور آپس میں کہا: رسولُ اللہ کے ساتھ اس سائبان میں رات کون گزارے گا کہیں کوئی مُشرِک حملہ نہ کر دے۔ اللہ پاک کی قسم! حضرت ابو بکر کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی آگے نہیں بڑھا، حضرت ابو بکر صدیق ننگی تلوار ہاتھ میں بلند کرتے ہوئے نبیِّ

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس کھڑے ہوگئے پھر کوئی کافر حضور نبیِّ کریم کی جانب متوجہ ہوتا تو حضرت ابو بکر صدیق اس پر جھپٹ پڑتے، لہٰذا ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔

کون آگے بڑھا؟ پھر مولا علی شیرِ خدا رضی اللہ عنہ نے (ہجرت سے پہلے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میں نے دیکھا کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو قریش نے پکڑ رکھا ہے۔ ایک نابکار شخص پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دھکے دیتا تو دوسرا زور زور سے جھنجھوڑتا۔ اور ساتھ ساتھ نازیبا الفاظ کہتے جاتے: تم وہی ہو جس نے بہت خداؤں کا ایک خدا کر دیا ہے۔ اللہ پاک کی قسم! اس وقت حضرت ابو بکر صدیق کے علاوہ ہم میں سے کوئی بھی پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قریب نہ ہوا۔ حضرت ابو بکر ایک کو مارتے، دوسرے کو دھکا دیتے تیسرے کو جھنجھوڑتے اور یہ کہتے جاتے: تم برباد ہو جاؤ، کیا تم ایک شخص کو اس لئے قتل کر رہے ہو کہ وہ کہتے ہیں: میرا رب اللہ تعالیٰ ہے۔[2]

اللہ پاک کی گستاخی کرنے والے کا انجام: ایک بار حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ یہودیوں کی ایک عبادت گاہ پہنچے تو وہاں بہت سارے یہودی ایک یہودی عالم "فِنحَاص" کے گرد جمع تھے، آپ نے فنحاص سے فرمایا: اے فنحاص! تو اللہ سے ڈر اور اسلام لے آ، تُو جانتا ہے کہ محمد اللہ کے رسول ہیں اور وہ اللہ کی طرف سے تمہارے پاس حق لے کر آئے ہیں تم نے ان کا ذکر اپنی کتابوں میں بھی پایا ہے، اس پر نامراد فنحاص یہودی کہنے لگا: ہم اللہ کے محتاج نہیں ہیں، وہ ہمارا محتاج ہے، ہمیں اس کی حاجت نہیں، اسے ہماری حاجت ہے، اگر وہ غنی ہوتا تو ہم سے ہمارا مال بطورِ قرض نہ مانگتا، اللہ کریم کی شانِ اقدس میں یہ نازیبا کلمات سُن کر آپ رضی اللہ عنہ کو شدید غصہ آگیا اور آپ نے اس کے منہ پر زوردار تھپڑ مار دیا، پھر فرمایا: اے دشمنِ خدا! اگر ہمارے اور تمہارے درمیان معاہدہ نہ ہوتا تو ابھی تیری گردن اڑا دیتا۔ یہ سُن کر فنحاص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا: دیکھئے! آپ کے ساتھی نے میرے ساتھ کیا کر دیا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق سے استفسار فرمایا: تمہیں ایسا کرنے پر کس بات نے ابھارا؟ آپ نے عرض کی: یارسولَ اللہ! بے شک! یہ اللہ کا دشمن ہے اس نے ایک خطرناک بات کہی تھی جسے سُن کر مجھے غصہ آگیا اور میں نے اس کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔[3]

مختلف غزوات و مواقع پر شجاعت: حضرت سیدنا سلَمہ بن اَکْوَع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے 7 غزوات میں نبیِّ کریم کے ساتھ شریک ہونے کا شرف حاصل کیا، اور 9 معرکے ایسے تھے جن میں کبھی تو حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ ہم پر امیر تھے تو کبھی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہمارے قائد و سپہ سالار تھے۔[4]

غزوۂ اُحد میں شجاعت: غزوۂ اُحد میں جب لوگ دورانِ جنگ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پاس سے اِدھر اُدھر منتشر ہوگئے تھے تو (رسولُ اللہ کی حفاظت کی غرض سے) سب سے پہلے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس پہنچنے والے حضرت ابو بکر صدیق تھے۔[5]

صلح حدیبیہ کے موقع پر شجاعت: صلح حدیبیہ کے موقع پر کفارِ مکہ کی جانب سے آنے والے نمائندے نے جب جانِ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے سخت گفتگو کی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اس پر غضبناک ہوگئے اور اسے سخت کلمات کہتے ہوئے کہنے لگے: کیا ہم رسولُ اللہ کو رسوا کر دیں گے یا ہم انہیں چھوڑ کر بھاگ جائیں گے؟[6]

فتحِ مکّہ کے موقع پر شجاعت: فتحِ مکہ کے موقع پر رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ایک جگہ تشریف فرما تھے اور حضرت ابو بکر صدیق حفاظت کی غرض سے تلوار ہاتھ میں لئے سرہانے کھڑے تھے۔[7]

وصال: سن 13 ہجری ماہِ جُمادَی الاُخریٰ 22 تاریخ کو جرأت مند اور بلند حوصلہ صحابی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اس جہانِ فانی سے رخصت ہو کر دارِ آخرت کی جانب محوِ سفر ہوئے، آپ نے تا صبحِ قیامت پہلوئے مصطفےٰ میں مدفون رہنے کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے۔[8]

محبوبِ ربِّ عرش ہے اس سبز قبہ میں
پہلو میں جلوہ گاہ عتیق و عمر کی ہے[9]

---

(1) الجامع لاحکام القراٰن للقرطبی، 2/172، جز:4، پ4، اٰل عمرٰن:144 (2) مسند بزار، 3/14 حدیث:761 (3) سیرت ابن ہشام، ص227 ملتقطاً (4) بخاری، 3/98، حدیث:4270 (5) مسند بزار، 1/132، حدیث:63 (6) مصنف ابن ابی شیبہ، 20/418، حدیث:38010 (7) مسند بزار، 15/281، حدیث:8774 (8) تاریخ ابن عساکر، 30/446 (9) حدائقِ بخشش، ص219۔

فَنافِی الرَّسول
حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ

مولانا ابوالحسان عطاری مدنی*

ہر کامل مسلمان کے لئے عموماً اور صحابۂ کرام علیہم الرضوان کے لئے خصوصاً زندگی کا سب سے بڑا مقصد اور مراد یہ ہے کہ اپنی تمام حرکات وسکنات اور دل واعضا کے سب اعمال میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو مکمل طور پر Follow کریں۔ اس مقصد میں جو جتنا زیادہ کامیاب ہوتا ہے اسے اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے اتنی زیادہ مُشابہت (Resemblance) حاصل ہوتی ہے اور اسی قدر وہ اللہ پاک کا قُرب ونزدیکی پانے میں کامیاب ہوتا ہے۔ اللہ پاک کی رضامندی وخوشنودی سب سے پہلے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی طرف توجہ فرماتی ہے اور پھر ان کے صدقے میں انہیں Follow کرنے والوں کو درجہ بدرجہ نصیب ہوتی ہے۔

آخرت میں نجات کی بنیاد: آخرت میں حتمی نجات اور جنّت میں بلندیٔ درجات کا دارو مدار اللہ کے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مُشابہت (Resemblance) پر ہے۔ انسان کی باتیں اور عمل آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے اقوال اور اعمال سے جتنے مختلف (Different) ہوں گے وہ اللہ پاک سے اتنا ہی دُور ہوگا اور جس قدر ملتے جُلتے ہوں گے اُسی قدر اللہ پاک کی نزدیک حاصل ہوگی۔ کافروں نے اپنے اقوال و اعمال کو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے بالکل مُخالف (Opposite) کرلیا اور ہمیشہ کے لئے دوزخ کے حقدار قرار پائے جبکہ صحابہ نے کامل مُشابہت اختیار کی تو ساری امت سے افضل ہوگئے۔

یہ ساری گفتگو ان اقوال وافعال کے بارے میں ہے جن میں کسی کے ساتھ مُشابہت یا مُخالفت انسان کے اختیار میں ہوتی ہے۔ اللہ پاک جس بندے پر اپنا غیر معمولی فضل وکرم فرماتا ہے اسے غیر اختیاری احوال میں بھی اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے رنگ میں رنگ دیتا ہے اور اس کی پسند وناپسند، سوچ وفکر اور طبیعت وفطرت کو مصطفےٰ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے دامن سے ایسا وابستہ کردیتا ہے کہ وہ اس شعر کا مِصداق بن جاتا ہے:

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذاتِ عالی میں
مجھے جو دیکھ لے اُس کو ترا دیدار ہو جائے

اُمّت میں سے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مُشابہت صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو حاصل ہے، صحابہ میں سے چاروں خلفائے راشدین کو یہ سعادت سب سے زیادہ نصیب ہوئی جبکہ چاروں خلفائے کرام میں سے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ مُشابہتوں کی تعداد (Quantity) اور قُوّت کے اعتبار سے سب سے آگے ہیں۔ آپ کو اپنے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے جن ذاتی اوصافِ مبارکہ میں مُشابہت عطا ہوئی وہ کسی اور کے حصے میں نہ آئی۔ ایسی کثیر مُشابہتوں میں سے یہاں صرف 4 کا ذکر کیا جاتا ہے:

1 **سوچ وفکر میں ہم رنگی:** اللہ پاک نے عاشقِ اکبر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی سوچ وفکر کو افکارِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ہم رنگ فرمادیا تھا۔ دو آئینے (Mirrors) اگر آمنے سامنے رکھ دیئے جائیں تو جو چیز ایک میں نظر آتی ہے وہی دوسرے میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ قلبِ صدیقِ اکبر گویا قلبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے لئے آئینے کی طرح تھا، قلبِ اقدس میں جو بات آتی وہی بات قلبِ صدیق میں آجاتی، جس رائے کی طرف قلبِ اقدس کا رُجحان ہوتا اسی طرف قلبِ صدیق کا میلان ہوجاتا، یہ عظمت و

نوٹ: یہ مضمون امام اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "مَطْلَعُ الْقَمَرَیْن فِی اِبَانَۃِ سَبْقَۃِ الْعُمَرَیْن" صفحہ 246 تا 254 سے لیا گیا ہے۔

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

فضیلت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو نصیب نہ ہوئی۔ صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان کے ساتھ مصطفےٰ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مختلف مواقع پر مشورے اور دیگر واقعات کی تفصیل پڑھنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہوجاتی ہے۔ ایک مثال ملاحظہ فرمائیے:

صلح حدیبیہ کے موقع پر جو شرائط طے پائیں ان میں بظاہر مسلمانوں کی کمزوری کا تأثر اُبھرتا تھا۔ حضرت فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ بات سخت ناگوار گزری اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر اپنا دلی درد عرض کیا جس پر اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کی دلی تسلی کے لئے کچھ کلمات ارشاد فرمائے اور سوالات کے جوابات عنایت فرمائے۔

یہاں سے نکل کر حضرت عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے پاس گئے کہ شاید ان کی رائے میری رائے کے مطابق ہو اور یہ بارگاہِ رسالت میں عرض کریں۔ جب انہوں نے عاشقِ اکبر کے سامنے اپنے جذبات اور سوالات پیش کئے تو حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ہر سوال کا حرف بحرف وہی جواب نکلا جو سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا تھا۔[1]

2 بتوں اور بُت پرستی سے نفرت: جھوٹے خداؤں اور ان کی عبادت سے نفرت اللہ پاک کے ہر نبی کی فطرت میں شامل ہوتی ہے۔ کسی نبی نے اپنے بچپن میں بھی بتوں کی تعظیم نہ کی جبکہ نبیوں کے سردار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی شان تو یہ ہے کہ آپ نے پیدا ہوتے ہی اللہ پاک کو سجدہ کیا اور کُھلے عام توحید کا اعلان فرمایا۔

حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی اس وصف کا عظیم حصہ پایا اور کبھی بُت کو سجدہ نہ کیا۔ چند برس کی عمر میں آپ کے والد آپ کو بُت خانے میں لے گئے اور کہا: یہ تمہارے بلند و بالا خدا ہیں، انہیں سجدہ کرو، یہ کہہ کر وہ چلے گئے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے بُت کے سامنے جاکر فرمایا: میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے، میں بے لباس ہوں مجھے کپڑا دے، میں پتھر مارتا ہوں اگر تُو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچالے۔ وہ بُت بَھلا کیا جواب دیتا، آپ نے ایک پتھر مارا تو وہ بُت منہ کے بل گر پڑا۔[2]

3 اُمّت پر رحمت: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تمام مخلوق پر عموماً جبکہ اپنی اُمّت پر خصوصاً مہربان اور رحم دل ہیں۔ اللہ پاک کا فرمان ہے: ﴿وَمَاۤ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: اور ہم نے تمہیں تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر ہی بھیجا۔[3]

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا گیا: ﴿بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ﴾ ترجمۂ کنزُ العرفان: مسلمانوں پر بہت مہربان، رحمت فرمانے والے ہیں۔[4]

اُمّت میں سے حضرت سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ سب سے بڑھ کر اپنے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اُمّت پر مہربان اور رحم کرنے والے ہیں۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ یعنی میری اُمّت میں سے اُمّت کے حال پر سب سے زیادہ مہربان ابو بکر ہیں۔[5]

4 فضائل و کمالات کا اجتماع: اللہ پاک نے تمام فضائل و کمالات کو اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مبارک ذات میں جمع فرمادیا۔ کوئی خوبی اور فضیلت ایسی نہیں جو گزشتہ نبیوں میں سے کسی نبی کو ملی ہو اور ویسی یا اس سے بڑھ کر خوبی ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا نہ کی گئی ہو۔

عاشقِ اکبر حضرت صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کو اللہ کریم نے خیر و بھلائی کا جامع کر دیا تھا۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: خیر و بھلائی کی 360 خصلتیں ہیں۔ جب اللہ پاک کسی بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے اِن میں سے ایک خصلت عطا فرماتا ہے کہ وہ اسے جنّت میں لے جاتی ہے۔ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسولَ اللہ! کیا مجھ میں بھی ان میں سے کوئی خصلت موجود ہے؟ ارشاد فرمایا: یہ تمام خصلتیں تم میں موجود ہیں۔[6]

اللہ کریم فَنَا فِی الرَّسول حضرت صدّیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کے صدقے ہمیں بھی اختیاری اور غیر اختیاری اوصاف میں اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مُشابہتیں عطا فرمائے اور ان کے ذریعے ہمیں اپنے قُرب اور نزدیکی کی دولت بخشے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(1) بخاری، 2/223، حدیث: 2731، 2732، مطلع القمرین، ص249 (2) ارشاد الساری، 8/370 ملخصاً (3) پ17، الانبیاء: 107 (4) پ11، التوبۃ: 128 (5) ابن ماجہ، 1/102، حدیث: 154 (6) تاریخ ابن عساکر، 30/103۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابو ماجد محمد شاہد عطّاری مدنی

مزار بی بی سیّدہ زلیخا بخاریہ رحمۃ اللہ علیہا

مزار حضرت شیخ مادھولال حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ

جُمادَی الاُخریٰ اسلامی سال کا چھٹا مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، علمائے اسلام اور اَولیائے عظام کا وصال ہوا، ان میں سے 75 کا مختصر ذکر ماہنامہ فیضانِ مدینہ جُمادَی الاُخریٰ 1438ھ تا 1442ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے، مزید 12 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہم الرضوان:

1 حضرت ابو سَلَمہ نُعیم بن مسعود رضی اللہ عنہ عرب کے اَشجعی قبیلے کے مشہور صحابی ہیں، غزوۂ خندق 5ھ میں حاضر ہو کر اسلام لائے، اس غزوے میں نمایاں کردار ادا کیا، اس کے بعد کے غزوات میں شریک ہوئے، غزوۂ حُنین میں آپ کے ہاتھ میں اپنے قبیلے کا جھنڈا تھا، آپ کی بیٹی حضرت اُمِّ صابر زینب اور بیٹے حضرت سَلَمہ صحابی تھے اور دونوں نے آپ سے احادیث روایت کیں۔ ایک قول کے مطابق آپ نے جنگِ جَمل (جُمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں شہادت پائی۔(1)

2 حضرت حسّان بن خُوط بکری شیبانی رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے معزّزین میں سے تھے، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں اپنی قوم بکر بن وائل کے قاصد بن کر آئے، آپ نے لمبی عمر پائی، جنگِ جَمل (جُمادَی الاُخریٰ 36ھ) میں اپنے بھائیوں، بیٹوں اور پوتے کے ساتھ شریک ہوئے اور جامِ شہادت نوش فرمایا۔(2)

اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہم:

3 نبیرۂ غوثِ اعظم حضرت شیخ سیّد سلیمان بن شیخ عبدالوہاب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 553ھ اور وفات 9 جُمادَی الاُخریٰ 611ھ ہوئی، تدفین مقبرہ حلبہ میں والدِ گرامی کے ساتھ ہوئی، آپ نے کئی عُلَما سے حدیث کا علم حاصل کیا، آپ خلوت و تنہائی کو پسند فرماتے تھے۔(3)

4 والدۂ محترمہ شیخ نظامُ الدّین اولیا، مائی صاحبہ حضرت بی بی سیّدہ زلیخا بخاریہ رحمۃ اللہ علیہا ایک نہایت پرہیز گار، عالی ہمت، ولیۂ کاملہ اور رابعۂ عصر تھیں، آپ کا وصال یکم جُمادَی الاُخریٰ 648ھ یا 658ھ کو دہلی میں ہوا، مزار ادھ چینی قدیم دہلی (آئی آئی ٹی گیٹ) میں مرجعِ خاص و عام ہے۔(4)

5 دَرویشِ کامل حضرت شیخ مادھولال حسین قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 938ھ میں ٹیکسالی گیٹ لاہور میں ہوئی اور جُمادَی الاُخریٰ 1008ھ کو وصال فرمایا، مزار باغبانپورہ لاہور میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ دین، حضرت بہلول شاہ قادری کے مرید و خلیفہ، صاحبِ دیوان صوفی شاعر اور مشہور ولیُّ اللہ ہیں۔(5)

6 قطبِ حق حضرت مولانا محمد امامُ الدین شوق چشتی

٭رکن شوریٰ و نگران مجلس المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)، کراچی

قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت ایک صوفی گھرانے میں ہوئی اور وصال 2 جُمادَی الاُخریٰ 1287ھ کو ہوا، مزار جھنجھنو راجستھان ہند میں ہے۔ آپ خاندانِ سلطانُ التارکین (صوفی حمید الدین ناگوری) کے چشم و چراغ، والدِ گرامی خواجہ محمد امام علی چشتی کے مرید و خلیفہ اور صاحبِ دیوان فارسی شاعر تھے۔(6)

7 حضرت بابا سیّد دیوان علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ ولیِّ کامل، جذبۂ فلاح و اصلاح سے سرشار اور مرجعِ مخلوق تھے، آپ کا وصال 26 جمادی الاخریٰ 1335ھ کو ہوا، مزارِ مبارک قبرستان ڈومیلی ضلع جہلم میں ہے۔(7)

8 حضرت پیر حاجی ذاکر علی رہتکی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1320ھ کو رہتک ہند میں ہوئی اور کراچی میں 17 جمادی الاخریٰ 1399ھ کو وصال فرمایا۔ پاپوش نگر قبرستان میں دفن کئے گئے۔ آپ دینی اور دنیاوی تعلیم سے آراستہ، امیرِ ملت کے مرید و خلیفہ اور پابندِ شریعت شیخِ طریقت تھے۔(8)

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام:

9 مرشدِ بابا بلھے شاہ حضرت علامہ شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1056ھ کو قصور اور وفات 27 جُمادَی الاُخریٰ 1141ھ کو لاہور میں ہوئی، مزار یہیں شاہراہِ فاطمہ جناح (کوئینز روڈ) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، عالمِ باعمل، سلسلہ قادریہ شطاریہ کے شیخِ طریقت اور صاحبِ تصنیف بزرگ تھے، غَايَةُ الْحَوَاشِي عَلٰى شَرْحِ الْوِقَايَة آپ کی مطبوع تصنیف ہے۔(9)

10 فاضلِ زمانہ حضرت مولانا قاضی عبدُ الحکیم چکوالی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت 1160ھ میں موضع تکہ کہوٹ (تحصیل تلہ گنگ، ضلع چکوال) کے علمی گھرانے میں ہوئی اور 25 جُمادَی الاُخریٰ 1300ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، مفتی و قاضی، مناظرِ اہلِ سنّت، حکیم و شاعر، بانیِ مدرسہ ڈھاب کلاں چکوال اور خواجہ شمسُ العارفین سیالوی کے خلیفہ تھے۔(10)

11 عاشقِ دُرُود و سلام حضرت مولانا پیر سیّد عبدُ الغفار شاہ کاشمیری رحمۃ اللہ علیہ گیارہ سال کی عمر میں لاہور آئے یہیں

مزار حضرت شاہ عنایت قادری رحمۃ اللہ علیہ

مزار حضرت مولانا سیّد محمد شاہنواز چشتی رحمۃ اللہ علیہ

17 جُمادَی الاُخریٰ 1340ھ کو وصال فرمایا، مزار میانی صاحب قبرستان نزد باغ گل بیگم میں ہے۔ آپ عالمِ دین، پیرِ طریقت، بانیِ مدرسہ عالیہ غوثیہ مسجد تکیہ سادھواں لاہور، استاذُ العلماء اور مصنف و ناشرِ کُتبِ دینیہ تھے۔ کتاب ”خزائنُ البرکات“ آپ کی یادگار ہے۔(11)

12 جامعِ شریعت و طریقت حضرت مولانا سیّد محمد شاہنواز چشتی رحمۃ اللہ علیہ ڈیرہ اسماعیل خان میں پیدا ہوئے 25 جمادی الاخریٰ 1348ھ کو وصال فرمایا، مزار موضع گورسیاں (تحصیل و ضلع چکوال) میں ہے۔ آپ حافظِ قراٰن، فارغُ التحصیل عالمِ دین، مؤثر مبلغِ اسلام، مناظرِ اہلِ سنّت، مرید خواجہ احمد میروی اور خلیفہ خواجہ احمد بسالوی تھے۔(12)

---

(1) الاصابہ، 6/144، 363-8/422 (2) الاصابہ، 2/57 (3) اتحاف الاکابر، ص 366 (4) کتابی سلسلہ الاحسان، سلطان المشائخ نمبر، ص 153 تا 158 (5) انسائیکلوپیڈیا اولیائے کرام، 1/140 (6) تذکرۃ الانساب، ص 79 (7) تاریخ جہلم، ص 700 (8) خلفائے امیر ملت، ص 381، 382 (9) سوانح حیات حضرت بابا بلھے شاہ، ص 62 تا 72 ملخصا، خزینۃ الاصفیاء، 1/297 (10) تذکرہ علمائے اہل سنت ضلع چکوال، ص 53، فوز المقال، 7/512 (11) تذکرہ علمائے اہل سنت و جماعت لاہور، ص 238 تا 245 (12) معارف رضا، سالنامہ 2007ء، ص 219، 225۔

مفتی عبد القیّوم ہزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ

مولانا بلال حسین عطاری مَدَنی*

پاکستان کو جن شخصیات کا مقامِ پیدائش ہونے کا شرف حاصل ہوا اور جن کے سبب اس سرزمین پر علم کا دَور دَورا ہوا ان میں سے ایک شخصیت استاذُ العُلَماء، جامعُ المعقول والمنقول، شیخُ الحدیث والتفسیر، مفتیِ اعظم پاکستان حضرت علّامہ مولانا مُفتی محمد عبدُالقیوم ہَزاروی رحمۃُ اللہِ علیہ کی بھی ہے۔ آپ 29 شعبانُ المعظم 1352 ہجری مطابق 28 دسمبر 1933 عیسوی کو مانسہرہ، خیبر پختونخواہ پاکستان میں پیدا ہوئے۔

حصولِ علم: قراٰنِ پاک اپنے والدِ ماجد سے پڑھا، ابتدائی تعلیم اپنے چچا حضرت مولانا محبوب الرّحمٰن سے حاصل کی، جینڈھڑ شریف ضلع گجرات کے ایک دینی مدرسے کے علاوہ پاکستان کے مُتعدّد دینی اداروں سے اکتسابِ علم کرتے ہوئے 1955ء میں مرکزی دارُالعُلوم حِزبُ الاَحْناف (لاہور) سے فارغُ التحصیل ہوئے، اس کے بعد آپ کا ذوقِ حدیث آپ کو محدّثِ اعظم پاکستان مولانا محمد سردار احمد چشتی قادری رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں لے آیا، چنانچہ 1956ء میں جامعہ رضویہ مظہرِ اسلام، فیصل آباد سے سندِ حدیث اور دستارِ فضیلت حاصل کی۔ **اساتذہ:** آپ کے اساتذہ کی فہرست میں محدثِ اعظم پاکستان مولانا سردار احمد چشتی، مولانا محبوبُ الرّحمٰن، مولانا سید محمد انور شاہ صاحب اور علامہ غلام رسول رضوی رحمۃُ اللہِ علیہم جیسے نامور علمائے کرام شامل ہیں۔ **مختلف دینی خدمات:** * آپ جامعہ نظامیہ (لاہور) کے شیخُ الحدیث اور ناظمِ اعلیٰ رہے * جامعہ رضویہ (شیخوپورہ) کے مؤسّس و بانی اور مہتمم تھے * اردو و عربی زبان میں درجنوں علمی و تحقیقی کُتُب تصنیف کیں جن میں التوسّل، العقائد والمسائل اور علمی مقالات زیادہ مشہور ہیں * ہزاروں طَلَبہ کی تعلیم و تربیت فرماتے ہوئے تقریباً 49 سال تدریس کی اور 29 سال حدیث شریف پڑھائی * تنظیمُ المدارس اہلِ سنّت پاکستان جیسے عظیم ادارے کا قیام آپ ہی کی کاوش ہے، آپ 29 سال اس ادارے کے صدر اور ناظمِ اعلیٰ رہے * امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ کے عظیم علمی و فقہی شاہکار 12 جلدوں پر مشتمل "فتاویٰ رضویہ" کو آپ نے جدید دور کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنے کے لئے اس کی عربی و فارسی عبارات کا ترجمہ کروایا اور حوالہ جات کی تخریج کے ساتھ 33 جلدوں میں اس کی خوبصورت اِشاعت وطباعت کا اِہتمام بھی فرمایا۔ (24 جلدیں آپ کی زندگی میں جبکہ 9 بعدِ وصال شائع ہوئیں) **تلامذہ:** آپ سینکڑوں عُلَما و فُضلا اور مُدرّسین کے استادِ محترم تھے۔ آپ کے چند نامور تلامذہ میں علامہ عبدُ الحکیم شرف قادری، پروفیسر مفتی مُنیبُ الرّحمٰن (صدر تنظیم المدارس اہلِ سنّت پاکستان، مہتمم دارُ العلوم نعیمیہ)، علامہ محمد صدّیق ہزاروی، مولانا عبد الستار سعیدی، مولانا ضیاء المصطفےٰ قصوری اور مولانا غلام نصیرُ الدین نمایاں ہیں۔ **اولاد:** آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کو اللہ کریم نے چار صاحبزادوں سے نوازا۔ مولانا سعید احمد، مولانا عبد المصطفےٰ، مولانا حافظ عبد المجتبیٰ اور مولانا حافظ عبد المرتضیٰ حفظہم اللہ۔ **وصال:** زندگی کی کم و بیش 70 بہاریں دیکھنے کے بعد 27 جُمادَی الاُخریٰ 1424ھ مطابق 26 اگست 2003ء بروز منگل بعد نمازِ مغرب اچانک حرکتِ قلب بند ہونے کے سبب آپ کا وِصال لاہور میں ہوا۔ **نمازِ جنازہ:** آپ کی نمازِ جنازہ میں ملک بھر کے ممتاز اور جیّد عُلَمائے کرام ومشائخ عظام اور ہزاروں کی تعداد میں عوامُ النّاس نے شرکت کی۔ **مزارِ مبارک:** علم و حکمت کے اس آفتاب کی آخری آرام گاہ جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ (پنجاب، پاکستان) میں ہے۔ (مجلّہ النظامیہ، ستمبر 2003ء، مفتیِ اعظم پاکستان نمبر، 37، 46، 57، 66، 179، روشن دریچے، ص 166 تا 170 ملخصاً، حیات محدث اعظم، ص 364، 365 ملخصاً)

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ذمہ دار ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

(قسط:01)

رکنِ شوریٰ
حاجی محمد بلال عطّاری

ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! دنیا بھر میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کے نظام اور وسیع ترین نیٹ ورک کو احسن انداز میں چلانے کیلئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّاؔر قادری دامت بَرَکاتُہم العالیہ نے مرکزی مجلسِ شوریٰ قائم فرمائی اور تمام نظام اس کے حوالے کر دیا۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کا ہر فرد امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کی تربیت کا شاہکار اور ایک سے بڑھ کر ایک ہے۔ آج ہمارے ساتھ رکنِ شوریٰ حاجی محمد بلال عطاری موجود ہیں اور ہم ان سے کچھ سوالات کریں گے:

مہروز عطاری: سب سے پہلے یہ ارشاد فرمائیں: آپ کی طبیعت کیسی ہے؟

حاجی بلال عطاری: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن عَلٰی کُلِّ حَال، اللہ پاک آپ کو جزائے خیر دے کہ آپ نے مجھے موقع فراہم کیا۔

مہروز عطاری: آپ کی تاریخِ پیدائش کیا ہے؟

حاجی بلال عطاری: میری تاریخِ پیدائش 13 یا 14 شوال المکرم 1396ھ مطابق 7 اکتوبر 1976ء ہے۔

مہروز عطاری: آپ کی پیدائش کس شہر میں ہوئی تھی؟

حاجی بلال عطاری: چکوال شہر سے تقریباً 40 کلومیٹر دور "بشارت" نام کے ایک گاؤں میں میری پیدائش ہوئی تھی۔

مہروز عطاری: آپ کا بچپن اسی گاؤں میں گزرا؟

حاجی بلال عطاری: میرے والد صاحب ایک سرکاری ادارے میں ملازمت کرتے تھے، وقتاً فوقتاً ان کا ٹرانسفر ہوتا رہتا تھا اور فیملی بھی ان کے ساتھ ہوتی تھی، اس وجہ سے بچپن کا کچھ حصہ اپنے پیدائشی گاؤں میں اور کچھ دیگر شہروں میں گزرا۔

مہروز عطاری: بچپن کیسا گزرا؟

حاجی بلال عطاری: عموماً انسان کو اپنے بچپن کی تفصیلات یاد نہیں ہوتیں البتہ چیدہ چیدہ باتیں ذہن میں رہ جاتی ہیں، دوسروں سے سُن کر ہی اپنے بچپن کا کچھ اندازہ ہوتا ہے۔ بہرحال ہماری فیملی میں تعلیم کی طرف رجحان زیادہ تھا اور ہمارے گھر کا ماحول بھی ایسا تھا اس لئے بچپن سے میری توجہ بھی پڑھائی کی طرف زیادہ تھی۔

مہروز عطاری: گویا آپ کے بچپن میں شرارتیں کم اور سنجیدگی کا پہلو زیادہ تھا؟

حاجی بلال عطاری: جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے، چھوٹی موٹی شرارتوں کے علاوہ عموماً پڑھائی کی طرف زیادہ رجحان رہا ہے۔ اصل میں ہمارے والد صاحب ڈسپلن کو پسند کرتے تھے اور ہماری

تربیت ایسی تھی کہ والد کا آنکھیں دکھانا ہی ہماری تفہیم کیلئے کافی ہوتا تھا۔

مہروز عطاری: والد صاحب کے ساتھ مختلف شہروں میں رہنے کی وجہ سے آپ کی پڑھائی کا تسلسل متأثر نہیں ہوا؟

حاجی بلال عطاری: اصل میں میری تعلیم ایسے ادارے میں ہوئی جس کی مختلف شہروں میں شاخیں تھیں، ان کا نصاب اور اندازِ تعلیم بھی یکساں تھا اس لئے تعلیم پر منفی اثر (Negative Impact) نہیں پڑا۔ نیز والد صاحب کا ٹرانسفر بھی بہت جلد جلد نہیں بلکہ 3 سے 4 سال بعد ہوتا تھا۔

مہروز عطاری: آپ نے میٹرک کہاں سے کیا؟

حاجی بلال عطاری: سرگودھا کے ایک اسکول سے میٹرک کیا تھا، اس وقت تک والد صاحب ریٹائرڈ ہو چکے تھے اور ہم اپنے ذاتی گھر میں رہائش پذیر تھے۔

مہروز عطاری: میٹرک کے بعد تعلیم کا سلسلہ کہاں تک رہا؟

حاجی بلال عطاری: میٹرک کے بعد میں نے سرگودھا سے ہی FSC کیا، اس کے بعد فیصل آباد کے ایک ادارے سے بیچلر تک تعلیم مکمل کی۔

مہروز عطاری: دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے آپ کی وابستگی کب ہوئی؟

حاجی بلال عطاری: دعوتِ اسلامی سے میرا پہلا تعارف تو غالباً 1987ء میں ہی ہو گیا تھا، ان دنوں ہم سرگودھا میں ہی تھے کہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی ہمارے شہر میں تشریف آوری ہوئی۔ میرے بڑے بھائی محافلِ نعت اور جلسوں میں شریک ہوا کرتے تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت کی آمد پر ہونے والے اجتماع میں میرے بھائی شریک ہوئے اور واپس گھر آکر ہمیں اجتماع کے بارے میں بتایا۔

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا انداز چونکہ عام انداز سے مختلف تھا یعنی فکرِ آخرت، موت اور قبر کی یاد وغیرہ، آپ کے بیانات کے عنوانات عموماً اسی طرح کے ہوتے تھے، نیز اجتماعات میں رقّت انگیز دُعا ہوتی تھی۔ ہمارے بھائی اس انداز اور دعا سے متأثر ہوئے تھے، انہوں نے گھر آکر ان باتوں کا تذکرہ کیا۔ اس موقع پر میرے بھائی اجتماع سے نعتوں وغیرہ کے کچھ رسائل ساتھ لائے تھے مثلاً سوزِ بلال، میرا سینہ مدینہ ہو وغیرہ، ان میں ایک رسالہ "اَلْوَصَایَا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ الْمُنَوَّرَۃ" کے نام سے تھا جس کا موجودہ نام "مدنی وصیت نامہ" ہے، ان رسائل کے مطالعہ نے مجھے متأثر کیا۔

ما شآء اللہ میری والدہ محترمہ عقائدِ اہلِ سنّت کے حوالے سے مضبوط تھیں۔ انہوں نے پہلے پہل اجتماع میں جانے سے منع کیا کہ نہ جانے یہ کن عقائد والے لوگ ہیں، لیکن میرے بڑے بھائی نے انہیں سمجھایا کہ یہ اولیائے کرام سے محبت کرنے والے ہیں تو اجازت کا سلسلہ بن گیا۔

مہروز عطاری: رکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطّاری آپ کے کلاس فیلو تھے؟

حاجی بلال عطاری: والد صاحب کی ریٹائرمنٹ کے بعد میں نے جس اسکول میں آٹھویں کلاس میں داخلہ لیا، حاجی وقارُ المدینہ پہلے سے اس کلاس میں موجود تھے۔ اگلے سال نویں جماعت (9th Class) میں کسی موقع پر ان سے تعارف ہوا۔ ان کی رہائش بھی ہمارے گھر سے قریب تھی اس لئے بعد میں ملاقات کا سلسلہ بھی رہا۔ ہم دونوں ایک ہی مسجد میں نماز پڑھتے تھے اور مدنی ماحول سے قریب بھی تھے، دعوتِ اسلامی کے اجتماعات اور دینی کاموں میں باقاعدہ شرکت کا سلسلہ بھی ہم دونوں نے اکٹھا ہی شروع کیا۔

مہروز عطاری: آپ دونوں رکنِ شوریٰ بھی ایک ساتھ بنے تھے؟

حاجی بلال عطاری: 2000ء میں مرکزی مجلسِ شوریٰ قائم ہوئی تھی، اس وقت شوریٰ کی مدت 26 ماہ ہوتی تھی۔ جب پہلی بار یہ مدت پوری ہوئی اور 2002ء میں شوریٰ کی تجدید ہوئی تو اس موقع پر حاجی وقارُ المدینہ، قاری سلیم، مفتی فاروق صاحب اور سیّد ابراہیم شاہ صاحب شوریٰ میں شامل ہوئے تھے۔ اس کے بعد جب اگلی بار شوریٰ کی مدت میں توسیع ہوئی تو اس موقع پر مجھے شوریٰ میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔

مہروز عطاری: آپ نے کب یہ سوچا کہ مجھے بھی رکنِ شوریٰ ہونا چاہئے؟

حاجی بلال عطاری: پہلے تو ایسا کوئی تصوّر نہیں تھا کہ میں کبھی رکنِ شوریٰ بن سکوں گا یا مجھے بننا چاہئے، بلکہ جب مرکزی مجلسِ شوریٰ

میں میری شمولیت کا اعلان کیا گیا تو اس وقت بھی مجھے یقین نہیں آیا کہ یہ اعلان میرے بارے میں ہے یا کسی اور بلال کے بارے میں۔ ہم کئی اسلامی بھائیوں کے ہمراہ پیر الٰہی بخش (PIB) کالونی کراچی میں امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے مبارک مکان پر حاضر تھے اور کسی موضوع پر گفتگو چل رہی تھی۔ امیرِ اہلِ سنت نے نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری مدظلہ العالی سے کچھ بات کی اور میرا نام لے کر اچانک اعلان فرمایا کہ مبارک ہو، انہیں رکنِ شوریٰ بنا دیا گیا ہے۔ چند لمحوں کے لئے میں حیران رہ گیا کہ یہ کس بلال سے متعلق اعلان کیا گیا ہے، پھر کسی نے میرے کندھے پر تھپکی دے کر مبارک باد دی تو مجھے کنفرم ہوا کہ یہ اعلان میرے متعلق ہی کیا گیا ہے۔

مہروز عطاری: رکنِ شوریٰ بنتے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟

حاجی بلال عطاری: تقریباً 28 سال۔

مہروز عطاری: اتنی جوان عمر میں اس قدر بڑی ذمّہ داری کا بوجھ آپ نے کیسے اٹھالیا؟

حاجی بلال عطاری: یقیناً بہت بڑی ذمّہ داری ہے۔ میرا خیال تھا کہ نگرانِ پاکستان کابینہ حاجی شاہد عطاری کی خصوصی شفقت پر مجھے شوریٰ میں شامل کیا گیا ہے کیونکہ مجھے ان کے قریب رہ کر کچھ دینی کاموں کی سعادت نصیب ہوئی تھی، ورنہ سچی بات یہ ہے کہ میں آج بھی اس ذمّہ داری کی اہلیت نہیں پاتا۔ مجھے یہ لگتا تھا کہ جب ایک سال کی مدت پوری ہوگی تو اگلی بار میرا اعلان نہیں ہوگا، اس طرح کی کیفیت کافی عرصے تک رہی۔

مہروز عطاری: ذیلی نگران کی سطح سے دینی کام کرتے کرتے آج ماشآءَ اللہ آپ دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ (Central Executive Body) کے رکن ہیں۔ دینی کام کرنے کے حوالے سے ماضی اور حال میں آپ کیا فرق دیکھتے ہیں؟

حاجی بلال عطاری: ہم جب دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہوئے، اس وقت بھی اگرچہ ہمارے ذمّہ داران کی شفقتیں ہمیں حاصل تھیں مگر آج کل دینی کاموں کے حوالے سے جو سہولیات دستیاب ہیں اُس وقت ان کا تصور تک نہیں تھا۔ ان دنوں نہ موبائل فون عام تھے، نہ سوشل میڈیا تھا اور نہ مدنی چینل شروع ہوا تھا لہٰذا آپس میں رابطہ اور پیغام پہنچانے کا نظام اتنا آسان اور تیز نہیں تھا، تربیت کے اتنے زیادہ مواقع بھی نہیں تھے۔ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے فیضان سے دینی کاموں کا جذبہ تھا جو کام کرواتا تھا۔ اب تو نئے آنے والے اسلامی بھائیوں کے لئے تربیت کے کثیر مواقع اور ذرائع دستیاب ہیں، اللہ کرے کہ لوگ اس سے خوب سیکھیں۔

مہروز عطاری: عمومی طور پر یہ رائے پائی جاتی ہے کہ پہلے کی طرح اب ذمّہ داران کا تربیت کرنے کا مزاج اور انداز نہیں رہا، جبکہ آپ اس کے برعکس گفتگو کررہے ہیں۔

حاجی بلال عطاری: اصل میں ہمارے جن اسلامی بھائیوں نے شروع کے حالات نہیں دیکھے، شاید انہیں یہ لگتا ہو کہ پہلے کی نسبت اب تربیت کے مواقع کم ہوگئے ہیں، جبکہ ہم خود اُن حالات سے گزرے ہیں اور ہماری وہ عمر سیکھنے کی عمر تھی۔ اُن دنوں شہر کا ایک نگران ہوتا تھا، نگران کی مشاورت اور پھر مختلف سطح کی مشاورتیں اور مجالس نہیں ہوتی تھیں، ہمیں جو بہتر انداز سمجھ میں آتا تھا اس طرح کام کرتے تھے۔ بعض اوقات نگران صاحب تربیت کرتے تھے اور ظاہر ہے کہ ان دنوں نگرانوں کی اپنی ذہنی سطح اور تربیت بھی اس پائے کی نہیں ہوتی تھی جیسی آج ہے۔ بعض اوقات کئی کئی مہینے بعد ہمیں کوئی ایسی بات ملتی تھی جس پر لگتا تھا کہ آج ہم نے کوئی نئی بات سیکھی ہے۔ میں نے باقاعدہ طور پر 1990ء میں دینی کام شروع کئے تھے جبکہ 1993ء میں پہلی بار کسی تربیتی اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی تھی۔ اب ماشآءَ اللہ وہ وقت ہے کہ ہر ہفتے مدنی مذاکرے کے علاوہ مخصوص مواقع پر لگاتار مدنی مذاکروں کا سلسلہ رہتا ہے، جانشینِ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ اور نگرانِ شوریٰ بھی تربیت کے لئے وقت عطا فرمارہے ہیں، اس کے علاوہ سال میں کئی مرتبہ مختلف شعبہ جات اور مجالس کے تربیتی اجتماعات کا سلسلہ رہتا ہے۔

تمام اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں سے میری مدنی التجا ہے کہ ان مواقع کو غنیمت جانیں، زیادہ سے زیادہ تربیت حاصل کر کے دینی کاموں کی دھوم میں مچائیں اور خوب نیکیاں کما کر اپنی دنیا و آخرت کو سنواریں۔ اللہ پاک ہمیں زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(بقیہ اگلے شمارے میں)

اربعین

مولانا ابنِ جیلانی عطّاری مدنی*

پہلی صدی ہجری سے ہی ائمہ کرام نے حدیثِ مبارکہ "نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ یعنی اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری کوئی حدیث سُنی پھر اسے یاد کر لیا یہاں تک کہ اسے (دوسروں تک) پہنچا دیا"۔[1] میں مذکور فضیلت کا مصداق ٹھہرنے کے لئے احادیثِ طیّبات کو اُمّت تک پہنچانے کے لئے خوب خوب کوششیں کیں اور احادیثِ مبارکہ کا ایسا عظیمُ الشّان گلشن ترتیب دیا جس میں سیر کرنے والا اپنے قلب و نظر کو طراوت (ٹھنڈک و تازگی) بخشتا ہے، صحیح، سُنَن، مُسْنَد، مُسْتَدْرَک کُتُبِ حدیث کی یہ سبھی اقسام اسی گلشن کے دلنشین پھول ہیں، انہی پھولوں میں سے ایک منفرد پھول "اربعین" بھی ہے یعنی کسی موضوع پر چالیس احادیثِ طیّبات جمع کرنا۔

اَربعین نَویسی کی فضیلت: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "میری امّت میں سے جو شخص چالیس احادیث حفظ کرے گا جن سے اُمّت نفع اٹھائے اللہ پاک اسے بروزِ قیامت فقیہ و عالم کی حالت میں اٹھائے گا۔" حفظ سے مراد یہاں چالیس احادیث اُمّت کے لئے نقل و روایت (Quote) کرنا ہے اگرچہ زبانی یاد نہ کی ہوں اور ان کے معانی و مفاہیم سے واقفیت بھی نہ ہو کیونکہ نقل و روایت کے ذریعے ہی مسلمان نفع اٹھائیں گے۔[2]

یہ حدیثِ مبارکہ کئی صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان سے الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ مروی ہے: حضرت علی و ابنِ مسعود و مُعاذ بن جبل و ابو الدرداء و ابو سعید و ابو ہریرہ و ابو اُمامہ و ابنِ عباس و ابنِ عُمر و ابنِ عَمرو و جابر بن سَمُرہ و انس و بُریدہ رضی اللہ عنہم۔ اور ان سبھی روایات کے الفاظ کا جائزہ لیا جائے تو ان سے درج ذیل فضائل معلوم ہوتے ہیں: بروزِ قیامت فقہا اور عُلَما کے گروہ میں یا خود فقیہ اور عالم بن کر اُٹھے گا، نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اس کے لئے شافع اور شہید (یعنی گواہی دینے والے) ہوں گے، جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے، گروہِ علما میں اس کا شمار ہوتا ہے اور شہیدوں میں اٹھایا جائے گا۔

خیال رہے یہ فضائل آپس میں مخالف نہیں ہیں بلکہ ان میں تطبیق ممکن ہے جیسا کہ امام ابنِ دَقیقُ العید رحمۃُ اللہ علیہ فرماتے ہیں: چالیس احادیث کو نقل کرنے والے مختلف مراتب کے ہوں گے لہٰذا ان کے اعتبار سے بشارات مختلف وارد ہوئی ہیں۔

اَربعین نَویسی کے مقاصد: اس کا اوّلین مقصد عمل بالحدیث کے ذریعے مذکورہ بالا فضائل کا حصول تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ حدیثِ مبارکہ "موجود غائب تک پہنچا دے" پر عمل اور "اللہ پاک اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی حدیث سُنی پھر اسے یاد کر لیا یہاں تک کہ اسے (دوسروں تک) پہنچا دیا" کی فضیلت کا مستحق بننا بھی مطلوب تھا۔

سب سے پہلی اربعین امام عبدُاللہ بن مبارک رحمۃُ اللہ علیہ[3] سے جو سلسلہ شروع ہوا تھا وہ آج تک جاری ہے عربی، اردو، فارسی وغیرہ میں عُلَمائے کرام نے لاتعداد اربعینات تالیف فرمائی ہیں تاہم ہر ایک کا مقصد و غرض یوں ہی معیارِ انتخاب جدا تھا، کسی نے اصولِ دین میں سے توحید وغیرہ تو کسی نے فروعی مسائل واحکامات پر مشتمل احادیث کا گلدستہ ترتیب دیا، کسی نے جہاد اور کسی خاص خطّے کے فضائل کو پیشِ نظر رکھا تو کسی نے آدابِ زندگی یا دنیا سے بے رغبتی کے موضوع پر احادیث جمع کیں انہی میں سے چند کا تعارف پیش ہے:

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

اَرْبعین فِی التصوف: یہ محمد بن حسین ابو عبد الرحمٰن سُلَمی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:412ھ) کی تالیف ہے جس میں آپ نے تصوف اور صوفیا کے متعلق چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔

اَربعینِ طِوال: امام علی بن حسین دِمشقی المعروف ابنِ عَساکر رحمۃ اللہ علیہ (وفات:571ھ) نے چالیس ایسی طویل احادیث جمع کی ہیں جو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نبوت کے بیان اور صحابۂ کرام کے فضائل و مناقب پر مشتمل ہیں۔ اس کے علاوہ امام ابنِ عساکر کی ایک اربعین بُلدانیہ بھی ہے جس میں آپ نے چالیس صحابۂ کرام سے مروی چالیس احادیث کو چالیس شہروں کے شیوخ سے جمع کیا اور اُمّہاتُ المؤمنین کے فضائل و مناقب کی روایات پر مشتمل آپ نے "اَلْاَرْبَعِیْن فِی مَنَاقِبِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْن" بھی یادگار چھوڑی۔

اَربعینِ بیہقی: امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:458ھ) نے سو احادیثِ اخلاق کو40 ابواب پر مرتب کیا ہے۔

اَربعینِ طائیہ: امام ابو الفتوح محمد بن محمد طائی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:555ھ) نے چالیس شیوخ سے چالیس احادیث جمع کی ہیں اس طور پر کہ ہر حدیث الگ صحابی سے مروی ہے، مزید یہ کہ ہر صحابی کی سوانحِ حیات، ان کے فضائل، ہر حدیث کے فوائد و ضروری تشریحات بھی بیان کی ہیں اس کا نام "اَرْبَعِیْن فِی اِرْشَادِ السَّائِرِیْن اِلٰی مَنَازِلِ الْیَقِیْن" ہے۔

اَلاربعین الِالٰھیة: یہ امام ابو الحسن علی بن مُفَضَّل مَقْدَسی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:611ھ) کی تالیف ہے جس میں آپ نے احادیثِ قدسیہ جمع فرمائی ہیں، احادیثِ قدسیہ پر ہی ایک اربعین شیخ اکبر محی الدّین ابنُ العربی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:638ھ) کی بھی ہے جسے آپ نے مکۂ معظمہ میں تالیف فرمایا تھا۔

اَربعینِ عالیہ: شیخ حافظ ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:852ھ) نے صحیحین میں سے ایسی چالیس احادیث کو جمع کیا ہے جن میں مسلم کی سند بخاری کی سند سے عالی ہے۔

اَربعینِ عدلیہ: شیخ شہابُ الدّین احمد بن حجر مکی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:973ھ) نے عدل و انصاف اور عادلوں کے متعلق چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔

اَربعینِ جَوامعُ الکَلِم: علّامہ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1014ھ) نے بھی اربعین تصنیف فرمائی تھی جس میں چالیس جَوامعُ الکَلِم احادیث کا انتخاب فرمایا اس کے علاوہ آپ نے چالیس احادیثِ قدسیہ پر مشتمل "اَلْاَحَادِیْثُ الْقُدْسِیَّةُ الْاَرْبَعِیْنِیَّة" نامی اربعین بھی تالیف فرمائی ہے۔

اَربعینِ طاش کُبریٰ زادہ: احمد بن مصطفےٰ رومی رحمۃ اللہ علیہ (وفات:968ھ) نے ایسی چالیس احادیث کا انتخاب کیا ہے جو سیرتِ نبوی کے ایک خوبصورت باب "مزاح" سے تعلق رکھتی ہیں۔

اَربعینِ رضویہ: سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1340ھ) نے بھی کئی اربعین تالیف فرمائی ہیں جن میں سے ایک "مختصر المیزان" ہے جس میں سوادِ اعظم کی پیروی پر چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔[4] یوں ہی غیرِ خدا کو سجدہ حرام ہونے پر آپ نے چالیس احادیث جمع فرمائیں جس کا نام "اَلزُّبْدَةُ الزَّکِیَّة فِی تَحْرِیْمِ سُجُوْدِ التَّحِیَّة" رکھا۔

اَرْبَعِین فِی طِبِّ الرَّقِّ النَّبِیِّ الْاَمِیْن: یہ ابو البرکات سیّد احمد قادری رحمۃ اللہ علیہ (وفات:1398ھ) کی تصنیف ہے جس میں آپ نے علاج معالجہ اور دَم وغیرہ کے متعلق چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے فضائلِ خلفائے راشدین، معجزاتِ نبوی اور اصلاحِ اَخلاق و اعمال کے متعلق بھی اربعینات تالیف فرمائی ہیں۔

ضیائے درود و سلام: یہ امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کی تالیف ہے جس میں آپ نے اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرود و سَلام پڑھنے کے فضائل پر چالیس احادیث جمع فرمائی ہیں۔

فیضانِ چہل احادیث اور 40 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: ان تالیفات کا سہرا ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے چیف ایڈیٹر مولانا ابو رجب محمد آصف عطّاری مدنی کے سَر ہے، ان میں عام مسلمانوں کے افادے کی غرض سے مختلف موضوعات پر سلیس و بامحاورہ ترجمے کے ساتھ احادیث مبارکہ جمع کی گئیں ہیں اور ساتھ ہی مستند شروحات کی مدد سے مختصر وضاحت بھی درج کر دی گئی ہے البتہ "فیضانِ چہل احادیث" میں لفظی ترجمہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے جبکہ "40 فرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم" میں موضوع کی مناسبت سے حکایات بھی نقل کی گئی ہیں۔

---

(1) ابو داؤد، 5 / 501 حدیث:3660 (2) شرح الاربعین النوویۃ لابن دقیق العید، ص16
(3) اربعین نوویہ، ص14 (4) اربعین امام حسین، ص93۔

تعزیت و عیادت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے Video اور Audio پیغامات کے ذریعے دکھیاروں اور غم زدوں سے تعزیت اور بیماروں سے عیادت فرماتے رہتے ہیں، ان میں سے منتخب پیغامات ضروری ترمیم کے بعد پیش کئے جارہے ہیں۔

حضرت علّامہ پیر مفتی محمد اشرفُ القادری کے انتقال پر تعزیت

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادری رضوی عُفِیَ عَنْہُ کی جانب سے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مجھے یہ افسوس ناک خبر ملی کہ حضرت مولانا محمد عبد اللہ جیلانی قادری صاحب اور حضرت مولانا محمد عبد الرحمٰن قادری صاحب کے والدِ گرامی اور حضرت پیر مفتی محمد افضل قادری صاحب، حضرت مولانا معروف سبحانی صاحب اور حضرت مولانا مسعود صاحب کے بھائی جان شیخُ الحدیث والتفسیر حضرت علّامہ مولانا پیر مفتی محمد اشرفُ القادری صاحب ”کورونا“ میں مبتلا رہتے ہوئے 11 صفر شریف 1443 سنِ ہجری مطابق 19 ستمبر 2021ء کو 70 سال کی عمر میں مراڑیاں شریف، گجرات میں انتقال فرماگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْن۔

میں تمام سوگواروں سے تعزیت کرتا ہوں اور صبر وہمت سے کام لینے کی تلقین۔ یاربَّ المصطفےٰ جَلَّ جَلَالُہٗ وصلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت علّامہ مولانا پیر مفتی محمد اشرفُ القادری صاحب کو غریقِ رحمت فرما، یااللہ! انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ نصیب فرما، مولائے کریم! ان کی قبر جنّت کا باغ بنے، رحمت کے پھولوں سے ڈھکے، تاحدِ نظر وسیع ہو، ربِّ کریم! ان کی قبر کی گھبراہٹ، وحشت اور تنگی دور فرما، نورِ مصطفےٰ کا صدقہ! ان کی قبر تاحشر جگمگاتی رہے، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! مرحوم کی بے حساب مغفرت فرما کر انہیں جنّتُ الفردوس میں اپنے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مدنی، محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس نصیب فرما، یااللہ پاک! تمام سوگواروں کو صبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اجرِ جزیل مرحمت فرما، اِلٰہَ الْعٰلَمِیْن! میرے پاس جو کچھ ٹوٹے پھوٹے اعمال ہیں اپنے کرم کے شایانِ شان ان کا اجر عطا فرما، یہ سارا اجر وثواب جنابِ رسالت مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو عطا فرما، بوسیلۂ خاتَمُ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ سارا ثواب حضرت علّامہ مولانا پیر مفتی محمد اشرفُ القادری صاحب سمیت ساری امّت کو عنایت فرما۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تمام سوگوار صبر وہمت سے کام لیں، اللہ کی رحمت پر نظر رکھیں، جس کا وقت پورا ہوتا ہے ایک سیکنڈ بھی وہ رکتا نہیں ہے، یہ دنیا چل چلاؤ میں لگی ہے، جو بھی آیا ہے جانے ہی کے لئے آیا ہے، یہاں رکے گا کوئی بھی نہیں، ہر جاندار نے موت کا مزہ چکھنا ہے۔ ﴿ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ﴾ (پ17، الانبیاء: 35) اَلْمَوْتُ قَدَحٌ كُلُّ نَفْسٍ شَارِبُهَا موت ایک ایسا جام ہے جسے ہر جاندار نے پینا ہے۔ اَلْمَوْتُ بَابٌ كُلُّ نَفْسٍ دَاخِلُهَا موت ایک ایسا دروازہ ہے جس سے ہر جاندار نے گزرنا ہے۔ تو ہمیں جانے والے کے لئے بے شک خوب مغفرت کی دعائیں مانگنی چاہئیں، ایصالِ ثواب کرنا چاہئے، اللہ توفیق دے صدقۂ جاریہ کے کام کرلینے چاہئیں، ہمیں جانے والے سے

اپنی موت کی یاد کا سامان کرنا چاہئے، آخرت کی طرف مزید راغب ہونا چاہئے بالکل یہ ذہن میں بٹھالیں کہ

مرتے جاتے ہیں ہزاروں آدمی عاقل و نادان آخر موت ہے
بارہا علمیؔ تجھے سمجھا چکے مان یا مت مان آخر موت ہے

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

حضرت علّامہ منور حسین عثمانی رضوی کے انتقال پر تعزیت

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت علّامہ مولانا ابوالفضل منور حسین عثمانی رضوی صاحب کے انتقال پر حضرت علّامہ مولانا محمد فضل حنان رضوی صاحب سمیت تمام سوگواروں سے تعزیت کی اور حضرت کے والدِ مرحوم کیلئے دعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

مختلف پیغاماتِ عطّار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے ستمبر اور اکتوبر 2021ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کے شعبہ "پیغاماتِ عطّار" کے ذریعے تقریباً 4ہزار335 پیغامات جاری فرمائے جن میں 766 تعزیت کے، 3ہزار 70 عیادت کے جبکہ 499 دیگر پیغامات تھے، تعزیت والوں میں سے چند کے نام یہ ہیں:

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے (1) حضرت علّامہ مولانا حافظ احسان اللہ جوکھیو (گوٹھ مٹھا خان جوکھیو، دولت پور سندھ)[1] (2) گلزارِ حبیب مسجد کے متولی اور امام و خطیب مولانا حاجی محب نقشبندی کا تیاری (عمر کوٹ)[2] (3) مولانا محمد حبیب امجد (فیصل آباد)[3] (4) الحاج ممتاز میاں قبلہ شرافتی مجددی (بریلی شریف، ہند)[4] (5) استاذُ العلماء استاذُ الحفاظ حضرت علّامہ مولانا الحاج الحافظ نذیر احمد سعیدی صاحب (مہتمم و ناظمِ اعلیٰ مدرسہ فاروقیہ رضویہ شفیعیہ پنڈدادن خان ضلع جہلم)[5] سمیت 766 عاشقانِ رسول کے انتقال پر ان کے سوگواروں سے تعزیت کی اور مرحومین کے لئے دُعائے مغفرت کرتے ہوئے ایصالِ ثواب بھی کیا۔

دعائے صحت مولانا غلام مرتضیٰ ساقی صاحب

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے حضرت مولانا غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب کے لئے دعائے صحت کی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

یاربِّ المصطفےٰ جلَّ جلالُہٗ و صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! حضرت غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب کو شفائے کاملہ، عاجلہ، نافعہ عطا فرما، یااللہ پاک! انہیں صحتوں، راحتوں، عافیتوں، عبادتوں، ریاضتوں اور دینی خدمتوں بھری طویل زندگی عطا فرما، مولائے کریم! یہ بیماری، یہ دُکھ، یہ آفت و مصیبت ان کے لئے ترقیِ درجات کا باعث، جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلے اور جنّتُ الفردوس میں تیرے پیارے حبیب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا پڑوس پانے کا ذریعہ بن جائے، مولائے کریم! انہیں دَردَر کی ٹھوکروں، اسپتالوں کے پھیروں، ڈاکٹروں کے دھکوں اور دواؤں کے خرچوں سے نجات عطا فرما، ربِّ کریم! انہیں صبر عطا فرما، صبر پر ڈھیروں ڈھیر اجر عطا فرما، یااللہ پاک! ان کے حال پر خصوصی کرم فرما، رحمت کی نظر فرما، مشکل آسان کردے، فضل کردے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

لَابَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَابَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! لَابَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَآءَ اللہ! یعنی کوئی حرج کی بات نہیں اللہ نے چاہا تو یہ مرض گناہوں سے پاک کرنے والا ہے۔

بے حساب مغفرت کی دعا کا ملتجی ہوں۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ❄ شیخُ الحدیث حضرت علّامہ مولانا حافظ غلام حیدر خادمی صاحب ❄ شیخُ الحدیث حضرت علّامہ مولانا انفاس الحسن چشتی صاحب ❄ حضرت علّامہ مولانا قمر الزماں اعظمی صاحب سمیت 3ہزار70 بیماروں اور دُکھیاروں کے لئے دُعائے صحت و عافیت بھی فرمائی۔

(1) تاریخِ وفات: 23 محرم شریف 1443ھ مطابق 1 ستمبر 2021ء
(2) تاریخِ وفات: 5 صفر شریف 1443ھ مطابق 12 ستمبر 2021ء
(3) تاریخِ وفات: 5 صفر شریف 1443ھ مطابق 13 ستمبر 2021ء
(4) تاریخِ وفات: 8 صفر شریف 1443ھ مطابق 16 ستمبر 2021ء
(5) تاریخِ وفات: 16 صفر شریف 1443ھ مطابق 24 ستمبر 2021ء

تُرکی کا سفر

(تیسری اور آخری قسط)

مولانا عبد الحبیب عطاری*

20 فروری 2021ء بروز ہفتہ ہم نے استنبول سے قونیہ جاکر شاہ شمس تبریز اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہما کے مزارات پر حاضری کی سعادت حاصل کی تھی جس کی تفصیل گزشتہ قسط میں بیان کی گئی۔ قُونیہ میں جیسے ہی شام ہوئی تو موسم ٹھنڈا ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ درجۂ حرارت منفی سات ڈگری تک چلا گیا۔ وہ رات ہم نے قونیہ میں گزاری اور پھر اگلی صبح بروز اتوار 6 بجے کی فلائٹ سے واپس استنبول روانہ ہوئے، استنبول پہنچ کر ہم نے پہلے قانونی تقاضا پورا کرنے کے لئے کورونا ٹیسٹ کروایا اور پھر کچھ دیر آرام کیا۔

سفر سے قبل کرونا ٹیسٹ: ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے قارئین! اگر آپ نے بیرونِ ملک سفر کرنا ہو تو کئی دن پہلے معلومات حاصل کرلیں کہ متعلقہ ملک میں سفر کیلئے کورونا ٹیسٹ سے متعلق قوانین کیا ہیں تاکہ آپ کو آخری وقت پر پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ ہمارے اس سفر کے دوران یعنی فروری 2021ء میں ترکی سے پاکستان سفر کے لئے کورونا ٹیسٹ کی منفی رپورٹ لے کر جانا ضروری ہے۔ بہتر یہ ہے کہ سفر سے تقریباً 72 گھنٹے پہلے ٹیسٹ کروالیا جائے، اس ٹیسٹ کی رپورٹ عموماً 8 سے 10 گھنٹے میں آجاتی ہے۔

ترکی کے مبلغین کا مدنی مشورہ: ظہر کی نماز سے پہلے ہم نے فیضانِ مدینہ استنبول میں ایک مدنی مشورہ رکھا تھا جس میں ترکی کے مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے ساتھ ساتھ پاکستان سے بھی بعض اراکینِ شوریٰ، اجارہ مجلس اور جدول مجلس کے متعلقہ ذمہ داران آن لائن شریک ہوئے۔ اس مدنی مشورے میں بیرونِ ملک مبلغین کے مسائل اور ان کے حل کے لئے کافی مفید گفتگو ہوئی، مفتی قاسم صاحب مدظلہ العالی نے بھی اس مشورے میں ہماری شرعی راہنمائی فرمائی۔

نمازِ ظہر ہم نے فیضانِ مدینہ میں ادا کی، اس موقع پر کثیر اسلامی بھائی موجود تھے۔ نماز کے بعد مفتی قاسم صاحب نے سنّتوں بھرا بیان فرمایا اور پھر اسلامی بھائیوں سے ملاقات ہوئی۔

فیضانِ مدینہ استنبول کا تعمیراتی منصوبہ: اس موقع پر ذمہ داران کے ساتھ ایک کنٹریکٹر سے بھی ملاقات ہوئی جس میں استنبول میں نئے مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کی تعمیرات سے متعلق گفتگو ہوئی۔ پاکستان کی نسبت ترکی میں تعمیرات کا خرچ کافی زیادہ ہے اور چونکہ یہاں سردی بہت پڑتی ہے اس لئے عمارات میں Heating System بھی لگانا ہوتا ہے۔ اِن شآءَ اللہ یہ مدنی مرکز نہایت عظیمُ الشان اور خوبصورت ہوگا جو دنیا کے کثیر ممالک میں موجود سینکڑوں مدنی مراکز میں ایک امتیازی شان کا حامل ہوگا۔ ہم نے مختلف پیشہ ور افراد سے Quotations لینے کے بعد مدنی مرکز کی تعمیرات کے لئے جو کانٹریکٹ سائن کیا وہ تقریباً ساڑھے سات لاکھ امریکی ڈالر کا ہے جو پاکستانی کرنسی میں تقریباً 12 سے 13 کروڑ روپے بنتے ہیں۔ جن اسلامی بھائیوں نے اس مدنی مرکز کیلئے جگہ کی خریداری میں تعاون کیا، اللہ پاک انہیں دنیا و آخرت کی بھلائیاں نصیب فرمائے اور اس

نوٹ: یہ مضمون مولانا عبدُ الحبیب عطاری کے وڈیو پروگرام وغیرہ کی مدد سے تیار کرکے انہیں چیک کروانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔

* رکن شوریٰ و نگران مجلس مدنی چینل
https://www.facebook.com/AbdulHabibAttari/

کی تعمیرات میں بھی ہماری غیب سے مدد فرمائے۔

ماشآءَ اللہ استنبول کے موجودہ فیضانِ مدینہ میں اسٹوڈیو بھی بنا ہوا ہے جہاں مدنی چینل کیلئے عربی اور ترکش زبانوں میں ریکارڈنگ ہوتی ہے۔ مفتی قاسم صاحب اور میں اس اسٹوڈیو میں گئے جہاں ہم نے مقامی ناظرین وسامعین کے لئے ریکارڈنگ کروائی جس کا ترجمہ مبلغ اسلامی بھائی نے ترکش زبان میں کیا اور یہ پروگرام ترکش دعوتِ اسلامی کے فیس بک پیج پر LIVE بھی نشر کیا گیا۔

استنبول سے کراچی واپسی: یہاں سے فارغ ہوکر ہم تقریباً 5 بجے استنبول ایئرپورٹ پہنچے جہاں سے رات 8 بجے کی فلائٹ سے ہماری پاکستان کے لئے روانگی تھی۔

کراچی سے براہِ راست استنبول جائیں تو پونے چھ گھنٹے کی جبکہ استنبول سے کراچی پانچ گھنٹے کی فلائٹ ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مشرق (East) سے مغرب (West) کی طرف جاتے ہوئے ہوا مخالف ہوتی ہے جبکہ مغرب سے مشرق کی طرف آتے ہوئے ہوا مُوافق ہوتی ہے اور ہوا کے دباؤ کی وجہ سے سفر جلدی طے ہوجاتا ہے۔

حرمینِ طیبین کا سفر کرنے والوں کو بھی اس کا تجربہ ہوگا کہ کراچی سے جدہ 4 گھنٹے جبکہ جدہ سے کراچی ساڑھے تین گھنٹے کا سفر ہوتا ہے۔

رات تقریباً ساڑھے تین بجے ہم کراچی ایئرپورٹ پہنچے اور ہمارا سفرِ ترکی اختتام پذیر ہوا۔ ربِّ کریم ہمارے اس سفر کو قبول فرمائے اور ترکی میں دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں کو ترقی و عروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کینسر کی جلد تشخیص کے لئے ہدایات

(Guidelines for early detection of cancer)

ڈاکٹر اُمِّ سارِب عطاریہ*

سرطان (Cancer) ایک ایسی بیماری ہے، جس میں جسم کے خلیے بہت تیزی سے نامناسب انداز میں بڑھنے اور پھیلنے شروع ہو جاتے ہیں، تقریباً دو سو سے زیادہ اقسام کے سرطان کی معلومات حاصل ہو چکی ہیں، جن کی وجوہات الگ الگ ہیں، ان میں سے کچھ اقسام بہت تیزی سے خون کے ذریعے پورے جسم میں پھیل جاتی ہیں۔

1 **چھاتی کا سرطان (Breast cancer):** 40 سے 44 سال کی عورتوں کو میمو گرام (چھاتی کا ایکسرے) کے ذریعے اسکریننگ (Screening) شروع کرنی چاہئے، 45 سے 54 سال کی عورتوں کو ہر سال میمو گرام کرانا چاہئے، 55 اور اس سے زیادہ کی عورتوں کو ہر دو سال کے بعد میمو گرام کرانا چاہئے، کچھ عورتوں کو ان کی خاندانی تاریخ، جینیاتی رجحان یا کچھ دوسرے عوامل کی وجہ سے

* سندھ گورنمنٹ ہاسپٹل، کراچی

میموگرام کے ساتھ ساتھ ایم آر آئی کے ذریعے بھی اسکریننگ کروانی چاہئے، (اس زمرے میں آنے والی خواتین کی تعداد بہت کم ہے) اس کے علاوہ اپنی لیڈی ڈاکٹر سے اپنے لئے اسکریننگ کے سب سے بہترین پلان کے بارے میں بات کریں نیز اپنا معائنہ خود بھی کرنا چاہئے اور کسی بھی قسم کی تبدیلی کی اطلاع فوری طور پر ڈاکٹر کو دیں۔

2 **قولون، ریکٹل سرطان اور پولپس (Colon cancer and rectal polyps):** یہ بڑی آنت کے سرطان کا نام ہے، عموماً 50 سال سے زیادہ عمر کے مرد اور عورتوں دونوں کو ٹیسٹ کروانے کے لئے یہ پلان استعمال کرنا چاہئے، ہر 5 سال کے بعد سگموئیڈو سکوپی (Sigmoidoscopy) یا پھر ہر 10 سال کے بعد قولونوسکوپی (Colonoscopy) فضلے کا اوکلٹ بلڈ ٹیسٹ (Stool for occult blood test)، سالانہ یا پھر ہر تین سال کے بعد اسٹول ڈی این اے (Stool D.N.A) ٹیسٹ، اگر خاندانی تاریخ یا دوسرے عوامل کی بنیاد پر کسی کو قولون کے سرطان کا زیادہ خطرہ ہے تو پھر مختلف شیڈول کے مطابق بیرم اینیما (Barium enema) اور دوسرے ٹیسٹ جیسے، سی ٹی قولونوسکوپی (C.T colonoscopy) وغیرہ بھی ڈاکٹر سے مشورے کے بعد کروائے جاسکتے ہیں۔

3 **سروائیکل سرطان (Cervical cancer):** 21 سال سے زیادہ عمر کی خواتین میں اس کینسر کی تشخیص کے ٹیسٹ شروع ہونے چاہئیں، 21 سال سے 29 سال کے بیچ کی عورتوں کو ہر تین سال بعد پیپ ٹیسٹ (Pap smear test) کروانا چاہئے، 30 سے 65 سال کے بیچ کی عورتوں کو ہر پانچ سال کے بعد ٹیسٹ کے ساتھ ایک اور مخصوص ٹیسٹ ایچ پی وی (HPV test) بھی کروانا چاہئے اور 65 سال کے بعد جن عورتوں میں مسلسل ٹیسٹ ہوتے رہے ہیں، ان کے ٹیسٹ بند ہونے چاہئیں۔

4 **اینڈومٹیریل (بچہ دانی کا) سرطان (Endometrial carcinoma):** اس کینسر کی تشخیص زیادہ تر بڑی عمر کی عورتوں میں جب کچھ خصوصی علامات ظاہر ہوتی ہیں، تب ہونی چاہئے، اس لئے اپنی خاندانی تاریخ اور اپنی علامات سے متعلق اپنی لیڈی ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔

5 **پھیپھڑے کا سرطان (Lung cancer):** سگریٹ نوشی کی وجہ سے پھیپھڑوں کے سرطان کا زیادہ خطرہ ہے، ایک شخص جس نے 30 سال تک روز سگریٹ کا ایک پیکٹ پیا ہو، اس کی اسکریننگ سالانہ لوڈوز سی ٹی اسکین (Low dose C.T scan) سے کی جاتی ہے۔

6 **پروسٹیٹ کا سرطان (Prostate cancer):** 50 سال کی عمر سے مردوں کو طبی ضروریات مہیا کرنے والے سے ٹیسٹنگ کے فوائد اور نقصانات کے بارے میں بات کرنی چاہئے، تاکہ وہ اس بات کا فیصلہ کرسکیں کہ ٹیسٹنگ ان کے لئے صحیح انتخاب ہے، اگر آپ کے باپ یا بھائی کو 65 سال کی عمر سے پہلے پروسٹیٹ کا سرطان تھا تو آپ 45 سال کی عمر میں اپنے طبی معالج سے یہ بات کرلیں۔ ٹیسٹ کروانے کے بعد اس کے لیول کی مدد سے یہ فیصلہ ہوگا کہ آپ کو دوبارہ یہ ٹیسٹ کروانے کی ضرورت ہے، اس کے علاوہ تھائی رائیڈ (Thyroid)، اورل کیویٹی (Oral cavity)، لمف نوڈز (Lymph nodes) اور رحم کے سرطان (Vaginal cancer) کے لئے معائنے اور اس کے علاوہ کچھ اور ٹیسٹ بھی شامل ہونے چاہئیں۔

کینسر جیسی مہلک بیماری سے خود کو بچانے کے لئے: 1 ہر قسم کے تمباکو سے دور رہیں، جس میں سگریٹ کے علاوہ مختلف طریقوں سے چبا کے کھانے والے تمباکو کو بھی شامل ہیں 2 وزن صحت مند لیول پر ہو، ورزش کریں، صحت مند کھانا کھائیں، چکنائی اور نمکیات سے پرہیز کریں 3 پھلوں اور سبزیوں کا استعمال زیادہ کریں 4 پیدل چلنے کی عادت ڈالیں 5 اپنی خاندانی تاریخ (Family history) کو جانیں اور اسی کے مطابق اپنی علامات اور ان کے خطرات کو جانیں 6 باقاعدہ معائنہ کرائیں اور سرطان کے اسکریننگ ٹیسٹ بھی کروائیں۔

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جا رہے ہیں۔

علمائے کرام اور دیگر شخصیات کے تأثرات

1 مولانا محمد صدیق حنفی عطاری (مہتمم مدرسہ سیدنا صدیق اکبر، امام وخطیب جامع مسجد گلزار مدینہ، حب، بلوچستان): "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علم کا خزانہ ہے، اس کے موضوعات اتنے دلچسپ اور پیارے ہوتے ہیں کہ بسا اوقات ایک ہی نشست میں پورا ماہنامہ پڑھ لیتا ہوں مگر پھر بھی دل نہیں بھرتا۔

2 بنتِ غلام حسین مدنیہ (جامعۃ المدینہ گرلز، کراچی): اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کی ایک عظیم کاوش ہے جو قراٰن و حدیث، سیرتِ بزرگانِ دین، دارُالافتاء اہلِ سنّت کے فتاویٰ، مدنی مذاکرے کے سوال جواب اور علم و حکمت کے مدنی پھولوں سے مہک رہا ہے، اس میں ہر عمر اور ہر طبقے کے افراد کے لئے زبردست مواد موجود ہے، تاجروں کیلئے "احکامِ تجارت"، اسلامی بہنوں کے لئے "تذکرۂ صالحات" و "شرعی مسائل"، بزرگانِ دین کے اعراس اور مختلف عنوانات و سلسلے دلچسپی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اس علمی سمندر سے سیراب ہونے کی توفیق عطا فرمائے، اٰمین۔

متفرق تأثرات

3 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں بہت اچھے واقعات اور کہانیاں ہوتی ہیں۔ میرا مشورہ ہے کہ اس میں حضرت آدم علیہ السّلام سے لے کر آخری نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک تمام انبیائے کرام علیہم السّلام کے بارے میں تفصیلی معلومات، معجزے اور واقعات بھی دیئے جائیں۔ (سید محمد قاسم، ٹنڈوالہ یار، سندھ) 4 ماشآءَ اللہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت خوب ہے، اگر کسی کو مطالعے کا کثیر وقت نہیں مل پاتا تو اس کو پڑھ لے تھوڑے وقت میں بہت معلومات مل جائیں گی۔ (سید حیدر عطاری، کراچی) 5 اَلْحَمْدُ لِلّٰہ "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے علمِ دین حاصل کرنے کا موقع مل رہا ہے اور حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی پیاری سیرت اور سنّتوں پر عمل کرنے کا جذبہ پیدا ہو رہا ہے۔ (محمد اویس، کندیاں، ضلع میانوالی) 6 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" دعوتِ اسلامی کا انتہائی احسن اقدام ہے، اس میں نا صرف عوام بلکہ خواص کے لئے بھی بہت کچھ لٹریچر ہوتا ہے۔ (ابرار عطاری، فیصل آباد) 7 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے کیا کہنے! اگر اس میں جامعۃُ المدینہ کے طلبہ وطالبات کے لئے بھی مواد شامل کیا جائے تو مدینہ مدینہ۔ (بنتِ عبد الرؤف، درجہ رابعہ، جامعۃُ المدینہ گرلز، سرگودھا) 8 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، خاص طور پر بچوں کے ماہنامہ کی کہانیاں بہت اچھی ہوتی ہیں، بچے بہت شوق سے سنتے ہیں۔ (بنتِ محمد اسلم، میرپور کشمیر) 9 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" سے علمِ دین کا وہ خزانہ ملتا ہے جو دوسری جگہوں سے حاصل کرنا مشکل ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ ثُمَّ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ۔ (مدنی منی، سنبل رانی، سیالکوٹ) 10 "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" تو مدینے کی بہار ہے، اس میں امیرِ اہلِ سنّت کے مہکتے مہکتے مدنی پھول ہوتے ہیں اور اس سے ہمیں بہت کچھ سیکھنے کو ملتا ہے، اللہ پاک اس شعبے کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقیاں عطا فرمائے۔ (بنتِ عمر دراز عطاریہ، سرگودھا)

شانِ یارِ غار بزبانِ حیدرِ کرّار

محمد طلحہ خان عطاری
(درجۂ ثالثہ جامعۃ المدینہ فیضانِ خلفائے راشدین، راولپنڈی)

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے مابین محبت و الفت کی بہت پیاری فضا تھی، اسی کا ایک مظہر خلیفۂ اوّل حضرت سیدنا ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہ اور خلیفۂ چہارم حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان محبت کا رشتہ تھا اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کئی مواقع پر شانِ صدّیقِ اکبر بیان فرمایا کرتے تھے جیسا کہ ایک موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بہادری کے بارے میں فرماتے ہیں:

بدر کے روز ہم نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی خدمت اور حفاظت کے لئے سائبان بنایا، ہم میں سے کوئی بھی آگے نہ بڑھا سوائے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جو ننگی تلوار لئے حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس کھڑے ہوگئے اور کوئی کافر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے قریب نہ پھٹکا اسی لئے ہم میں سب سے زیادہ بہادر حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ (کنزالعمال، 6/235، حدیث:35685 ملخصاً)

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جذبۂ ایمان کے بارے میں فرماتے ہیں: خدا کی قسم حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حیاتِ طیبہ کا ایک لمحہ آلِ فرعون کے مؤمن جیسے شخص کے ہزاروں لمحات سے بہتر ہے۔ ارے وہ شخص (آلِ فرعون کا مؤمن) تو اپنے ایمان کو چھپایا کرتا تھا اور یہ پاکیزہ ہستی اپنے ایمان کا علانیہ اظہار کرتی تھی۔

(مسند البزار، 3/15، حدیث:761 ملخصاً)

دینی اور دنیاوی معاملات میں بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو فوقیت دیتے تھے چنانچہ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا جبکہ میں اس وقت موجود تھا اور بیمار بھی نہیں تھا، ہم دنیاوی امور کے لئے اس شخصیت کے انتخاب پر راضی ہوگئے جس پر حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہمارے لئے دینی امور میں رضامندی کا اظہار فرمایا۔ (کنزالعمال، 6/230، حدیث:35665)

جب خلافت کی بات آئی تو حضرت سیدنا علیُّ المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے واضح طور پر ارشاد فرمایا: غور سے سُن لو! ہم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ہی خلافت کا اہل سمجھا ہے۔ (المستدرک، 4/27، حدیث:4519 ملخصاً)

شیرِ خدا کے بیٹے حضرت سیدنا محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والدِ گرامی سے پوچھا: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے بعد (اس امت کے) لوگوں میں سب سے افضل کون ہے ارشاد فرمایا: ابو بکر رضی اللہ عنہ۔ (بخاری، 2/522، حدیث:3671)

ظاہر ہے کہ کسی کی محبت دل میں ہو تو ہی تعریف کی جاتی ہے اور ان پاک ہستیوں سے تو جھوٹی تعریف کا گمان ہی نہیں کیا جاسکتا لہٰذا ان تمام فرامینِ شیرِ خدا سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت سیّدنا علیُّ المرتضیٰ کو حضرت سیّدنا صدیقِ اکبر سے بے پناہ محبت تھی جو حضرت صدّیقِ اکبر کی شان بیان کرنے پر ابھارتی تھی۔ رضی اللہ عنہما

اللہ پاک ہمیں ان دونوں ہستیوں اور تمام صحابہ واہلِ بیت کی پکی سچی محبت عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النّبیّین صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

اسلام میں اخوت اور بھائی چارے کی اہمیت

بنتِ سلطان (درجۂ ثالثہ جامعۃ المدینہ خوشبوئے عطار، واہ کینٹ)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہ اس نے ہمیں انسان بنایا اور پھر مسلمان بنایا، عقل و شعور عطا فرمایا، ہدایت کے لئے قراٰنِ کریم عطا فرمایا اور اس کلامِ پاک میں فرمایا: ترجَمۂ کنزُالعرفان: اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں، بھلائی کا حکم دیتے ہیں اور برائی سے منع کرتے ہیں۔ (پ10، التوبۃ:71)

اخوت وبھائی چارہ سنّتِ رسول سے ثابت ہے، مکّہ سے مدینہ کی طرف ہجرت کے وقت جب مسلمان رضائے الٰہی و حکمِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر عمل کرنے کے لئے اپنے گھربار، کاروبار، جائیداد سب چھوڑ کر اپنے آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر آس رکھے مدینہ پہنچے تو خالی ہاتھ تھے۔ اس موقع پر میرے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے شفقت فرماتے ہوئے ایک ایک مہاجر صحابی کو ایک ایک انصاری صحابی کا بھائی بنادیا۔ انصاری صحابۂ کرام نے بھائی ہونے کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے مال، جائیداد اور گھربار سب میں اپنے مہاجر بھائیوں کو حق دیا، اسے مواخاتِ مدینہ بھی کہتے ہیں۔

چنانچہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (مواخات کے تحت) حضرت عبدُالرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ مہاجر کو حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ کا بھائی بنادیا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدُالرّحمٰن رضی اللہ عنہ سے کہا: میں انصار میں سب سے زیادہ مال دار ہوں میں اپنا مال بانٹ کر نصف آپ کو دیتا ہوں، حضرت عبدالرّحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ کا مال آپ کے لئے برکت والا ہو، کیا یہاں کوئی بازارِ تجارت (منڈی) ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: ہاں ہے اور انہیں "بَنُوقَیْنُقَاع" کے بازار کا پتا بتایا، حضرت عبدالرّحمٰن رضی اللہ عنہ صبح منڈی گئے، شام کو منافع کا پنیر اور مکھن ساتھ لائے، اسی طرح روزانہ منڈی میں جاتے اور تجارت کرتے رہے، تھوڑے ہی عرصے میں وہ مالدار بن گئے اور انہوں نے شادی بھی کرلی۔ (بخاری، 2/4، حدیث:2048ملخصاً)

اس واقعہ سے ہم اندازہ لگاسکتے ہیں کہ اخوت اور بھائی چارہ کی کتنی اہمیت ہے، اگر اخوت وبھائی چارہ کی اہمیت نہ ہوتی تو نبیِّ مکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم یہ نہ فرماتے: ایک مؤمن دوسرے مؤمن کے لئے عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط کرتی ہے۔

(بخاری، 4/107، حدیث:6026)

ایک مقام پر فرمایا: مسلمانوں کی آپس میں محبت، شفقت اور رحمت کی مثال ایک جسم کی طرح ہے۔ جب جسم کا کوئی ایک عضو بیمار ہوتا ہے تو بخار اور بے خوابی میں اس کا سارا بدن شریک ہوتا ہے۔

(مسلم، ص1071، حدیث:6586)

پوری اُمّت کی ترقی و خوشحالی اور استحکام، اخوت اور بھائی چارے کے فروغ میں ہے۔ اگر مسلمان لسانی تعصب اور مفاد پرستی سے نکل کر بھائی بھائی بن جائیں تو آج بھی اُمّتِ مسلمہ اپنا کھویا ہوا وقار حاصل کر سکتی ہے۔

جس طرح پوری امت کی ترقی وخوشحالی کا راز اخوت میں پنہاں ہے اسی طرح ایک معاشرے حتّٰی کہ ایک گھرانے کے استحکام کے لئے بھی اخوت اور بھائی چارہ کی ضرورت ہے، اسلامی بھائی چارہ کی بنیاد مساوات اور باہمی محبت پر ہے۔

اچھے اخلاق اور حقوق و فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ایک مثالی اسلامی معاشرہ وجود میں آئے گا۔ اسلامی دنیا کے بے تحاشا مسائل حل ہوں گے۔ اگر کسی کو کسی سے کمتر نہ سمجھیں اور ہر ایک دوسرے کے ساتھ ایثار و قربانی سے پیش آئے تو اُمّتِ مسلمہ پوری دنیا کے لئے عملی نمونہ بن جائے گی۔

سال 2022ء کیسے گزاریں؟

بنتِ اشرف عطّاریہ مدنیہ
(جامعہ نقشبندیہ جلالیہ کنزالایمان، گوجرہ)

اللہ پاک نے انسان کا مقصدِ تخلیق قراٰنِ کریم میں کچھ یوں ارشاد فرمایا: ﴿وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۝﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور میں نے جنّ اور آدمی اتنے ہی (اسی) لئے بنائے کہ میری بندگی کریں۔

(پ27، الذّٰریٰت:56)

لیکن افسوس کہ انسان دنیا میں آکر اپنی تخلیق کے مقصد کو بھول بیٹھا، ربِّ کریم کی عبادت سے غافل ہوگیا اور بھول گیا کہ اس کو ایک دن مرنا اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ دنیاوی زندگی عارضی ہے، اس کی ہر چیز عارضی ہے۔ انسان نے اسی دنیا کو بہتر بنانا اپنا مقصدِ حیات سمجھ لیا اور اپنے دن، رات، ماہ وسال مسلسل اس دنیا کو بہتر بنانے میں گزار دیئے۔ اپنے قیمتی وقت کو فضولیات میں برباد کردیا۔ یہ وقت اللہ پاک کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ مگر افسوس انسان نے اس کی قدر نہیں کی اور اس کو غفلتوں میں گزار دیا۔ زندگی کے کتنے ہی سال، مہینے اور دن لاپرواہیوں اور گناہوں کی نذر ہوگئے۔ لیکن ابھی بھی وقت ہے، ابھی سانسیں چل رہی ہیں تو جو وقت گزر گیا اس پر غور کرتے ہوئے آنے والے وقت کو اللہ پاک اور اس کے رسول کی رضا والے کاموں میں گزارنے کی نیت کرنی چاہئے۔ آیئے نیت کرتے ہیں کہ آنے والا سال اللہ پاک کی عبادت اور نیکی کے کاموں میں گزاریں گے۔ اِن شآءَ اللہ

عبادتِ الٰہی: آج سے ہی سال 2022ء کے اہداف طے کرلیتے ہیں کہ آنے والے سال میں بلا عذرِ شرعی ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ فرائض و واجبات کا اہتمام کریں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ قضا نماز اور روزوں کی ادائیگی کریں گے۔ تلاوتِ قراٰن، ذکر و اذکار اور درودِ پاک میں اپنا وقت صرف کریں گے۔ اور اس سال بلکہ آنے والی زندگی کے ہر سال ہر دن بلکہ ہر لمحے کو رضائے الٰہی کے کاموں میں گزارنے کی

کوشش کریں گے۔ **حقوق العباد:** سال 2022ء میں ہم حقوقُ العباد کا خیال کریں گے۔ ہمارا یہ ہدف ہونا چاہئے کہ اگر ہم سے کسی کا حق تلف ہوا ہو تو اس کا حق ادا کریں گے اور معافی بھی مانگیں گے۔ والدین، رشتہ داروں اور ہمسایوں کے حقوق کا خیال کرنے کے ساتھ ساتھ معاشرے کو پُر امن بنانے کی کوشش کریں گے۔ **تعلیم و تعلُّم:** تعلیم کو عام کریں گے اور اپنے ملک سے ناخواندگی کی شرح کو کم کرنے کی کوشش کریں گے۔ خود بھی علمِ دین سیکھیں گے اور دوسروں کو بھی سکھائیں گے۔ **اچھی صحبت:** انسان کو اچھی زندگی گزارنے کے لئے اہلِ علم اور دانشور لوگوں کی صحبت کو اختیار کرنا چاہئے۔ وہ لوگ جو دین اور دنیا کا فہم و شعور رکھتے ہیں ان کی صحبت کو اختیار کرنے سے انسان کے علم اور عمل کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔ اس لئے نیت کرتے ہیں کہ آنے والی زندگی میں نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں گے۔ **صحبتِ بد سے دوری:** وہ لوگ جو بُری صحبت اختیار کرتے ہیں وہ غلط نظریات اور غلط راستوں پر چل نکلتے ہیں۔ ہمیں چاہئے کہ ہم بری صحبت سے بچیں۔ آنے والے سال میں ہم یہ نیت کرتے ہیں کہ ایسوں کی صحبت سے بچیں گے جن سے عقائد و اعمال میں خرابی پیدا ہوتی ہو۔ **لَغْویات اور حرام سے اجتناب:** سال 2022ء کو لَغْویات اور حرام سے پاک گزاریں گے۔ بلکہ آنے والی پوری زندگی کے لئے نیت کریں کہ حرام اور فضول کاموں سے بچیں گے۔ ہر اس کام سے اجتناب کریں گے جو اللہ اور اس کے رسول کی ناراضی کا سبب ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن بندہ اس وقت تک اللہ پاک کی بارگاہ میں کھڑا رہے گا جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے میں پوچھ نہ لیا جائے۔ (1) اپنی زندگی کن کاموں میں گزاری؟ (2) اپنے علم پر کتنا عمل کیا؟ (3) مال کیسے کمایا اور کہاں خرچ کیا؟ اور (4) اپنا جسم کن کاموں میں لگایا؟ (ترمذی، 4/188، حدیث: 2425)

ان سوالوں کے جواب کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو اپنے احوال کا جائزہ لینا ہوگا اور پھر درستی کی طرف آنا ہوگا۔ اسی صورت میں ہم قیامت کے دن کی شرمندگی سے بچ سکیں گے۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ ہمارا آنے والا سال بلکہ زندگی کا ہر لمحہ اس کی رضا کے مطابق گزرے اور اس کی دائمی رضا نصیب ہو جائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلے میں موصول ہونے والے 98 مضامین کے مؤلفین

مضمون بھیجنے والے اسلامی بھائیوں کے نام: **کراچی:** محمد شاف عطاری، محمد دانش عطاری، محمد بلال، عبد اللہ ہاشم عطاری، محمد جان عطاری، بلال احمد رضا، کلیم اختر رضا، علی حمزہ عطاری، اریب، ہدایت اللہ عطاری، بلال حسن، اویس عطاری، توثیق حسین، عبد الباسط عطاری، وقار یونس۔ **فیصل آباد:** عاکف عطاری، اویس افضل، علی حیدر عطاری، عطاء المصطفیٰ، شاور غنی عطاری۔ **لاہور:** عبد اللہ فراز عطاری، عبد المصور عطاری، فیضان عطاری مدنی۔ **گجرات:** عبد السلیمان عطاری، محمد کاشف عطاری۔ **راولپنڈی:** محمد احمد رضا، محمد طلحٰہ خان عطاری۔ **حیدر آباد:** حمزہ عطاری، محمد خالد، محمد فاروق، محمد ضمیر۔ **متفرق شہر:** شعیب الحسن (گوجرانوالہ)، محمد جان (باب الاسلام، سندھ)، میر حسن عطاری (بلوچستان)، محمد احمد رضا صابر (سیالکوٹ)، وسیم عباس (پاکپتن)، اویس رضا (جہلم)، محمد سیف اللہ (سرگودھا)، نصر اللہ (اسلام آباد)۔

مضمون بھیجنے والی اسلامی بہنوں کے نام: **کراچی:** بنتِ رضوان، بنتِ محمد نعیم، بنتِ شہزاد احمد، بنتِ منصور، بنتِ محمد عدنان، بنتِ عرفان، بنتِ محمد شاکر، بنتِ صادق، بنتِ سفیر اللہ صدیقی، بنتِ نعیم۔ **سیالکوٹ:** بنتِ خالد محمود، بنتِ ثاقب، بنتِ طارق۔ **حیدر آباد:** بنتِ عمران میمن، بنتِ عزیز، بنتِ سلیم، بنتِ اختر۔ **لاہور:** بنتِ ذوالفقار، بنتِ حافظ علی محمد، بنتِ سلیمان۔ **گجرات:** بنتِ منور حسین، بنتِ شبیر احمد۔ **راولپنڈی:** بنتِ محمد شفیع، بنتِ مدثر۔ **متفرق شہر:** بنتِ اشرف (منڈی بہاؤ الدین)، بنتِ بلال (دنیاپور)، بنتِ سلطان (واہ کینٹ)، بنتِ عبد الرؤف (سرگودھا)، بنتِ احمد (رحیم یار خان)، بنتِ افضل (فیصل آباد)، بنتِ امین (محراب پور، سندھ)، بنتِ خالد (سرولہ)، بنتِ عمران طاہر (جڑانوالہ)، بنتِ عبد الکریم (کندیاں)۔ **متفرق ملک:** **ہند:** بنتِ پرویز احمد، بنتِ ارشد، بنتِ الیاس شاہ، بنتِ معروف، بنتِ عبد المجید، بنتِ عبد الرؤف۔ بنتِ حلیم قریشی (بیلجیم)، بنتِ عمران (اسپین)۔ **متفرق:** بنتِ طارق، بنتِ محمد شاکر۔

تحریری مقابلہ ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ کے عنوانات (برائے اپریل 2022)

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 جنوری 2022ء

(1) قراٰنِ کریم سے 10 مقاصدِ بعثتِ انبیاء (2) نمازِ عصر کے بارے میں 5 فرامینِ مصطفےٰ (3) رمضانُ المبارک کی 5 منفرد خصوصیات

مزید تفصیلات کے لئے ان نمبرز پر رابطہ کریں:

صرف اسلامی بھائی: +923012619734 صرف اسلامی بہنیں: +923486422931

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

مولانا عمر فیاض عطاری مدنی*

ملکِ شام سے آئے ہوئے شیخ صاحبان کی امیرِ اہلِ سنّت سے ملاقات

کراچی، لاہور اور فیصل آباد کے مدنی مراکز کا وزٹ بھی کیا

اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السّلام ملکِ شام کی جس جامع مسجد کے شرقی منارے پر آسمان سے اتریں گے اس مسجد کے خطیب و امام شیخ سیّد حسن بَادِنجکی الحسینی، ان کے بیٹے شیخ سیّد عمر بادنجکی اور شیخ فواد الشمر حفظھم اللہ کی ماہِ ربیع الاول میں دیگر چند عُلمائے کرام کے ہمراہ کراچی آمد ہوئی۔ نگرانِ شوریٰ مولانا حاجی محمد عمران عطاری نے کراچی ایئر پورٹ پر ان کا استقبال کیا۔ شیخ صاحبان نے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کی اور بارھویں شریف کے مدنی مذاکروں اور جلوسِ میلاد میں امیرِ اہلِ سنّت کے ہمراہ شرکت کی۔ شیخ صاحبان نے دورۃُ الحدیث شریف اور تخصصات کے طلبۂ کرام میں بیان بھی کیا اور چند احادیث کی اجازت بھی مرحمت فرمائی۔ شیخ صاحبان نے لاہور میں استاذُ الحدیث مفتی ہاشم خان عطاری مدنی اور رکنِ شوریٰ حاجی یعفور رضا عطاری جبکہ مدنی مرکز فیصل آباد میں نگرانِ پاکستان محمد شاہد عطاری سے بھی ملاقات کی۔

رکنِ شوریٰ حاجی عبد الحبیب عطاری کی سابق وزیرِ اعظم راجہ پرویز اشرف سے ملاقات

دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی شعبہ جات پر بریفنگ دی

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن مولانا عبد الحبیب عطاری نے رکنِ شوریٰ حاجی وقارُ المدینہ عطاری کے ہمراہ وفاقی دارالحکومت اسلام آباد میں سابق وزیرِ اعظم راجہ پرویز اشرف سے ان کی رہائش گاہ جاکر ملاقات کی اور انہیں دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی شعبہ جات کا تعارف پیش کیا۔ بالخصوص FGRF کے تحت مختلف حادثات کے بعد ہونے والے ریلیف کے کاموں، شجرکاری مہم اور تھیلیسیمیا فری پاکستان کمپین کے حوالے سے بھی بتایا اور عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آنے کی دعوت دی۔ حاجی عبدُ الحبیب عطاری نے راجہ پرویز اشرف کو دین کی خدمت میں اپنا حصہ ملانے اور دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں ساتھ دینے کی ترغیب بھی دلائی جس پر انہوں نے دعوتِ اسلامی کی کاوشوں کو سراہا اور نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے ہر قسم کے تعاون کی یقین دہانی کروائی۔

پنجاب کی تمام یونیورسٹیز کے سلیبس میں ”معرفۃُ القرآن“ کو شامل کرلیا گیا

اس کتاب کی ایپلی کیشن بھی جلد لاؤنچ کریں گے۔ حاجی اظہر عطاری

پنجاب گورنمنٹ نے پنجاب کی تمام یونیورسٹیز میں قراٰنِ مجید کے ترجمے کو نصاب کا لازمی حصہ قرار دے دیا ہے۔ اسٹوڈنٹس کو قراٰنِ پاک کا ترجمہ پڑھے اور اس کا پیپر پاس کئے بغیر ڈگری جاری نہیں کی جائے گی۔ شعبہ پروفیشنلز دعوتِ اسلامی کی کاوش سے تراجم کی فہرست میں مفتی اہلِ سنّت مفتی محمد قاسم قادری صاحب

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

مَدَّظِلُّہُ العَالی کا لکھا ہوا ترجمۂ قرآن ”معرفۃ القرآن“ بھی شامل کرلیا گیا ہے۔ رکنِ شوریٰ حاجی اطہر عطاری نے اپنے ایک آڈیو پیغام میں عاشقانِ رسول کو بتایا ہے کہ مجلس آئی ٹی (دعوتِ اسلامی) بہت جلد اس کتاب کی ایپلی کیشن بھی لاؤنچ کرے گی جس کے باعث سرچنگ اور ریڈنگ میں طلبہ کو بہت آسانی ہوگی۔ نوٹ: ”معرفۃ القرآن“ کو PDF کی صورت میں دعوتِ اسلامی کی آفیشل ویب سائٹ سے بالکل مفت ڈاؤن لوڈ بھی کیا جاسکتا ہے۔

عمر شریف کے بیٹے جواد عمر کی عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں نگرانِ شوریٰ سے ملاقات

والدِ مرحوم کی تجہیز و تکفین میں بھرپور معاونت پر دعوتِ اسلامی کی ٹیم کا شکر گزار ہوں، جواد عمر

معروف اداکار عمر شریف کے بیٹے جواد عمر کی 09 اکتوبر 2021ء کو دعوتِ اسلامی کے عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی آمد ہوئی۔ اس دوران نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی) مولانا حاجی عمران عطاری اور ترجمانِ دعوتِ اسلامی مولانا حاجی عبد الحبیب عطاری نے ان سے ملاقات کی۔ ملاقات کے دوران جواد عمر کا کہنا تھا کہ دعوتِ اسلامی کی ٹیم نے جس طرح میرے والد مرحوم کی آخری رسومات کی ادائیگی میں تعاون کیا ہے اور بڑھ چڑھ کر خدمات انجام دی ہیں اس پر شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں، میں تہ دل سے دعوتِ اسلامی کی ٹیم کا شکر گزار ہوں۔ اس دوران نگرانِ شعبہ رابطہ برائے شوبز سید عارف الحسن عطاری نے جواد احمد کو مدنی چینل کا وزٹ کروایا اور دعوتِ اسلامی کی خدمات سے آگاہی فراہم کی۔ اس موقع پر دعوتِ اسلامی کے فلاحی ڈیپارٹمنٹ FGRF کے نگران محمد شفاعت علی عطاری بھی موجود تھے۔

گورنر ہاؤس سندھ کراچی میں سیرت النبی کانفرنس کا انعقاد

مفتی علی اصغر عطاری کا شانِ رسالت پر خصوصی بیان

گورنر سندھ عمران اسماعیل کی جانب سے گورنر ہاؤس کراچی میں سیرت النبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں علمائے اہلِ سنت، چیئرمین سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ حاجی مولانا محمد بشیر فاروقی صاحب، دعوتِ اسلامی کی مجلسِ رابطہ کے حاجی یوسف سلیم عطاری اور اعلیٰ سطح کے حکومتی عہدیداران نے شرکت کی۔ سیرت النبی کانفرنس میں ماہر امورِ تجارت و رکنِ رؤیتِ ہلال کمیٹی پاکستان مفتی علی اصغر عطاری مدنی نے سنّتوں بھرا بیان کیا اور اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں سے روشنی حاصل کی جبکہ نعت خواں حضرات نے بارگاہ رسالت، مآب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔

جناح اسپتال کراچی میں اجتماعِ میلاد کا انعقاد

نگرانِ شعبہ مدنی چینل محمد اسد عطاری مدنی کا خصوصی بیان

جناح اسپتال کراچی میں قائم سرکاری پوسٹ گریجویٹ میڈیکل سینٹر میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں اسپتال کے اسٹاف اور دیگر عاشقانِ رسول سمیت ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی نے شرکت کی۔ نگرانِ شعبہ مدنی چینل محمد اسد عطاری مدنی نے ”سیرتِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم“ کے موضوع پر سنّتوں بھرا بیان کیا اور شرکا کو سنّتِ رسول اپناتے ہوئے اپنی زندگی گزارنے کا ذہن دیا۔ نگرانِ شعبہ مدنی چینل نے اسلامی بھائیوں کو دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہونے اور دین کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کا ذہن دیا جس پر شرکا نے دعوتِ اسلامی کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔

حسن کالونی بائی پاس منڈی واربرٹن پنجاب میں فیضانِ غوث الاعظم مسجد کا افتتاح

افتتاحی تقریب میں رکنِ شوریٰ حاجی اظہر عطاری کا بیان

حسن کالونی بائی پاس منڈی واربرٹن میں شاندار تعمیر کے بعد فیضانِ غوث الاعظم مسجد کا افتتاح کردیا گیا۔ 23 اکتوبر 2021ء کو افتتاحی تقریب کے سلسلے میں دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام اجتماعِ میلاد کا انعقاد کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں عاشقانِ رسول اور ذمہ داران نے شرکت کی۔ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے رکن حاجی محمد اظہر عطاری نے ”سیرتِ مصطفےٰ“ پر سنتوں بھرا بیان کیا اور شُرکا کو نماز کی پابندی کرنے اور مسجد کو آباد کرنے کا ذہن دیا۔

آؤ بچّو! حدیثِ رسول سنتے ہیں

مہمان کی عزت کرو

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: مَن قَرَی الضَّیفَ دَخَلَ الجَنَّةَ یعنی جو مہمان کی مہمان نوازی کرے وہ جنت میں داخل ہو گا۔ (معجم کبیر، 12/106، رقم:12692)

پیارے بچّو! مہمان اللہ پاک کی رحمت ہوتے ہیں، مہمان کے آنے سے برکت ہوتی ہے، مہمان نوازی کرنا فضیلت والا کام ہے، مہمان نوازی کرنے سے بہت زیادہ ثواب ملتا ہے، مہمان نوازی کرنا سنّتِ مبارکہ ہے، مہمان نوازی کرنے سے جنّت ملتی ہے، مہمان نوازی کرنے والوں کی اللہ پاک نے بھی تعریف فرمائی اور جنتی لباس کا وعدہ فرمایا ہے۔

اللہ پاک کے نبی حضرت ابراہیم علیہ السّلام بہت مہمان نواز تھے اسی وجہ سے آپ علیہ السّلام کو اَبُوالضِّیفان (یعنی بہت زیادہ مہمان نوازی کرنے والا) کہا جاتا ہے۔ (موسوعہ ابن ابی الدنیا، 8/461، حدیث:7)

اچھے بچّو! آپ بھی اپنے گھر میں آنے والے مہمانوں کی مہمان نوازی کرسکتے ہیں، اس طرح کہ کوئی چیز باہر سے لانی ہو، برتن رکھنے یا اٹھانے ہوں تو اس میں اپنے گھر والوں کا ساتھ دیجئے۔

بچّو! آپ کو چاہئے کہ جب مہمان آئیں تو ان سے اچھے انداز میں سلام کریں، اپنے ابّو اور امّی سے مہمان کے سامنے رکھی ہوئی کھانے پینے والی چیزوں کا مطالبہ نہ کریں اور نہ ہی ضد کرکے ان کو تنگ کریں۔

اللہ پاک ہمیں مہمانوں کا احترام کرنے اور خوب مہمان نوازی کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

بچّوں کے لئے امیرِ اہلِ سنّت کی نصیحت

ایصالِ ثواب کیجئے

مولانا اویس یامین عطاری مدنی*

اچھے بچّو!

امیرِ اہلِ سنّت علّامہ محمد الیاس قادری صاحب فرماتے ہیں:

نابالغ بچّوں اور بچیوں کی نیکیاں قبول ہوتی ہیں اور یہ ایصالِ ثواب بھی کرسکتے ہیں۔ جس کو ایصالِ ثواب کریں گے اللہ کی رحمت سے اُسے پہنچے گا۔ (مدنی مذاکرہ، 26 رمضان المبارک 1436ھ بعد نمازِ تراویح)

پیارے بچّو! پتا چلا کہ بچّوں کی نیکیاں قبول ہوتی ہیں اور بچّے ایصالِ ثواب بھی کرسکتے ہیں لہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم نماز پڑھ کر، قراٰنِ پاک یا مختلف سورتیں مثلاً سورۂ فاتحہ یعنی اَلحمد شریف، سورۂ اِخلاص یعنی قُلْ ھُوَ اللہُ اَحَد شریف، پہلا کلمہ، سُبحٰنَ اللہ اور دُرود شریف وغیرہ پڑھ کر ان کا ثواب بزرگانِ دین اور اپنے مرحومین کو بھیج دیں۔ مسلمان جمادی الاُخریٰ کے مہینے کی 22 تاریخ کو مسلمانوں کے پہلے خلیفہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو مختلف انداز سے ایصالِ ثواب کرتے ہیں، ہمیں بھی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایصالِ ثواب کرنا چاہئے۔

(ایصالِ ثواب کے بارے میں مزید جاننے کے لئے مکتبۃ المدینہ کا رسالہ "فاتحہ اور ایصالِ ثواب کا طریقہ" پڑھئے)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

لُعاب کون سی دوائی ہے؟

مولانا محمد ارشد اسلم عطاری مدنی*

خُبیب اور صُہیب کبھی کبھی داداجان کے ساتھ پارک جاتے تھے، داداجان پارک میں تھوڑی دیر چلتے پھر بینچ پر بیٹھ جاتے اور یہ دونوں بھائی کھیل کود کرتے رہتے۔

ایک بار دونوں داداجان کا ہاتھ پکڑے گھر جارہے تھے، راستے میں داداجان نے کہا: کیا ہوا صہیب؟ تم بار بار تھوک کیوں پھینک رہے ہو؟ اور وہ بھی قبلے کی طرف!

صہیب نے حیرت سے کہا: "قِبْلَه!" داداجان! یہ قبلہ کیا ہوتا ہے؟ گھر پہنچ کر بتاتا ہوں! پہلے یہ بتاؤ تم بار بار کیوں تھوک رہے ہو؟ اس نے کہا: ایسے ہی! داداجان نے سمجھایا: بلاوجہ ایسا کرنا تو بُری بات ہے، آپ تو اچّھے بچّے ہو نا! اور اچھے بچّے برا کام نہیں کرتے۔

گھر پہنچے تو اُمِّ حبیبہ نے داداجان کو پانی پلایا، صہیب نے کہا: داداجان! اب بتائیے یہ قبلہ کیا ہوتا ہے؟ داداجان نے بچّوں کو سمجھاتے ہوئے کہا: خانۂ کعبہ کو قبلہ کہتے ہیں کیونکہ ہم خانۂ کعبہ کی طرف منہ کرکے نماز پڑھتے ہیں۔ خُبیب نے ایک دَم سے کہا: تبھی وہ پنجاب والے انکل آپ سے پوچھ رہے تھے کہ قبلہ کس طرف ہے؟

خُبیب نے پوچھا: کیا قبلے کی طرف تھوکنا منع ہے؟ جی بیٹا! منع ہے۔ ہمیں خانۂ کعبہ کا بہت زیادہ ادب کرنا چاہئے، نہ اس کی طرف پاؤں کرکے لیٹنا چاہئے اور نہ ہی اس کی طرف تھوکنا چاہئے۔

اُمِّ حبیبہ نے کہا: اچھا داداجان! یہ بتائیے کہ ہمارے منہ میں تھوک کیوں آتا ہے؟ داداجان نے کہا: تھوک بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہے۔ خبیب اور اُمِّ حبیبہ نے حیرت سے کہا: ہیں!! وہ کیسے داداجان؟ داداجان نے کہا: میں تم لوگوں کو اس کے فائدے بتاتا ہوں سنو!

1 ہمارے منہ میں تھوک دانتوں کو مضبوط کرتا ہے 2 منہ میں موجود جراثیم کو مارتا ہے 3 منہ کو خشک ہونے سے بچاتا ہے جس کی وجہ سے ہمیں بولنے اور کھانے پینے میں مشکل نہیں ہوتی 4 یہ کھانے کو ہضم کرنے میں بھی مدد دیتا ہے۔ یاد رکھو بچّو! جتنا ہم کھانے کو چباتے ہیں اتنا ہی تھوک بنتا ہے، اسی لئے کھانے کو اچھی طرح چبا کر کھانا چاہئے۔

صُہیب نے کہا: اوہو! داداجان! آج تو میں نے اپنا بہت سارا تھوک ضائع کردیا، اب میں کیا کروں؟ صُہیب کی بات سُن کر

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ذمہ دار شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

سب ہنسنے لگ گئے۔

اُمّ حبیبہ بولی: داداجان! کل آپ نے کہا تھا کہ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ایک معجزہ سناؤں گا۔

داداجان نے کہا: ٹھیک ہے تو سنو!

ایک بار کافروں نے مسلمانوں پر حملہ کر دیا، جس کی وجہ سے ایک صحابی حضرت مُعاذ بنْ عَفراء رضی اللہ عنہ کا ہاتھ کٹ گیا، پورا ہاتھ۔ تینوں بچّوں نے افسوس کرتے ہوئے کہا: پھر! پھر کیا ہوا داداجان؟

دادا جان نے کہا: صحابی بہت ہمت والے ہوتے ہیں۔ وہ صحابی ایک ہاتھ سے دشمنوں سے لڑتے رہے۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو انہوں نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس آ گئے۔ **اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان کے ہاتھ پر اپنا مبارک لُعاب لگایا اور اُسے جوڑ دیا۔**

(مدارج النبوۃ، 2/87)

صُہیب نے کہا: داداجان! یہ لُعاب کون سی دوائی ہے؟؟

دادا جان نے مسکراتے ہوئے کہا: اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مبارک تھوک کو ادب کی وجہ سے لُعاب کہتے ہیں۔ ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پیارے لُعاب کی برکت سے بڑی بڑی بیماریاں اور مشکلیں دور ہوئیں۔

یاد رکھو بچّو! اللہ پاک کے نبیوں کا بہت ادب کرنا چاہئے، جب ان کی کسی بھی چیز کا نام لیا جائے تو ادب والے الفاظ بولنے چاہئیں۔ جیسے: پیارے ہاتھ، مسواک شریف۔ اسی طرح آپ کی چپل کو نعلین مبارک کہتے ہیں۔

اُمّ حبیبہ نے کہا: داداجان! آج تو بہت مزہ آیا۔

داداجان نے کہا: ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سارے معجزے ہی کمال کے ہیں۔

صہیب نے کہا: تو پھر ایک معجزہ اور سنائیے، داداجان نے ہنستے ہوئے کہا: مغرب کا وقت ہونے والا ہے اب پھر کسی دن سہی۔ اِن شآءَ اللہ

چلو آؤ بچّو! ہم نماز پڑھنے مسجد چلتے ہیں۔

حروف ملائیے!

پیارے بچّو! ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو جن مسلمانوں نے دیکھا اور ایمان ہی پر ان کا انتقال ہوا، ان کو صحابی کہتے ہیں۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام صحابی جنّتی ہیں۔ 10 صحابی ایسے بھی ہیں جنہیں ایک ساتھ ہمارے پیارے نبی نے دنیا ہی میں جنت کی خوش خبری دی۔ ان 10 لوگوں کو "عَشَرَۂ مُبَشَّرَہ" کہتے ہیں مطلب جنّت کی خوش خبری پانے والے 10 لوگ۔ ان کے نام یہ ہیں، مسلمانوں کے 4 خلیفہ (حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان غنی، حضرت مولا علی) حضرت طلحہ بن عبید اللہ، حضرت زبیر بن عوّام، حضرت عبدُالرّحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقّاص، حضرت سعید بن زید، حضرت ابوعُبیدہ بن جرّاح۔ رضی اللہ عنہم

پ	ا	ہ	ی	ئ	ے	ت	ر	ع
ع	ب	د	ا	ل	ر	ح	م	ن
ڑ	و	ق	ٹ	ڑ	ۃ	ا	س	د
ف	ع	غ	ط	ح	خ	س	ذ	ص
ل	ب	م	ل	ن	ب	ع	ط	چ
ص	ی	ڈ	ح	ز	ب	ی	ر	ذ
ظ	د	ش	ہ	س	ع	د	ث	ژ
ژ	ہ	ث	ظ	ل	ض	ن	م	ز

آپ نے اوپر سے نیچے اور سیدھی سے الٹی طرف حروف ملا کر 5 نام تلاش کرنے ہیں، جیسے ٹیبل میں لفظ "ابوعُبیدہ" کو تلاش کر کے بتایا گیا ہے۔ اب یہ نام تلاش کیجئے: 1 طلحہ 2 زبیر 3 عبدالرّحمٰن 4 سعد 5 سعید۔

بچّوں کو ہنر مند بھی بنائیے

مولانا آصف جہانزیب عطاری مدنی*

دورِ حاضر میں ہمارے ملک میں بے روز گاری کی شرح میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ہمارے نوجوان باصلاحیت اور تعلیمی اسناد کے حامل تو ہیں لیکن بے ہنر ہیں۔ پھر تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود روز گار کی تلاش میں مارے مارے پھرتے ہیں تو یہ صورتِ حال والدین کے لئے بھی تشویش ناک ہو جاتی ہے، بعض اوقات تو روز گار نہ ملنے کے باعث نوجوان خود کشی بھی کر لیتے ہیں۔

محترم والدین! یقیناً آپ ہر گز نہیں چاہیں گے کہ آپ کا بچہ بھی جوان ہونے کے بعد روز گار کی تلاش میں دربدر دھکے کھائے، اس لئے اپنے بچوں کو تعلیم کے ساتھ ساتھ کوئی نہ کوئی ہنر بھی ضرور سکھایئے۔ اگر سمجھداری کی عمر سے ہی تعلیم کے ساتھ ہنر بھی سکھایا جائے تو اس کے کئی فوائد حاصل ہوں گے مثلاً ❁ آپ کا بچّہ دیگر کم تعلیم یافتہ لوگوں سے جلد کام سیکھ جائے گا ❁ اپنے کام میں مہارت کا حصول بھی جلد ہو جائے گا ❁ وہ جہاں بھی چلا جائے اپنے روز گار کے سلسلے میں پریشان نہیں ہوگا۔ ایک بُزرگ فرماتے ہیں: بچّوں کو علم کے ساتھ کچھ دوسرے ہنر بھی سکھاؤ جس سے بچّہ کما کر اپنا پیٹ پال سکے۔ یہ سمجھ لو کہ ہنر مند کبھی خدا کے فضل سے بھوکا نہیں مرتا۔

ذیل میں بچّوں کو ہنر سکھانے کے متعلق 5 مفید نکات پیشِ خدمت ہیں، ملاحظہ کیجئے اور اپنے بچّوں کو بھی اُن کے ذوق اور رجحان کے مطابق ہنر سکھانے کی کوشش کیجئے:

1 بچے کا ذوق و شوق جانچئے!

سب سے پہلے تو اپنے بچے کا ذوق وشوق دیکھئے کہ اس کا میلان کس طرف ہے، اگر وہ ٹیکنیکل کاموں میں دلچسپی رکھتا ہے تو اسے ٹیکنیکل کام سکھایئے مثلاً الیکٹریشن، کارپینٹر یا دیگر ٹیکنیکل کام سکھائے جاسکتے ہیں۔

2 فارغ اوقات سے فائدہ اٹھایئے:

بچّوں کو کام سکھانے کے لئے ان کے فارغ اوقات کا انتخاب کیجئے، مثلاً بچّوں کے اسکول کی دوماہ کی چھٹیاں ہوں یا پیپرز ہو جانے کے بعد کی تعطیلات ہوں ان فارغ دنوں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

کو کام میں لاتے ہوئے اسے کوئی ہنر سیکھنے میں لگائیے۔

③ **ہنر مند بنانے والے اداروں کا رُخ کیجئے!**

ہنر سکھانے والے اداروں (ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس) کے بارے میں معلومات حاصل کیجئے پھر جس ادارے کے لوازمات آپ پورے کر سکتے ہوں اپنے بچے کو بنیادی تعلیم دلوا کر اس ادارے میں داخل کروا دیجئے۔

④ **شارٹ کورسز/ڈپلوما:**

کچھ ٹیکنیکل کام ایسے ہوتے ہیں جو شارٹ کورسز یا مختصر مدت کے ڈپلومے کے ذریعے سکھائے جاتے ہیں، ان کے لئے تعلیم چھوڑنا بھی ضروری نہیں ہوتا، ایسے کورسز وغیرہ کی معلومات حاصل کر کے اپنے بچے کو شارٹ کورسز یا ڈپلوما کے ذریعے ہنر سکھایا جا سکتا ہے اس طرح ڈگری بھی آجائے گی اور ہنر بھی۔

⑤ **ہنر مند افراد کی مدد لیجئے!**

بچوں کو بغیر فیس کے بھی ہنر سکھایا جا سکتا ہے اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے بچے کو تعطیلات کے دنوں میں کسی ہنر مند کے پاس یا کسی ادارے میں بلا معاوضہ کام کے لئے بھیج دیں، اس طرح وہ جلد ہی کام بھی سیکھ جائے گا اور مناسب وقت پر اسی ادارے کے لئے معاوضے کے ساتھ خدمات بھی سر انجام دینے کا اہل ہو جائے گا۔ اس طرح مستقبل میں روزگار کے حوالے سے پریشانی ایک حد تک ختم ہو سکے گی۔

اللہ پاک تمام والدین کو بچّوں کی اچھی تربیت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

کیا آپ جانتے ہیں؟

مولانا ابو محمد عطاری مدنی*

سوال: وہ کون سے 2 صحابہ ہیں جن کی امامت میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے نماز ادا فرمائی؟

جواب: امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق اور حضرت سیدنا عبد الرّحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہما۔

(نسائی، ص137، حدیث:782، ترمذی، 1/377، حدیث:362، مسند احمد، 6/331، حدیث:18181، طبقات ابن سعد، 3/95)

سوال: امیرُ المؤمنین حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام کیا ہے؟

جواب: حضرت اَرویٰ بنتِ کُریز رضی اللہ عنہا۔

(طبقات ابن سعد، 3/39)

سوال: فرشتوں کے قبلے کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: فرشتوں کے قبلے کو بیتُ المعمور کہا جاتا ہے۔

(بخاری، 2/381، حدیث:3207)

سوال: اللہ پاک نے جنّات کو کس دن پیدا فرمایا؟

جواب: جمعرات کے دن۔

(تفسیر طبری، پ1، البقرۃ، تحت الآیۃ:30، 1/237، رقم:602)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچّوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

گاؤں کی سیر
(قسط:02)

مولانا حیدر علی مدنی*

گاڑی گاؤں میں داخل ہو چکی تھی اور آہستہ آہستہ سرسبز کھیتوں کے درمیان بنی کچی سڑک پر چل رہی تھی، دونوں طرف دور دور تک کھیت اور باغات ہی دکھائی دے رہے تھے، کہیں کہیں کھیتوں میں بکریاں اور کسان بھی گھومتے نظر آرہے تھے اور کھیتوں کے درمیان دیہاتی طرز کی بنی مسجد سے اذانِ عصر کی آواز بلند ہو رہی تھی۔ ننھے میاں انہی خوشنما مناظر میں گم تھے۔ گاؤں میں داخل ہونے کے بعد جیسے ہی دوسرا موڑ آیا تو امی جان بولیں: ننھے میاں اِدھر دیکھو! ننھے میاں نے فوراً گردن گھما کر بائیں طرف دیکھا تو ایک بڑے سے درخت کے نیچے چھوٹی سی مسجد بنی ہوئی تھی، دیواریں اتنی چھوٹی تھیں کہ ننھے میاں بھی آرام سے پھلانگ کر اندر جاسکتے تھے، پاس ہی ہاتھ سے پانی نکالنے والا نلکا لگا ہوا تھا، امی جان بولیں: یہ اس گاؤں کی سب سے پہلی مسجد تھی جو آپ کے نانا ابّو نے بنائی تھی۔

ننھے میاں: لیکن اتنی سی مسجد میں سارے لوگ کیسے نماز پڑھتے ہوں گے؟

امّی جان: بیٹا تب اس گاؤں میں صرف دس کے قریب گھر تھے اور وہ سب بھی آپس میں قریبی رشتے دار تھے۔

ننھے میاں امی جان سے باتوں میں مگن تھے کہ ماموں جان نے گاڑی روکتے ہوئے کہا: لو جی ہمارا گھر آگیا، دروازے کے باہر لگی بیل نے دروازے کے سامنے سائبان سا بنا دیا تھا۔ ننھے میاں امی جان کا ہاتھ پکڑے اندر پہنچے تو بڑے سے صحن میں چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں جن پر نانی اماں، ممانیاں اور بچے بیٹھے انہیں کا انتظار کر رہے تھے، نانی اماں نے ننھے میاں کا ماتھا چوما اور پھر سینے سے لگاتے ہوئے بولیں: ننھے میاں تو ماشآءَ اللہ بڑے ہو گئے ہیں۔

پہلا دن تو ننھے میاں کا سب سے ملنے ملانے میں گزر گیا، سب سے پہلا گھر بڑے ماموں جان کا تھا جہاں نانی اماں بھی رہتی تھیں، پھر اس کے بعد چھوٹے ماموں جان کا گھر تھا جبکہ بچے دونوں گھروں میں ہی رہتے تھے سارا دن تو کھیل کود میں گزر جاتا اور رات ہوتے ہی تھکاوٹ سے جسے جہاں نیند آتی وہیں سو جاتا، ایک گھر سے دوسرے گھر میں اندرونی آمد و رفت کے لئے دروازہ بھی رکھا ہوا تھا۔ رات ہونے تک سب ایک دوسرے سے گھل مل گئے تھے تبھی امّی جان نے عشا کے بعد پوچھا کہ کہاں سوئیں گے؟ تو ننھے میاں بولے: میں اپنے بھائیوں کے ساتھ ہی سوؤں گا میری فکر مت کریں۔

اگلی صبح ننھے میاں سب کے ساتھ فجر کی نماز پڑھ کر آئے تو مامی جان لسّی بنا چکی تھیں، سب بچوں کو لسّی پلا کر پڑوس میں خالہ زبیدہ کے گھر بھیج دیا گیا جہاں بچے روزانہ فجر کے بعد قراٰنِ پاک پڑھتے تھے، گاؤں کا شاید ہی کوئی بچہ یا نوجوان ہوگا جس نے زبیدہ خالہ سے قراٰنِ پاک نہ پڑھا ہو بلکہ گاؤں والوں کے رشتے داروں کے بھی جو بچّے گاؤں رہنے آتے وہ بھی اتنے دن خالہ سے سبق پڑھتے رہتے۔ مٹی کے فرش پر پلاسٹک کی چٹائیاں بچھائی ہوتیں جہاں بچّے آآکر بیٹھتے جاتے اور اپنی اپنی باری پر سبق سُنا کر چھٹی کرتے جاتے۔ قراٰنِ پاک پڑھ کر واپس آئے تو ناشتہ تیار تھا، سارے بچّوں نے کچن میں ہی فرش پر بچھی دری پر بیٹھ کر ناشتہ کیا، تبھی چھوٹے ماموں جان نے خوشخبری سنائی: سارے بچّے جلدی سے آجاؤ، ننھے میاں کو باغ کی سیر کروانی ہے۔

بقیہ اگلی قسط میں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ

مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (عارف والا، پنجاب)

مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ جو کہ محمدی ٹاؤن عارف والا (پنجاب) میں واقع ہے اور دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ کی ایک برانچ ہے۔ اس مدرسۃُ المدینہ کی تعمیر کا آغاز 2006 میں جبکہ باقاعدہ تعلیم و تعلّم (یعنی پڑھنے پڑھانے) کا سلسلہ 2007 میں ہوا، اس کا افتتاح حاجی محمد سلیم عطاری (ڈویژن ذمہ دار برائے مجلس تاجران) نے کیا۔

اس مدرسۃُ المدینہ میں ناظرہ کی 2 جبکہ حفظ کی 3 کلاسز ہیں جن میں پڑھنے والوں کی تعداد 137 ہے۔ اب تک (یعنی 2021ء تک) اس مدرسۃُ المدینہ سے کم و بیش 255 طلبہ قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پاچکے ہیں جبکہ 602 بچے ناظرہ قراٰنِ کریم مکمل کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اس مدرسۃُ المدینہ سے فراغت پانے والے تقریباً 55 طلبہ نے درسِ نظامی (عالم کورس) میں داخلہ لیا جن میں سے اب تک 5 طلبہ کورس مکمل کرچکے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی کے تمام شعبہ جات بشمول "مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (عارف والا)" کو ترقی و عُروج عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

جملے تلاش کیجئے!: پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

(1) اللہ پاک کے نبیوں کا بہت ادب کرنا چاہئے (2) آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے تمام صحابی جنّتی ہیں (3) مہمان نوازی کرنا سنّتِ مبارکہ ہے (4) جس کو ایصالِ ثواب کریں گے اللہ کی رحمت سے اُسے پہنچے گا (5) اپنی اپنی باری پر سبق سنا کر چھٹی کرتے جاتے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعہ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ ایک سے زائد درست جوابات بھیجنے والوں میں سے 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی تین تین سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

جواب دیجئے (جنوری 2022ء)

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: امیرُ المؤمنین حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی والدہ کا نام کیا ہے؟

سوال 02: حضرت سَلَمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے کتنے غزوات میں شرکت کی؟

› جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے › کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے › یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر پر واٹس ایپ +923012619734 کیجئے › جواب درست ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی تین خوش نصیبوں کو چار، چار سو روپے کے چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں۔)

مَدَنی ستارے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! دعوتِ اسلامی کے مدارسُ المدینہ میں بچّوں کی تعلیمی کارکردگی کے ساتھ ساتھ ان کی اَخلاقی تربیت پر بھی خاصی توجّہ دی جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ مدارسُ المدینہ کے ہونہار بچّے اچّھے اَخلاق سے مُزَیَّن ہونے کے ساتھ ساتھ تعلیمی میدان میں بھی غیر معمولی کارنامے سرانجام دیتے رہتے ہیں، ”مدرسۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ (عارف والا)“ میں بھی کئی ہونہار مَدَنی ستارے جگمگاتے ہیں، جن میں سے 14 سالہ احسن شبیر بن محمد شبیر کے تعلیمی و اخلاقی کارنامے ذیل میں دیئے گئے ہیں، ملاحظہ فرمائیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! 1 ماہ 15 دن میں ناظرہ قراٰن پاک مکمل کیا جبکہ 8 ماہ میں قراٰنِ کریم حفظ کرنے کی سعادت پائی۔ 1 سال سے نمازِ پنجگانہ، تہجّد اور اشراق چاشت کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ علمِ دین کے حصول کیلئے امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کے مدنی مذاکروں میں شرکت اور المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کی 50 سے زائد کتب ورسائل کا مطالعہ بھی کرچکے ہیں۔

ان کے استاذِ محترم قاری محمد شاہسوار عطّاری (ذیلی حلقہ ذمہ دار) ان کے بارے میں تأثّرات دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ماشآءَ اللہ! مکمل حفظ میرے پاس ہی کیا ہے، سبق زیادہ اور بغیر غلطی کے سناتے تھے جبکہ سبقی اور منزل کے حوالے سے بھی کبھی کوئی شکایت نہیں ملی، بہت سنجیدہ اور پڑھائی میں مگن رہنے والا طالبِ علم ہے۔

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2022ء)

نام مع ولدیت: .... عمر: ...... مکمل پتا: ....

موبائل / واٹس ایپ نمبر: .... (1) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ......

(2) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ...... (3) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ......

(4) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ...... (5) مضمون کا نام: .... صفحہ نمبر: ......

نوٹ ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2022ء کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

جواب یہاں لکھئے (جنوری 2022ء)

(جواب بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 جنوری 2022ء)

جواب: 1 .... جواب: 2 ....

نام .... ولدیت .... موبائل / واٹس ایپ نمبر ....

مکمل پتا ....

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان مارچ 2022ء کے ”ماہنامہ فیضان مدینہ“ میں کیا جائے گا۔

بھکاری بندر

مولانا شاہ زیب عطاری مدنی*

برسی بارش آسمان سے	نکلے فروٹ زمین سے
پیارے میٹھے رسیلے سے	چھوٹے موٹے حَسین سے
اٹھائیں سب انہیں پیار سے	کھائیں بڑے ہی شوق سے

گنگناتے ہوئے بُھورا بندر ٹوکری میں پھل لئے گھر کی طرف واپس جارہا تھا کہ راستے میں اسے نکمّا بندر مل گیا۔

واہ بھئی واہ! اچھی اچھی خوشبو والے تازہ تازہ پھل جمع کئے ہوئے ہیں آپ نے، یہ تو باہر سے ہی اتنے اچھے معلوم ہو رہے ہیں اندر سے ان کا ذائقہ کیسا شاندار ہو گا! نکمّے بندر نے پھلوں کی ٹوکری کو حسرت سے دیکھتے ہوئے کہا۔

بُھورا بندر: ارے بھائی! بارشوں کے بعد تو جنگل میں ہر طرف پھل فروٹ تازہ ہیں، سارے جانور آج کل انہیں کھا رہے ہیں اور جان بنا رہے ہیں، لیکن تمہیں اتنی حیرت کیوں ہو رہی ہے اور تم اتنے کمزور کیوں ہو رہے ہو؟

تمہارے سوال کا جواب اس میں ہے، نکمّے بندر نے اپنی ٹوکری سے پتے ہٹاتے ہوئے کہا۔

ارے یہ کیا؟ تمہارے پاس سارے پھل خراب اور سڑے ہوئے ہیں، ان میں کوئی بھی تازہ نہیں ہے، اس کی کیا وجہ ہے؟ بھورے بندر نے حیرت سے سوال کیا۔

نکمّے بندر نے جواب دیتے ہوئے کہا: دراصل میں نے درختوں پر چڑھنا چھوڑ دیا ہے، اور پر چڑھ کر میں خود کو تکلیف میں نہیں ڈالتا۔

پھر تم یہ سب کہاں سے جمع کرتے ہو؟ بُھورے بندر نے پوچھا۔

نکمّے بندر نے کہا: دوسرے جانوروں سے جو گر جاتے ہیں یا جنہیں وہ آدھا کھا کر چھوڑ دیتے ہیں انہیں اٹھا لیتا ہوں، یا کسی سے مانگ کر رکھ لیتا ہوں، اس طرح میرا کام ہو جاتا ہے۔

بُھورا بندر: اچھا! تو تم نے محنت کرنا چھوڑ دی ہے، اور بھکاری بن گئے ہو جو خراب اور دوسروں کے بچے کھچے اور پھینکے ہوئے پھل استعمال کر رہے ہو!

میرے بھائی! دراصل مجھ سے محنت نہیں ہوتی، آپ چاہے اسے جو بھی نام دو، نکمّے بندر نے کاہلی بتانے کے بعد مانگتے ہوئے کہا: آپ کی ٹوکری تازہ پھلوں سے بھری ہوئی ہے، مجھے کچھ تازہ پھل دے جاؤ تاکہ آج میں ان کو کھا سکوں، یہ مجھ پر آپ کا بڑا احسان ہو گا۔

بُھورا بندر: اگر آج میں تمہیں مانگنے پر دے دوں تو میرا یہ احسان نہیں بلکہ ظلم ہو گا اور تمہاری مانگنے کی عادت پکی ہو جائے گی اور محنت سے تمہیں موت آنے لگے گی۔ تمہیں چاہئے محنت کرو اور دوسروں سے مانگنا چھوڑ دو، یہ کہتے ہوئے بُھورے بندر نے اپنی ٹوکری اٹھائی اور بغیر کچھ دیئے وہاں سے چلا گیا۔

پیارے بچّو! دوسروں سے مانگنے اور سوال کرنے کی عادت بُری ہے، اس کی وجہ سے انسان سُست اور کام چور بن جاتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ بھورے بندر کی طرح ایسے لوگوں کی بات نہ مان کر مانگنے کی بُری عادت سے جان چھڑانے میں ان کی مدد کریں۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ بچوں کی دنیا (چلڈرن لٹریچر) المدینۃ العلمیہ، کراچی

اسلام اور عورت

خود احتسابی

اُمِّ میلاد عطاریہ*

حضرت ابو بکر کَتّانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ایک شخص بُرائیوں اور خطاؤں پر اپنے نفس کا مُحاسَبَہ کیا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے اپنی گزری ہوئی عمر کا حساب لگایا تو 60 سال بنے، پھر دنوں کا حساب کیا تو تقریباً 21 ہزار 500 دن بنے تو اُس نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گیا، جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا: افسوس! اگر روزانہ ایک گناہ بھی کیا ہو تو اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں 21500 گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو اُن گناہوں کا کیا حال ہو گا جن کا شمار ہی نہیں؟ افسوس! میں نے اپنی دنیا آباد اور آخرت برباد کی اور اپنے ربِّ کریم کی نافرمانی کرتا رہا، میں بروزِ قیامت بغیر ثواب و عمل کے حساب و کتاب کیسے دوں گا؟ پھر اُس نے ایک چیخ ماری اور زمین پر گر گیا، جب اُس کو حرکت دی گئی تو اس کا انتقال ہو چکا تھا۔

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص52 بتغیر)

پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ اللہ پاک کے نیک بندوں کے نزدیک مُحاسَبَہ کی بہت اَہمیّت تھی اور انہیں اپنے وقت کا بہت احساس تھا! اگر ہم بھی دنیا و آخرت میں کامیاب ہونا چاہتی ہیں تو ہمیں خود احتسابی (غور و فکر) کی عادت بنانی ہو گی خود احتسابی سے مراد یہ ہے کہ ہم اپنے معمولات کا جائزہ لیں کہ ہم نے اپنی زندگی میں کون سے اچھے کام کئے اور کتنے گناہ ہوئے نیز خود احتسابی کی عادت کامیابی کے چند اہم اُصولوں میں سے ایک ہے۔ یہ وہ سیڑھی ہے جس پر چڑھ کر ہم اپنی خوبیوں اور خامیوں کو نہ صرف دیکھ سکتی ہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں میں نکھار بھی لاسکتی ہیں۔ جو انسان اپنے مقاصد کی منظّم پلاننگ کرتا، اپنی کمزوریوں کی خود ہی نشاندہی کرتا اور ان کا ازالہ کرنے کی کوشش کرتا ہے تو کامیابی اس کے قدم چومتی ہے جبکہ خود احتسابی سے محروم انسان کے لئے ترقّی کی منازل طے کرنا بہت ہی مشکل ہے کیونکہ اسے اپنی کوتاہیوں کا احساس نہیں ہوتا، جس کی وجہ سے وہ اپنی اصلاح نہیں کر سکتا بلکہ سابقہ غلطیوں کو پھر دہرا بیٹھتا ہے، نتیجتاً کامیابی کی دوڑ میں پیچھے رہ جاتا ہے۔

لہٰذا ہمیں چاہئے کہ اپنے اعمال پر نظر رکھیں، نیکیوں کی کمی پر فوراً الرٹ ہو جائیں اور گناہوں کی عادت ہو تو اس کو دور کریں۔ یاد رہے اپنے گزشتہ اعمال کا جائزہ لینا، اس میں کمی ہونے کی صورت میں بہتری لانے کی کوشش کرنا، دونوں جہاں میں کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ جو اسلامی بہن اِس طرح اپنا اِحتساب جاری رکھے گی وہ اِن شآءَ اللہ کامیاب ہو گی۔ کم از کم نئے سال کے آغاز پر تو ہم ضرور اپنا محاسبہ کریں کہ ہماری زندگی کے سرمائے میں سے کئی دن ہمارے ہاتھوں سے نکل چکے ہیں! ہم نے کتنی نیکیاں کیں؟ اور کتنے گناہ ہم سے سرزد ہوئے؟ اپنی کمزوریوں کو اگنور کرنے کے بجائے اس پر غور کریں، خود کو ملامت کریں، اپنے اندر تبدیلی پیدا کرنے کے لئے ہمت کریں، بقیہ سرمائے کی قدر کریں۔ اس کے علاوہ سالِ نَو کے آغاز پر اپنی قیمتی زندگی کے شب و روز کو گناہوں اور دیگر خرافات میں گنوانے کے بجائے حقوقُ اللہ و حقوقُ العباد کی اَدائیگی، نیز خود کو دعوتِ اسلامی کے دینی کاموں میں مصروف رکھنے کا پختہ عزم کریں۔ اللہ پاک چاہے گا تو دنیا و آخرت اچھی ہو گی۔ اِن شآءَ اللہ

* نگران عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

حضرت خَولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہا

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

حضرت خَولہ بنتِ حکیم قبیلۂ بنی سُلَیم سے تعلق رکھنے والی ایک جلیلُ القدر صحابیہ ہیں۔ آپ رضی اللہ عنہا کا نام خولہ ہے جسے تصغیر کے ساتھ خُویلہ بھی ذکر کیا گیا ہے اور کنیت اُمِّ شریک ہے۔[1] ابتدائے اسلام میں قبولِ اسلام کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کا شمار سابقات خواتین میں ہوتا ہے۔[2]

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا کے شوہر بھی 13 مردوں کے بعد اسلام قبول کرنے والے، عابد و زاہد، صاحِبُ الھجرتین، بدری صحابی حضرت عثمان بن مَظعون رضی اللہ عنہ تھے جو بقیعِ غرقد کے پہلے مدفون،[3] حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رضاعی بھائی اور اُمُّ المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے ماموں ہیں۔[4]

حضرت عثمان بن مظعون سے بی بی خولہ بنتِ حکیم کے دو بیٹے حضرت عبدُالرّحمٰن اور حضرت سائب رضی اللہ عنہما تھے، دونوں ہی کو صحابیت کا شرف ملا۔

حضرت خولہ رضی اللہ عنہا بہت ذہین، زیرک اور سمجھدار خاتون تھیں۔ آپ ہی کے مشورے سے دو ازواجِ مطہّرات حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نکاح میں آئیں بلکہ ان کے پاس پیغامِ نکاح لیجانے کا شرف آپ ہی کو ملا چنانچہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد انہوں نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں عرض کی: یارسولَ اللہ (صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم)! آپ شادی کیوں نہیں فرمالیتے؟ استفسار فرمایا: کس سے؟ عرض کی: کنواری اور ثَیِّبَہ[5] میں سے جس سے چاہیں۔ فرمایا: کنواری کون ہے؟ عرض کی: خلقِ خدا میں آپ کے عزیزترین شخص کی شہزادی عائشہ بنتِ ابوبکر رضی اللہ عنہما۔ پھر فرمایا: ثَیِّبَہ کون؟ عرض کی: حضرت سَودہ جو آپ پر ایمان رکھتی اور آپ کی پیروی کرتی ہیں۔ اس پر آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دونوں تک پیغامِ نکاح پہنچانے کی اجازت عطا فرمائی۔[6]

حضرت خولہ بنتِ حکیم رضی اللہ عنہا وہ خوش نصیب صحابیہ ہیں جن کو قراٰن پاک میں مومن عورت فرمایا گیا ہے، سورۂ احزاب کی آیت: ﴿وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِیِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِیُّ اَنْ یَّسْتَنْكِحَهَا ﴾[7] آپ ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔[8]

آپ رضی اللہ عنہا سے ایک حدیث پاک مروی ہے چنانچہ فرماتی ہیں میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا جو کسی منزل پر پڑاؤ کرے اور "اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ" پڑھے تو وہاں سے کُوچ کرنے تک کوئی چیز اسے نقصان نہ دے گی۔[9]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو[10] اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) الاستیعاب، 4 / 391، رقم: 3355، ماخوذاً (2) ارشاد الساری، 11 / 454 ماخوذاً (3) سیر اعلام النبلاء، 3 / 99 ماخوذاً (4) طبقات ابن سعد، 8 / 67، مراٰۃ المناجیح، 2/ 447 (5) یعنی طلاق یافتہ یا بیوہ (6) اسد الغابہ، 7 / 205، ماخوذاً (7) ترجمۂ کنزُالعرفان: (اے نبی!) ایمان والی عورت (تمہارے لئے حلال کی) اگر وہ اپنی جان نبی کی نذر کرے، اگر نبی اسے نکاح میں لانا چاہے۔ (8) در منثور، پ22، الاحزاب، تحت الآیۃ: 50، 6/ 629 (9) مسلم، ص 1114، حدیث: 6878، مراٰۃ المناجیح، 4/ 34 (10) ہمیں ان کے وصال اور مدفن کا ذکر نہیں مل سکا۔

* شعبہ فیضان صحابیات و صالحات، المدینۃ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر) کراچی

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

مفتی فضیل رضا عطاری*

شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو زیب وزینت اور دوسرے شہر جانے سے مطلقاً روکنا

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہمارے ہاں یہ رسم چلتی ہوئی آرہی ہے کہ جب کوئی عورت شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہوتی ہے تو اسے سات ماہ تک اپنے شوہر کے لیے بھی زینت کرنے نہیں دیتے، یونہی ایک شہر سے دوسرے شہر کسی کام کے لیے حتی کہ خوشی، غمی کے مواقع پر بھی جانے نہیں دیتے۔ اس کی خلاف ورزی کو نحوست کا باعث سمجھتے اور کہتے ہیں کہ اگر یہ عورت زینت کرے گی یا دوسرے شہر جائے گی تو کوئی نہ کوئی قدرتی نقصان ہوگا۔ معلوم یہ کرنا ہے کہ کیا یہ نظریہ درست ہے یا نہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شادی کے بعد پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو زیب وزینت اختیار کرنے اور دوسرے شہر جانے سے مطلقاً روکنا، وہ بھی اس فاسد گمان کی بنا پر کہ جائیگی تو ضرور کوئی نہ کوئی قدرتی نقصان ہوگا، درست نہیں کہ یہ بدشگونی ہے اور اسلام میں بدشگونی جائز نہیں ہے۔

نیز عورت کا پردے کے شرعی تقاضوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ضرورتاً کسی کام کے سلسلے میں باہر نکلنا جائز بلکہ بعض صورتوں میں ضروری بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ حج کا سفر جبکہ اس کے تمام شرائط متحقق ہوں، اسی طرح عورت کا اپنے شوہر کے لیے زیب وزینت اختیار کرنا بھی نہ صرف جائز بلکہ ثواب عظیم کا باعث ہے اور ایسے امور بے سند تخیلات اور جاہلانہ رسومات کی وجہ سے منع نہیں ہوسکتے لہٰذا صورتِ مسئولہ میں پہلی مرتبہ حاملہ ہونے والی عورت کو جائز زینت اور پردے اور ضروری شرائط کا لحاظ رکھتے ہوئے سفر کرنے سے محض ان غلط تصورات کی بنا پر روک دینا ہرگز درست نہیں ہے خاندان میں پائے جانے والے اس باطل نظریہ کو فوراً ختم کرنا ضروری ہے۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

ایامِ حیض میں مانعِ حیض دوائی کھا کر عمرہ کرلیا تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک اسلامی بہن کی آٹھ دن حیض کی عادت ہے، ان کو عادت کے مطابق چار دن حیض آیا، انہوں نے حیض روکنے کے لئے دوائی کھائی جس کی وجہ سے پانچویں دن حیض نہیں آیا، تو انہوں نے غسل کرکے عمرہ کیا، پھر چھٹے دن سے خون عادت کے دنوں تک آیا۔ تو معلوم یہ کرنا ہے کہ جو انہوں نے عمرہ کیا اس کا کیا حکم ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کے لئے خون کا ہر وقت جاری ہونا ضروری نہیں، کہ اس کے بغیر حیض نہ ہو بلکہ ابتداء اور انتہاء کے وقت خون کا اعتبار ہے، اور ایسی حالت میں عمرہ کا طواف کرنے سے دم لازم ہوتا ہے، البتہ ایسے طواف کا پاکی کی حالت میں اعادہ کرلیا جائے تو لازم ہونے والا دم ساقط ہو جاتا ہے۔ لہٰذا صورتِ مسئولہ میں اسلامی بہن کے مقررہ ایام یعنی آٹھ دن میں سے ایک دن اگرچہ خون نہیں آیا لیکن پھر بھی وہ حیض ہی کا دن ہے کیونکہ حیض کی مدت میں خون کے درمیان پاکی والا دن حالتِ حیض ہی میں شمار ہوتا ہے، لہٰذا اس حالت میں جو عمرہ کا طواف کیا، اس سے دم لازم ہوا البتہ اگر اس طواف کا اعادہ کرلیا جائے تو دم ساقط ہوجائے گا۔ یہ بھی یاد رہے کہ اس طواف کے ساتھ سعی کا اعادہ بھی افضل ہے۔

نیز اگر طواف سے کمی کا ازالہ کرنے کے بجائے دم کے ذریعے ازالہ کیا جائے تو اس دم میں بکرا یا بکری یا بھیڑ کا قربانی کی شرائط کے مطابق ہونا، اور حدودِ حرم میں ذبح کرنا ضروری ہے، حدودِ حرم کے علاوہ کسی دوسری جگہ ذبح کرنے سے دم ادا نہیں ہوگا۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* دار الافتاء اہلِ سنّت
عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ، کراچی

پریشانیاں اور ہمارا رویہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”صبر شُروع صدمے پر ہی ہوتا ہے۔“ (بخاری، 1/434، حدیث:1283) یعنی شروع صدمے پر دل میں جوش ہوتا ہے، اُس وقت اُس جوش کو روکنا بڑے بہادروں کا کام ہے۔ صبر سے مراد کامل صبر ہے جس پر بہت ثواب ملے۔ (مراٰۃ المناجیح،2/504) یہ بات حقیقت ہے کہ مصیبت کو آئے ہوئے جب کچھ وقت گزر جاتا ہے تو پھر صبر آہی جاتا ہے یا انسان اس مصیبت ہی کو بھول جاتا ہے۔ صبر کا معنی ہے نفس کو اس چیز سے باز (یعنی روک کر) رکھنا جس سے رکنے کا عقل اور شریعت تقاضا کر رہی ہو۔ (مفرداتِ امام راغب، حرف الصاد، ص273) اِس لئے جیسے ہی تکلیف پہنچے بندہ کچھ بولے نہیں، چُپ ہو جائے اور اپنی باڈی لینگویج سے بھی ایسا اِظہار نہ کرے کہ جس سے دوسرا شخص سمجھ جائے کہ اِسے کوئی تکلیف پہنچی ہے، کیونکہ کوئی بھلے چُپ رہے لیکن دوسروں کی موجودگی میں مُنہ بگاڑے، آہ، اُوہ کرے تو ہو سکتا ہے کہ دیکھنے سننے والا پوچھے کہ کیا ہوا؟ خیریت تو ہے نا؟ اپنی مصیبت کی ساری کہانی سنانے کے بعد آدمی بولے کہ میں نے خود نہیں بتایا یہ تو اس نے پوچھا تب میں نے بتایا ہے، حالانکہ اپنے جسم یا چہرے سے اس طرح کا اظہار کیا تھا کہ مجھ سے پوچھو: کیا تکلیف ہے؟ جبھی تو دوسرے نے آکر پوچھا ہے۔ یُوں لوگوں کے اندر اپنی پریشانی کے اظہار کی طرح طرح کی ترکیب بنائی جاتی ہے۔ یاد رکھئے! بِلا ضَرورت کسی کے سامنے تکلیف کا اِظہار کرنے سے بسا اوقات انسان بے صبری میں پڑ جاتا ہے، ہاں! اگر کوئی کسی بزرگ، اِمام مسجد یا عالِمِ دین کو اپنی مصیبت اِس لئے بتا رہا ہے تاکہ وہ اس کے لئے دعا کریں یا کسی ڈاکٹر کو بتا رہا ہے تاکہ وہ اُس کی بیماری کا عِلاج کرے اور اتنا بتا رہا ہے جتنا بتانے کی حاجت ہے تو یہ بے صبری میں نہیں آئے گا، اِس لئے اگر کسی کے سامنے پریشانی کا اِظہار کرنا ہے تو اُتنا ہی کریں جتنا کرنے کی ضرورت ہے۔ گھر میں چوری ہو جائے یا آگ لگ جائے یا کوئی نقصان ہو جائے یا بچّہ اور ماں باپ بیمار ہو جائیں تو بِلا ضرورت کسی کو نہ بولیں، ضرورتاً بولنا پڑے تو ضرور بولیں۔ 100 کو بتانے کی ضرورت ہے تو 100 کو بتائیں ورنہ ایک کو بھی نہیں۔ مثلاً گھر میں کسی کا اِنتقال ہونا ایک مصیبت ہے، بلکہ بندے پر غم کا پہاڑ ٹوٹ پڑتا ہے۔ اب ایسے میں آدمی لوگوں کو اِس مصیبت کا ضرور بتائے تاکہ لوگ جمع ہوں اور جنازہ پڑھیں اور تدفین وغیرہ میں حصہ لیں، یہ صُورت ٹھیک ہے۔ اِس میں بھی رونے دھونے اور ایسے اَنداز سے غم ظاہر کرنے سے بچنا ہو گا جسے بے صبری کہا جائے۔ ایسی صورتِ حال میں آنسوؤں کا بہنا بے صبری نہیں کیونکہ وہ تو خود بخود آ رہے ہوتے ہیں۔ البتہ ایسی کیفیت نہ بنائی جائے کہ جس سے خوب غم کا اِظہار ہو، جیسے عورَتوں میں یہ عادت زیادہ ہوتی ہے کہ جیسے ہی کوئی عورت تعزیت کرنے آئے گی تو رونا دھونا اور بے صبری کا مظاہرہ شروع کر دیں گی۔ اس طرح کے اثرات کچھ مَردوں میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ اللہ کریم ہم سب کو حقیقی معنوں میں صبر عطا فرمائے۔ صبر جنت کا خزانہ ہے۔ کاش! ہم کو نصیب ہو جائے۔ نفس و شیطان صبر کرنے نہیں دیتے کہ جنّت کا خزانہ نفس و شیطان کہاں حاصل کرنے دیں گے! ہم اللہ پاک سے توفیقِ خیر و بھلائی کی درخواست کرتے ہیں کہ ہم کو حقیقی صبر عطا کر دے اور صبر کرنے والے شہیدِ کربلا حضرت اِمام حسین رضی اللہ عنہ کا صدقہ ہماری جھولی میں ڈال دے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(نوٹ: یہ مضمون 16 جمادی الاولیٰ 1441ھ مطابق 11 جنوری 2020ء کی رات کو ہونے والے مدنی مذاکرے کی مدد سے تیار کر کے امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ العالیہ کو دکھانے کے بعد پیش کیا گیا ہے۔)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

ISBN 978-969-631-974-0

0125764